

**عمارت سینما**

**ڈسچر گروپ چاؤ**

**منظہ کلمہ ایم اے**

عہد سینا

# ڈینچرگروپ چاؤ

## منظہ کلیسیم ایم اے

ڈال کے ساتھ مسلسل اضافی کھب بیجیں۔

کلیپسہ پر بابا یمند لاہوری

053-7513513

## خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

بھتی رہیں لیکن چاہوئی کتب کی تعداد اب ساڑھے سات سو سے ہلاہل پہنچی ہے اور موجودہ مہینگائی کے دور میں تمام سابقہ کتب کو اکٹھا شائع کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے اس لئے ہم جس قدر لیکن ہو سکے مارکیٹ میں ختم ہونے والی کتب کے رہی ایڈیشن شائع کرتے رہے ہیں۔ آپ نے جن کتب کے پارے میں لکھا ہے ہم کوشش کریں گے کہ ان کے رہی ایڈیشن جلد از جلد شائع کریں۔ امید ہے آپ آنکھوں بھی یاد کرتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

وَالسَّلَامُ

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address

mazharkaleem.ma@gmail.com



عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سانسکی کتاب کے مطالعے میں صدروف تھا جبکہ سلیمان اپنے روزمرہ کے کاموں میں صدروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی تھنی ہج آنھی تو عمران نے دو تین پار تھنی بختی ہمک تو کتاب سے ٹکاہ لیکن شاد اخخاری لیکن جب تھنی مسلسل بھتی ہی چلی گئی تو اس نے با تھہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”فون کے تین اللائقی اخلاقی قوانین کے تحت اگر تین پار تھنی بختی کے باوجود رسیور نہ اٹھایا جائے تو سمجھ لیا جائے کہ فون سننے والا صدروف ہے اور آپ کا فون اندر نہیں کرتا چاہتا“..... عمران نے منہ بناٹت ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ دوسری طرف سے کوئی بولتا اس نے پھر تھی سے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اس طرح کتاب پڑھنے میں صدروف ہو گیا جیسے فون کی تھنی مرے سے بھی نہیں نہ ہو لیکن تھوڑی دیر بعد فون کی تھنی سرے سے بھی نہیں نہ ہو لیکن عمران

لے کر دیکھ دیا۔

"سلیمان صاحب۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"..... عمران نے رسپورٹ کر کر اوپری آواز میں کہا۔

"لکھ کے میں اللاؤای اخلاقی قوانین کے مطابق جب کوئی لکھ میں مصروف ہوتا اسے آوازیں نہیں دیں چاہئں"..... دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار فس پڑا اور اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی۔

"سوپر فیاض جس انداز میں آ رہا ہے اس کے بعد شگر رہے گا اور نہ لکھ کے میں اللاؤای اخلاقی قوانین" اس نے اس موقع کو تھیت بھجواد سوپر فیاض کا گیٹ پر استقبال کروادے اسے باقاعدہ سلوٹ مارو اور پھر اسے اعلیٰ ترین چائے کا کپ پلاواد۔ ساتھ ہی پوری ترالی بھر کر سیکس اور بیکٹ کی بھی لے آؤ تاکہ مہماںداری کے میں اللاؤای اخلاقی قوانین پر درست طور پر عمل درآمد ہو سکے"..... عمران نے اوپری آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مہماںداری کے میں اللاؤای اخلاقی قوانین کے تحت میزبان و خود جا کر مہماں کا استقبال کرنا چاہئے اس نے سوری"..... سلیمان نے ترتیب جواب دیا تو عمران نے مکراتے ہوئے کتاب اخہانی اور انھ کر لائبریری کی طرف بڑا گیا تاکہ کتاب کو اس کی حفظی جگہ پر کھو کر لایا تھا۔ تبدیل کر سکے کیونکہ سوپر فیاض کی وجہ کے خیز آمد تھا۔

غاموش بیٹھا رہا۔ جب تم بار بھتی بجتے کے بعد پوچھی بار بھتی بھتی تھی تو اس نے ایک بار پھر رسپورٹ کا لیا۔

"فون کے میں اللاؤای اخلاقی قوانین"..... اس کی زبان ایک بار پھر اس طرح رواں ہو گئی چیز یہ جلتے اس نے باقاعدہ رث رکھے ہوں۔

"میں جھیں اور تمہارے میں اللاؤای اخلاقی قوانین کو گویوں سے اڑا دوں گا۔ سمجھے۔ یہاں میری جان پر بھی ہوئی ہے اور تم پہنچے میں اللاؤای اخلاقی قوانین کا راگ الاب رہے ہو"..... دوسرا طرف سے سوپر فیاض کی جھینی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ ارے۔ تم پر شندہن ہو۔ بہت پڑے آفر ہو اس لئے جھیں فون کے میں اللاؤای اخلاقی قوانین کے مطابق فون پر آہستہ آواز میں بات کرنی چاہئے تاکہ فون کی تاریں اور فون سننے والے کے کان کا پردہ نہ پھٹ جائے"..... عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں۔ نائم نے اور خبردار اگر تم میرے آئے سے پہلے کہیں گئے تو میں تمہارے فلیٹ کو آگ لکا دوں گا"..... سوپر فیاض نے اور زیادہ اوپری آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"فون کے میں اللاؤای اخلاقی"..... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھیں دوسرا طرف سے رابط فتح ہو گیا تو عمران نے

۶۰۔ تم نے تی اسے سرچ چاہا ہے تاکہ وہ ہر آنے والے کی بے عزتی کرتا پھرے۔ میں نے زندگی میں چیلی بار تمہارا مند دیکھ کر اس کی جان بچشی دی ہے ورنہ گوئی مار دیتا۔ نفس۔ تمہری فیکس ہے بات کرتے کی۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے اور تم زیادہ ہمڑ کتے ہوئے کہا۔

”میرا منہ زندگی میں چیلی بار دیکھ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ میرا تو خیال ہے کہ اب تک کروڑوں فیکس تو لاکھوں بار تم میرا مند دیکھ کچھ ہو گے۔۔۔۔۔ عمران نے جھرت ہھرے لبجھ میں کہا۔

”میرا مطلب تھا کہ میں نے تمہارا لحاظ کیا ہے۔ بہر حال چلو انھوں میرے ساتھ چلا۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے ہوت چاتے ہوئے کہا۔

”اس طرح کسی کو لے جانا تو سراسر اخواہ بالخبر کے سرے میں آتا ہے۔ اٹھیمان سے بیٹھو اور پہلے مجھ بناو کہ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو اور کیوں لے جانا چاہتے ہو۔ کیا میری واپسی صحیح سلامت ہو گئی یا اگر نہیں ہو گئی تو پھر میری الاش کس پہنچان کے سرو خانے میں مل سکتی ہے۔۔۔۔۔ عمران کی زبان روایت ہوئی۔

”میرے ساتھ چلو۔ جلدی۔ ورنہ تمہارے ذیلی خود بیہاں ہائی چائیں گے۔ اس وقت قیامت آ پچکی ہے۔ سردار زمان خان کو گوئی مار کر بلاک کر دیا گیا ہے اور سردار زمان خان نے مرنے سے پہلے بتایا ہے کہ اسے گوئی تم نے ماری ہے۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار پچک پڑا۔ اس کے پھرے پر اچھائی جھرت کے نثارات الہ آئے تھے۔

رہی تھی کہ شاید اسے اس کے ساتھ بہر جانا پڑے۔ کتاب رکھ کر وہ ذریںگ روم کی طرف بڑھ گیا اور ابھی وہ ذریںگ روم میں ہی تھا کہ اس نے کامل تیل کی آواز سنی اور پھر یہ میں مسلسل بھتی جلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو باہماری میں بیچر ہیز قدموں کی آواز سنائی دی تو اس کے لبیوں پر بے اختیار مسکراہت ریختے ہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان نے تھفیت بخانے کے میں الاقوامی اخلاقی قوانین ضرور سوپر فیاض کو ملتانے میں اور جواب میں سوپر فیاض نے جن میں الاقوامی اخلاقی قوانین کا حوالہ دیتا ہے وہ بھی اسے معلوم تھا اس نے اس نے جلدی سے گوٹ پہننا اور پھر ذریںگ روم سے نکل کر تیزی سے سنتک روم کی طرف بڑھ کیا۔

”جناب پر مندرجہ بن جانا اور بات ہوتی ہے اور اتنے بڑے عہدے کو تھھانا اور بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔ سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”تم میرے منشد لگا کرو۔۔۔۔۔ سمجھ۔ ورنہ کسی روز گردن کنوں بیٹھو جو۔۔۔۔۔ سوپر فیاض کی تھفیت ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرا لمحہ دو آندھی اور طوفان کی طرح سنتک روم میں داخل ہوا۔

”ارے۔ کیا ہوا۔ کیوں سلیمان کو ڈانٹ رہے ہو۔ جھیں معلوم تو ہے کہ وہ ذیلی اور اماں نبی کا کس قدر لاؤلا ہے۔ اگر اس نے تمہاری ذیلی سے شکایت کر دی تو سڑکوں پر جوتیاں چھاتے نظر آؤ گے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔۔۔۔۔ تم دوتوں ایک دوسرے سے بڑھ کر ادا کار

13

"ہاں۔ اب ہذا کیا چکر ہے۔ کون ہے یہ سردار زمان خان۔  
کس شاپنگ پلازہ کا مالک ہے اور کب مارا گیا ہے۔۔۔ عمران  
نے سورپ فیاض سے غاطب ہو کر پوچھا۔

"سردار شاپنگ پلازہ شایمار روڈ پر ابھی حال ہی میں نہ ہے۔  
کہا جاتا ہے کہ پورے دارالحکومت میں یہ سب سے بڑا پلازہ ہے۔  
اس کا مالک سردار زمان خان تھا جو پہلے نئیشن کا کام کرتا تھا۔  
اس کا آفس بھی اسی پلازہ میں ہے۔ کمپنی نے اس کے آفس میں  
گھس کر اسے گوئی مار دی ہے۔ گوئی کی آواز من کر پاہر موجود ہے اور تمیں  
گاڑاڑ جب وفتر کی طرف ہر ہے تو ایک آدمی وفتر سے لکل کر تجزی  
سے دوڑتا ہوا قریب ہی موجود ایک لفت میں داخل ہوا اور پھر

غائب ہو گیا۔ جب گاڑاڑ وفتر میں گئے تو سردار زمان خان رُخی  
پڑے ہوئے تھے۔ انہیں اٹھا کر فوری طور پر ہپٹال پہنچایا گیا۔  
پولیس کو بھی اطلاع مل گئی اور پولیس بھی ہپٹال پہنچ گئی۔ وہاں  
سردار زمان خان کو ہوش آیا تو پولیس نے ڈاکٹروں کی موجودگی میں  
اس کا نزدیکی بیان قلمبند کیا۔ اس کے بیان کے مطابق اسے مارنے  
والا عمل عمران ہے جو ڈاکٹر کیمپ بزرگ بزرگ اعلیٰ جنس کا بیٹا ہے۔ وجہ اس  
تھے یہ بتائی کہ علی عمران چاہتا تھا کہ پلازہ میں تصفی کا اسے مالک  
ہنا دیا جائے۔ سردار زمان خان کے انکار کے بعد اس نے اسے گوئی  
مار دی۔ پولیس اپنکو نے ڈاکٹر کیمپ بزرگ بزرگ اعلیٰ جنس کا نام  
آئے پر اپنے اعلیٰ افسر سے رابط کیا اور اعلیٰ افسر نے تمہارے ذمی

"کیا کہہ رہے ہو۔ کون سردار زمان خان۔۔۔ عمران نے  
جھٹ پھرے لجھے میں کہا۔

"دارالحکومت کے سب سے بڑے شاپنگ پلازہ کے مالک  
سردار زمان خان۔ جلدی کرو۔ آؤ میرے ساتھ ورنہ مجھے تو  
تمہارے ذمیتی نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ہجھڑیاں لگا کر لے  
آؤ۔۔۔ سورپ فیاض نے کہا اور اسی لئے سلیمان شاہی دھکیلت ہوا  
اندر داخل ہوا۔

"چاکے پینے کا وقت نہیں ہے۔ عمران جلدی چلو۔ حالات بے  
حد خراب ہیں۔ چلو میرے ساتھ ورنہ باہر فوری موجود ہے اور تمیں  
واقعی ہجھڑی لگا کر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔۔۔ سورپ فیاض نے  
انہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

"اچھا چلو۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔  
سورپ فیاض نے جو کچھ جایا تھا اس نے واقعی عمران کا ذمہ بھجا دیا  
تھا۔ وہ تو سردار زمان خان کا نام بھی بیٹی بارس رہا تھا اور اسے یہ  
بھی معلوم تھا کہ سر عبدالرحمن ائمۃ الحق نہیں ہیں کہ بغیر تفصیلی  
معلومات حاصل کے اس کی گرفتاری کا حکم دے دیں گے۔ باہر  
واقعی فوری موجود تھی جو ایک جیب میں تھی جو تک دوسرا سرکاری جیب  
میں صرف ڈرائیور تھا۔ سورپ فیاض، عمران سمیت اس جیب کی حقیقی  
سمیت پر جا کر بھیج گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیپ حرکت میں آئی اور  
تیزی سے آگے بڑھی چلی گئی۔

نے پوچھا۔

”میرے سامنے تجارتے ذیلی نے گارڈز سے پوچھ گئی کہ  
ہے“..... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میرے خلاف باقاعدہ سازش کی گئی ہے  
لیکن اس سازش کا مقصد کیا ہو سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہر حال معاملات خاصے تو شیش  
تک ہیں۔ خاص طور پر سکریٹری وزارت سماجی ترقی کا بس نہیں پہل  
رہا ورنہ وہ اپنے ہاتھوں جسمیں حوالات میں بند کر دے لیں اور  
مرسلطان کی وجہ سے بے بس ہو گیا ہے“..... سوپر فیاض نے کہا اور  
پھر جیپ کی رفتار کم ہونا شروع ہو گی۔ چند لوگوں بعد جیپ مزی اور  
پھر پہنچہ منزلہ شاندار پلازہ کے کیپ وینٹ میں واپس ہو گئی۔ وہاں  
کاروں کا رش ہو رہا تھا۔ جیپ ایک سائینز پر رکی تو عمران سوپر  
فیاض سمیت نیچے اڑ آیا۔

”کہاں ہے اس کا آفس“..... عمران نے پوچھا۔

”پدر جویں منزل پر۔ آؤ“..... سوپر فیاض نے کہا اور پھر وہ  
ایک لفت کے ذریعے جلد ہی پدر جویں منزل پر بیٹھ گئے۔ عمران  
چیسے اسی لفت سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک بڑے سے بال  
نم کر کرے میں اس وقت سر عبد الرحمٰن اور سرسلطان کے ساتھ ساتھ  
ایک اوپر عمر آؤ بھی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بڑی بڑی  
موہبیتیں حسیں۔ جسمیں باقاعدہ ختاب نگایا گی تھا۔ اس نے سوت

14

کو روپورٹ دی جس پر تمہارے ذیلی وہاں بیٹھ گئے۔ وہاں گارڈز  
نے قاتل کا جو حلیہ بتایا وہ تم سے مٹا جلا تھا۔ سردار زمان خان  
زدائی بیان دیئے اور اس پر دسکال کرنے کے بعد ہلاک ہو گئے  
تھے۔ سردار زمان خان کی بلاکت کی اطاعت جب سکریٹری وزارت  
سامنی ترقی سردار احمد خان کو ملی تو وہ خود موقع پر آ گئے۔ وہ سردار  
زمان خان کے کزن تھے۔ انہوں نے فوراً پولیس کو تمہارے خلاف  
پوچھ درج کرنے اور تمہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس دوران  
تمہارے ذیلی سکریٹری وزارت خارجہ سرسلطان کو اس بارے میں بتا  
چکے تھے اس لئے وہ خود بھی وہاں بیٹھ گئے اور پھر انہوں نے اس  
وقت تک پوچھ درج کرنے اور گرفتاری سے پولیس کو روک دیا جب  
تک ان کے مطابق حصی طور پر یہ بات ملے نہ ہو جائے کہ کون  
قاں ہے اور پھر تمہارے ذیلی کی نے مجھے حکم دیا کہ میں جا کر جسمیں  
لے آؤں۔..... سوپر فیاض نے پوری تفصیل سے ساری بات بتاتے  
ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس نے میرے نام کے ساتھ باقاعدہ  
ذیلی کا نام اور عہدہ بھی بتایا ہو۔ میرے ہم نام تو کسی ہو سکتے  
ہیں“..... عمران نے سمجھیدہ لمحے میں کہا۔  
”جو حلیہ گارڈز نے بتایا ہے وہ بھی تمہارا ہے“..... سوپر فیاض  
نے کہا۔  
”کیا تم نے خود اکابری کی ہے یا صرف نا ہے“..... عمران

”سرسلطان آپ قاتل کی حمایت کیوں کر رہے ہیں۔ پولیس خود ہی اس سے حقیقت کر لے گی۔ یہ پولیس کا کام ہے آپ کا نہیں۔۔۔ سکریٹری وزارت سماجی ترقی سردار احمد خان نے ایک بار پھر مذاہخت کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کون ہیں؟۔۔۔ عمران نے یکلخت سردار احمد خان کی طرف ٹڑ کر کہا۔ اس کا لیجہ خاص تھا۔

”تم کون ہوئے ہو مجھ سے اس انداز میں پوچھنے والے۔ میں وزارت سماجی ترقی کا سکریٹری ہوں۔۔۔ سمجھے۔ ایک قدم نے میرے کمزون کو دن دہائے گوئی مار کر بلاک کر دیا ہے دوسرا تم اس طرح اکٹھے پھر رہے ہو۔۔۔ سردار احمد خان نے غصے سے چیختے ہوئے لبکھ میں کہا۔

”سردار صاحب۔ آپ پلیز خاموش ہو جائیں۔۔۔ سرسلطان نے قدرے غصیلے لبکھ میں کہا۔

”سرسلطان۔ یہ اپ کی موجودگی میں ہو رہا ہے۔ اب کیا مجھے چیز کو روٹ دینی چاہئے؟۔۔۔ عمران نے ہوتے پھٹکنے ہوئے کہا۔

”عمران بیٹھے۔۔۔ محاکمات بے حد چیز ہیں۔۔۔ تصرف سردار زمان خان نے نزاٹی بیان میں تمہارا نام لایا ہے بلکہ ساتھ ہی تمہارے ذیمی کا نام اور عجده بھی بتایا ہے اور پھر گارڈز نے جو سلیہ بتایا ہے وہ بھی تمہارا ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔ اسی لمحے

پہن رکھا تھا۔ ادھر ادھر پولیس کے افران اور دیگر لوگ بھی موجود تھے۔ عمران اور سوپر فیاض کے وہاں پہنچتے تھی وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”ہاں گارڈز نے واقعی اس کا ہی حلیہ بتایا ہے۔۔۔ میں میرے کمزون کا قاتل ہے۔۔۔ اس موبچوں والے نے انتہائی غصیلے لبکھ میں کہا۔

”عمران۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ سرسلطان نے اٹھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کے اٹھتے ہی سرعبد الرحمن بھی اٹھ کر رہے ہوئے۔۔۔ ان کے پھرے پر شدید غصے کے ہڑات نمایاں تھے۔

”میرا نام علی عمران ہے۔۔۔ عمران نہیں اور مخاطب کے میں الاقوامی اخلاقی قوانین کے تحت مخاطب کا پورا نام لیا جانا چاہئے۔۔۔ عمران جو اب تک سمجھیدہ نظر آ رہا تھا یہکخت ایک بار پھر اپنے مخصوص موزہ میں آ گیا۔

”شٹ اپ۔۔۔ کواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم نے کیوں سردار زمان خان کو بلاک کیا ہے۔۔۔ سرعبد الرحمن نے یہکخت پھٹکنے والے لبکھ میں کہا۔

”قانون کے میں الاقوامی شالاطوں کے مطابق جب تک حتیٰ ثبوت نہ مل جائے تب تک کسی پر اس انداز میں الزام نہیں لگایا جا سکتا۔۔۔ مجھے سوپر فیاض نے سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔ کہاں ہیں گارڈز۔۔۔ بلاں نہیں۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر سمجھیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

صدھر ہوا ہو۔

”ایک منٹ ڈیپی۔ مجھ پر ازام لگایا جا رہا ہے اس لئے یہ میرا حق ہے کہ میں اصلیت کو بھی اور اسی وقت سامنے لے آؤں۔“  
عمران نے کہا۔

”اصلیت تو سامنے آ گئی ہے اور کیا کرنا ہے۔۔۔ سردار احمد خان نے کہا۔

”کیا نام ہے تمہارا۔۔۔“ عمران نے اس گارڈ سے مخاطب ہو کر کہا جس نے سردار احمد خان سے مخصوص انداز میں اشارہ کر کے پوچھا تھا۔

”میرا نام عبدالجید ہے جناب۔۔۔“ گارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم دونوں بھائی ہو۔۔۔“ عمران نے دوسرے گارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ ہم سے گئے بھائی ہیں۔ اس کا نام عبدالجید ہے۔۔۔“  
گارڈ نے جواب دیا جبکہ دوسرے نے صرف اثبات میں سرہا دیا۔

”یہاں تھیں ملازموں سردار احمد خان کی سفارش پر دی گئی تھی۔۔۔“  
عمران نے یہ کہتے پوچھا۔

”جی۔۔۔ جی ہاں جناب۔ ہم ان کے گاؤں کے ہیں۔۔۔“  
عبدالجید نے بے ساختہ جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کوئی جرم تو نہیں ہے۔ یہ گارڈ کی شرافت پر پورا ارتتے تھے۔۔۔“

الفٹ کا دروازہ کھلا اور دو گارڈ اس پال میں داخل ہوئے۔ وہ بے حد سبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی سردار احمد خان کی طرف اس انداز میں دیکھا جیسے اس سے کسی بات کی اجازت لے رہے ہوں اور سردار احمد خان نے اپنے سر کو معمولی سی حرکت دی جیسے وہ بار کہہ رہا ہو۔ یہ سب کچھ پہکنے میں تکملہ ہو گیا تھا لیکن خاہر ہے عمران کی نظرؤں سے یہ چھپ نہ سکتا تھا۔

”جی صاحب۔۔۔“ ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر سرسلطان سے کہا۔

”اس نوجوان کو غور سے دیکھو اور بتاؤ کیا تھی سردار زمان خان کے آفس سے لکھا تھا۔۔۔“ سرسلطان نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں ہر سے اور چند لمحے غور سے عمران کو دیکھنے کے بعد ان دونوں نے بیک وقت اثبات میں سرہا دیئے۔

”جی صاحب۔ سو فیched بھی صاحب تھے۔۔۔“ کے بعد دیگرے دونوں گارڈوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اپ بتائیں کوئی اور ثبوت بھی رہ گیا ہے۔۔۔“ سردار احمد خان نے یہ کہتے پھٹ پڑنے والے لمحے میں کہا۔

”سرسلطان اب واقعی اسے آپ پولیس کے حوالے کر دیں۔ وہ خود ہاتھ تھیش کر لیں گے۔ میں جا رہا ہوں۔۔۔“ سر عبدالعزیز نے اپسے لمحے میں کہا جیسے انہیں عمران کے پیچاں لئے جانے پر گرا

ہدایات دینے میں صرف ہو گیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے عمران کہ یہ سب کیا تمہارے خلاف باقاعدہ سازش کی گئی ہے لیکن اس کی وجہ....." سلطان نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وجہ تو سردار احمد خان تباہیں گے جنہوں نے اپنے کزن کو ہلاک کر لیا ہے اور مجھے باقاعدہ قاتل کے طور پر سامنے لے آئے ہیں"..... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہ رہے ہو تم۔ مجھے کہہ بے ہو تم۔ جانتے نہیں ہو مجھے"..... سردار احمد خان نے لیکھت اچھائی فحیلہ لہجے میں کہا۔

"سردار احمد خان اپنے آپ کو قابو میں رکھیں۔ ہے آپ اس انداز میں مخاطب کر رہے ہیں یہ اگر چاہے تو آپ کیا مجھے بھی تو کر کے سرخواست کر لسکتا ہے۔ یہ یکرث مردوں کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے اس لئے ہوش میں رہ کر بات کریں"۔ سلطان نے کہا۔

"کسی کا بھی غم نہ کرو ہو۔ یہ میرے کزان کا قاتل ہے۔" سردار احمد خان نے شاید یکٹ سردوں کا نام ہی چھپا بار ساختا ہے اس لئے وہ اس کے سر سے گزر گئی تھا۔

"سلطان۔ انہیں کب سیکڑی تھیات کیا گیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"دو سال پہلے یہ وزارت قائم ہوئی تو یہ اس وقت وزارت

اس لئے انہیں ملازمت مل گئی"..... سردار احمد خان نے اس بار قدرے پوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

"کس ڈاکٹر کی موجودگی میں نہایت بیان لکھا گیا ہے سلطان اور کس پولیس آفسرنے لکھا ہے"..... عمران نے سلطان کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

"الیں پی صاحب آپ تباہیں"..... سلطان نے ایک ساینڈ پر کھڑے پولیس آفسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جاتا۔ یہ علاقہ تھاں گل بہار کے تخت آتا ہے۔ وہاں کا انچارج اسپلائر عبدالرشید ہے۔ وہ ہبھال پہنچا تھا۔ وہاں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر اور لس خان نے اسے فون پر باقاعدہ کال کیا تھا۔" پولیس آفسر نے آگے بڑھ کر اچھائی مودہ بسا لہجے میں کہا۔

"ان دونوں کو بیان ہلوائیں"..... عمران نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ اسے پولیس کے حوالے کر دیں"..... سردار احمد خان نے ایک بار پھر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ خاموش رہیں چلیز"..... سلطان نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اور لس خان اور اسپلائر عبدالرشید کو بیان ہلوائیں۔ فوراً".....

سلطان نے سردار احمد خان کو ڈاکٹر کے بعد ایں پی سے کہا۔

"لیں سر"..... الیں پی نے کہا اور پھر مرت کر اپنے کسی ماخت کو

گئی تھی۔

”یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ۔۔۔ سر عبدالرحمٰن نے انتہائی حیرت پھرے لے چکے میں کہا۔

”آپ پلیز خاموش رہیں۔۔۔ سرسلطان نے کہا جبکہ اس دوران ان کے حکم پر چار پولیس آفیسروں نے سردار احمد خان اور ان دونوں گارڈز کو اپنی تحول میں لے لیا۔ سردار احمد خان کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ بار بار آنکھیں پھاڑ کر سرسلطان کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے ان کا خیال ہو کر انہی سرسلطان خود ہی اسے مذاق قرار دے دیں گے لیکن سرسلطان کے چہرے پر پہلے سے زیادہ سمجھیگی طاری ہو گئی تھی۔

”سیکرٹری صاحب کو غرفت والہرام سے علیحدہ کر رہے تھے میں اور ان دونوں گارڈز کو علیحدہ کر رہے تھے میں بخادیں۔۔۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے میکن یات پولیس آفیسر سے کہہ دی اور پھر سردار احمد خان کو جواب حمل طور پر خاموش ہو گیا تھا ایک غالی کر رہے تھے میں لے جایا گیا۔ دو پولیس آفیسر ان کے ساتھ گئے جبکہ گارڈز کو علیحدہ کر رہے تھے میں لے جایا گیا۔ دو پولیس آفیسر ان کے میگی ساتھ گئے تھے۔

”آپ تشریف رکھیں سرسلطان اور ڈیمی۔۔۔ ابھی یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔۔۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی یات کا جواب دیتا لفت کا دروازہ کھلا اور ایسا

زراعت میں سیکھ آفیسر تھے۔ ان کا شاندار ریکارڈ دیکھتے ہوئے انہیں وزارت کا سیکرٹری تعینات کیا گیا تھا۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کی تعیین کیا ہے۔۔۔ عمران نے اس بار بہاہ راست سردار احمد خان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”تم کون ہوئے ہو مجھ سے پوچھنے والے۔۔۔ سردار احمد خان نے بڑکتے ہوئے لے چکے میں کہا۔

”سرسلطان۔ آپ انہیں ابھی اور اسی وقت نہ صرف ان کی سیٹ سے معطل کریں بلکہ آفسران کو حکم دیں کہ انہیں تحول میں لے بیا جائے اور ان دونوں گارڈز کو بھی۔۔۔ عمران نے سخت لے چکے میں کہا۔

”تم۔۔۔ تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ نامہں۔۔۔ سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لے چکے میں کہا۔

”سرسلطان۔ آپ بحکمت میں کہ اگر آپ نے دیر کی تو کیا نتائج نکل سکتے ہیں۔۔۔ عمران نے سرد لے چکے میں کہا۔

”سردار احمد خان آپ کو آپ کی سیٹ سے فوری طور پر معطل کیا جاتا ہے اور پولیس آفیسرز کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں اپنی تحول میں لے لیں اور ان دونوں گارڈز کو بھی۔۔۔ سرسلطان نے فوراً ہی احکامات دینے شروع کر دیئے تو سردار احمد خان کی آنکھیں حیرت سے پھلتی چل گئیں۔ سر عبدالرحمٰن کی حالت بھی دیکھتے والی ہو

25

"بیلے آپ کہاں تعینات تھے"..... عمران نے لو جھا۔

"دارڈ نمبر ایک میں"..... واکٹر وورلیس نے جواب دیا۔

”سردار زمان خان جب ہپتال پہنچ تو وہ پبلے سے فوت شدہ تھے۔ انہیں ایجوینس میں موجود ڈاکٹر نے فوت شدہ قرار دے دیا تھا پھر آپ نے کیسے اسے زندہ کر کے ان کا نزدیکی بیان ریکارڈ کرایا۔..... عمران نے کہا۔ اس کا لیجہ یونکفر سرت رو گلی تھا۔

”وو۔ وو۔ مم۔ مجھے تو سردار صاحب نے بیان لکھووا کر مجھوں لایا  
خدا۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔۔۔ ذاکر ادریس خان نے لیکھت  
گزبراءے ہوئے لکھے ہیں کیا۔

”اپکر۔ آپ نے لکھے ہوئے بیان پر وحیظ کے تھے۔“ عمران نے یک لفٹ ساتھ کھڑے ہوئے اپکر کی طرف پلٹ کر پوچھا۔

”جی۔ جی۔ جی۔ جی۔ جی۔ جی۔“ وہ سردار صاحب نے مجھے ترقی  
لواٹنے کا وعدہ کیا تھا۔ اسکریں اچانک پڑنے والی افتادہ پر  
میں طرح گھبرائے ہوئے لجھ میں کہا۔ عمران کے اپاکے جملے پر  
ہد بوكھلا گیا تھا ورنہ پھرے میرے سے وہ اس قدر شاطر اور عیار نظر  
آ راتھا کہ شاید آسانی سے بارہ کھاتا۔

”آپ نے سن لیا سرسلطان اور آپ نے بھی ڈیڈی“۔ عمران نے پہلے سرسلطان اور پھر سر عبد الرحمن سے مخاطب ہو کر کہا جن کے پیروں اچھائی حرمت یعنی خوبیت ہو کر رہ گئی تھی۔

تو جو ان ڈاکٹر جس نے سفیدی اور آل پین کھا تھا لفٹ سے بہر آیا۔ اس کے پیچے ایک ادھیر عالمگیر اپنکی تھا جو اپنے چہرے مہر سے اور انداز سے ہی نامصالحگاں اور شاطر و مکانی دے رہا تھا۔ ان دونوں نے ہال میں داخل ہوتے ہی اس انداز میں ہال کا چائزہ لیا ہیے ان کی نظریں کسی کی محتاشی ہوں۔ پھر سامنے موجود افسران کو دیکھ کر اپنئے نے باقاعدہ سلیوٹ کی جبکہ ڈاکٹر نے سلام کرنے پر ہی اکٹھائے کیا۔

”آپ کا نام کیا ہے؟“ اکثر عمران نے اکثر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ڈاکٹر اور لیں شان".....ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"آپ سردار احمد خان کے کیا لگتے ہیں".....عمران نے کہا تو

کس کے سوال پر سلطان اور سر عین الدار حن و دوتوں بے اختیار چونکہ  
پڑے۔ ڈاکٹر اور لیس خان بھی چونکہ پڑا تھا۔

”سردار صاحب کہاں ہیں“..... ذاکر اورش نے عمران کے  
موال کا جواب دینے کی بجائے انا سوال کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ  
لی اس نے اس طرح اپر اور درکھا بھیسے وہ اب بھی سردار احمد  
مان کو تلاش کر رہا ہو۔

”وہ بھی آ جائیں گے۔ آپ میرے سوال کا جواب دیں۔“  
مران نے سرد لمحے میں کہا۔

”وہ میری براذری کے ہیں۔ انہوں نے ہی مجھے ایک جسمی وارڈ

پاکیشائی دارالحکومت کی ایک رہائش کالوونی کی کوئی کے چانک کے سامنے سرخ رنگ کی کار رکی۔ ڈرائیور نیٹ سیٹ سے ایک غیر ملکی نوجوان پہنچا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کاٹن پر لیں کر دیا اور پھر واپس ڈرائیور نیٹ سیٹ پر آ کر پیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد چانک کا چھوٹا حصہ کھلا اور ایک غیر ملکی نوجوان پا برآ گیا۔ ”چانک کھولو آ سکر“..... نوجوان نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکلتے ہوئے کہا۔

”لیں سر“..... آ سکر نے مودباد لجھے میں کہا اور واپس مز گیا۔ چند لمحوں بعد یہاں چانک کھل گیا تو نوجوان کار اندر لے گیا۔ پوری نیل سیاہ رنگ کی ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ نوجوان نے سرخ رنگ کی کار پوری نیل روکی اور پہنچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ٹھارٹ کے اندر وہی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا

”لیکن تمہیں کیوں اس معاملے میں ملوث کیا گیا۔ تمہارا کیا تعلق ہے سردار احمد خان سے“..... سرسلطان نے انتہائی حیرت بھرے بچھے میں کہا۔

”تفصیل تو سردار احمد خان بتائیں گے لیکن میرا اندازہ ہے کہ کسی غیر ملکی طاقت نے اپنے کسی مخصوص مقصد کی غرض سے یہ سارا ڈرامہ رچایا ہے۔ ہمی بات تو یہ کہ میں اس کھیل میں کسی شخص پر شریک نہ تھا اس لئے مجھے بھی جسس تھا کہ اس ڈرامے میں مجھے کیوں شریک کیا گیا ہے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ اس سارے کھیل کے چیچے کوں ہے لیکن جب دونوں گارڈز ہاں میں داخل ہوئے تو انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سردار احمد خان سے میرے بارے میں سوال کیا تو سردار احمد خان نے اشارے سے ہاں کر دی جس سے میں سمجھ گیا کہ اس کھیل کا اصل بدایت کار سردار احمد خان ہے۔“ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اب سردار احمد خان کو کس کی تجویل میں دیا جائے تاکہ اصل معاملات سامنے آ سکیں“..... سرسلطان نے کہا۔

”ظاہر ہے سردار احمد خان کی وجہ سے یہ معاملہ منسلسل اٹیلی جس کا بن گیا ہے ورنہ تو عام پولیس کا ہوتا۔ البتہ ڈاکٹر، اسپکٹر اور گارڈز کو پولیس کی تجویل میں دیا جانا ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو سرسلطان نے ہدایات دینی شروع کر دیں۔

نکھ عالات تکمیل طور پر ہمارے حق میں تھے۔ سترل اٹھی جنر کے ذرا یکسر بجزل نے جو عمران کا والد ہے، عمران کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا تھا لیکن پلان کے خلاف سکریٹری وزارت خارجہ سرسلطان وہاں پہنچ گئے اور پھر عمران نے وہاں پہنچ کر سردار احمد خان کو سرسلطان سے کہہ کر قوری طور پر مغل کرا دیا اور اسے پولیس کی تجویل میں دے کر میلحدہ کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ پھر واکر اور پولیس اپنکے کو بلکہ اس نے ان سے اس انداز میں تاپڑ توڑ سوالات کے کہ ان دونوں نے احتیت بتا دی۔ اس طرح ساری کہانی سامنے آ گئی۔ سردار احمد خان کو اٹھی جنر کی تجویل میں دے دیا گیا اور باقی افراد کو پولیس کی تجویل میں..... رو جرنے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویری بیند۔ اس سردار احمد خان نے تو ہمیں یقین دلایا تھا کہ وہ ایسا ذرا مامہ کرے گا کہ کسی کو آخری لمحے تک اصل بات کا حتم نہ ہو سکے گا۔“..... مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس نے واقعی ایسا ہی ذرا مامہ رچایا تھا مادام، لیکن اس کا خیال تھا کہ وہ پہنچ ایک وزارت کا سکریٹری ہے اس لئے کسی کو اس پر شہرست کی جرأت نہ ہو سکے گی لیکن عمران نے اس پر مبینے کا اعلیار کیا تو سردار احمد خان غصے میں آ گئی جس پر عمران کے کہنے پر سرسلطان نے سردار احمد خان کو دوہیں کھڑے کھڑے زبانی حکم کے تحت مغل کرا دیا اور اس طرح سارا کھلی گھر گئی۔“..... رو جرنے

تھا۔ ایک راہداری سے گزرنا ہوا وہ ایک بند دروازے کے سامنے رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے مخصوص انداز میں تین بار دستک دی تو دروازہ میکاگی انداز میں کھل گیا تو نوجوان اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑی ہی آفس پہلی کے پیچے ایک اوپری عمر خورت پیشی ہوئی تھی۔ یہ بھی غیر ملکی تھی۔ اس کے پیچے پر تخت کا تاثر بے حد گمراحتی اور اس تخت میں سے بھی سفاقی بھٹک ل رہی تھی۔ اس کی تیز نظریں اس نوجوان پر جمی ہوئی تھیں۔ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی اسے سلام کیا۔

”بیخو رو جر۔“..... اوپری عمر خورت نے سرد لیچے میں کہا۔ ”تجھک یہ مادام۔“..... رو جرنے مودو بات لیچے میں کہا اور میز کی وہ سری طرف کر کی پر مودو بات انداز میں پیش گیا۔ اس کے عقب میں کمرے کا دروازہ خود بند ہے آواز انداز میں بند ہو چکا تھا۔

”کیا رپورٹ ہے۔“..... مادام نے تھوڑا سا آگے بھکتے ہوئے سرد لیچے میں کہا۔

”سوری مادام۔ ہمارے دونوں اقدامات ناکام رہے تھے۔“..... رو جرنے جواب دیا تو مادام کے جسم نے ایک جھٹکا کھلایا اور اس کی پشت کری سے ٹک گئی۔

”تفصیل بتاؤ۔“..... مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا الجھہ ہر یہ مرد ہو گیا تھا۔

”مادام۔ جب تک عمران کو پاڑو میں نہیں بلایا گیا تھا اس وقت

گوئی مار دی اور ہم آگے بڑھ گئے جبکہ ہمارے آدمی پولیس  
ہینگ کوارٹر میں موجود تھے۔ ان کی مدد سے ہم نے چیلنج کر لی تو ایسا  
کوئی لیٹر اس مارسیلا سے برآمد نہیں ہوا۔ ہم نے پلازہ میں بھی  
چیلنج کر لیا۔ اسے مخفف رپورٹر ہائی اسٹیشن میں گھوٹے تو دیکھا گیا تھا  
لیکن وہ کسی کمرے میں نہیں گئی تھی اس لئے بھی کہا جا سکتا ہے کہ  
اس نے یہ لیٹر اسی رہائشی پلازہ میں کسی رو سیاہی کو پہنچا دیا ہو گا  
تاکہ وہ اسے رو سیاہ پہنچا دے۔ اسے شاید ہمارے پارے میں  
اطلاع مل گئی تھی لیکن ماڈام اس پورے پلازہ میں رو سیاہی تو ایک  
طرف کوئی غیر ملکی بھی رہائش پذیر نہیں ہے۔ اب مارسیلا بھی مر جھی  
ہے اور وہ لیٹر بھی غائب ہو چکا ہے جس کے حصول کے لئے یہ  
سہ پہ کیا گیا تھا۔... روجر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ماڈام کے  
چہرے پر مایوسی کی جھلک اسی لہجہ آئی۔

”یہ تو واقعی بہت برا ہوا روجر۔ لیکن وہ لیٹر کہاں جا سکتا ہے۔  
لازماً اس مارسیلا نے اسے کسی خاص آدمی تک پہنچایا ہو گا اور وہ  
آدمی اب لازماً رو سیاہ جائے گا اس لئے تم ایسا کرو کہ ایتر پورٹ پر  
چیلنج کرو۔ اس رہائشی پلازہ میں رہنے والوں کے کوافٹ ملکوم کر  
لو اور اگر ان میں سے کوئی بھی رو سیاہ جائے تو اس سے پہلے ایتر  
پورٹ پر چیلنج کر اسے چیلنج کرو۔“... ماڈام نے کہا۔

”یہ تو طحیل کارروائی ہے ماڈام۔ ہوتی رہے گی لیکن ہمارا اصل  
پراجیکٹ کیا ہے۔ ہمیں اس کے پارے میں سوچنا چاہئے۔... روجر

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سردار کا کیا کیا تم نے۔“ ماڈام نے پوچھا۔

”سنٹرل اٹیلی جنس کی اس کار کو میراں سے ادا دیا گیا ہے  
جس پر اسے لے جایا ہا رہا تھا اور کار میں سوار اٹیلی جنس کے تین  
اپکڑ بھی ساتھ تھی ہمارے گے ہیں۔ بہر حال سردار احمد خان کے  
جسم کے پر پچی اڑ گئے ہیں۔“ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا  
تو ماڈام کی آنکھیں بے اختیار چمک گئیں۔

”گلڈ۔ اب دوسرے اقدامات کے پارے میں تباہ۔“ ماڈام

نے ایک بار پھر آگے کی طرف بھکتے ہوئے کہا۔

”ماڈام۔ ہینگ کوارٹر سے اطلاع دی گئی تھی کہ مارطانہ میں  
رو سیاہی سفارت خانے میں کام کرنے والی سکرٹری مارسیلا کے باหجہ  
پراجیکٹ کے پارے میں کوئی انفارمیشن نہیں ہے اور یہ انفارمیشن  
لے کر وہ مارطانہ سے بیباں پا کیشیا پہنچی ہے اور بیباں سے وہ  
رو سیاہ جانا چاہتی ہے۔ ہم نے اس کو چیلنج کیا تو پہلے چلا کہ وہ  
ہمارے چیلنج کرنے سے تھوڑی دری پہلے کار میں سوار ہو کر شہر گئی  
ہے۔ ہم نے اس کی کار کے کوائف معلوم کئے اور پھر ہم نے یہ کار  
بیباں کے ایک رہائشی پلازہ کے سامنے سڑک پر پارٹنگ میں کھڑی  
دیکھ لی۔ ہم نے اس رہائشی پلازہ میں چیلنج کیا لیکن دوسرے ملی تو ہم  
نے پلازہ کے گیٹ پر چیلنج کر لی یونکہ اس نے بہر حال واپس تو  
جانا ان تھا اور پھر اچانک وہ گیٹ پر نظر آئی تو ہم نے اسے دیں

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ بلا واسطہ طریقے سے کر لیا ہے لیکن پھر بھی یہ عمران والی غفرینت ہے۔" ..... روجرنے کہا۔

"سردار احمد خان سے یہ وہ اس محاٹے کے ہارے میں معلوم کر لے تھا لیکن وہ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اب کون اسے اصل پڑتائے گا۔" ..... مادام نے کہا۔

"سوری مادام۔ میری چھٹی حس تجانے کیوں اس عمران کے خلاف آپ کے اقدام پر مطمئن نہیں ہو رہی۔ آپ نے عمران کو براہ راست طوٹ کر لیا ہے لیکن آپ نے نہیں اس ڈارے کو چیک کیا اور نہ اس کے ہارے میں ہدایات دیں۔ ایک سیکریٹری ناپ کا آدمی اتنا بڑا درامہ اور وہ بھی عمران پریے آدمی کے خلاف کیسے کامیاب کر سکتا تھا۔ وہ تو ہلاک ہو گیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی اور کو اس ہارے میں بتایا ہو۔ بہر حال معاملات انتہائی گلیں ہو چکے ہیں۔" ..... روجرنے پڑے صاف لفظوں میں کہا تو مادام کا چہہ ایک لمحے کے لئے اس طرح سرخ ہو گیا ہیچے اچانک اُگ بڑک اُشتی ہے لیکن دوسرا ہی لمحے وہ نارول ہو گئی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا اصل پر اچیکت کیا ہے۔" ..... مادام نے پا پھا۔

"یہی مادام۔ ہمارا اصل پر اچیکت پر کیشیا اور دو سیاہیں روایت ارتقان کے درمیان گیس کی سپالائی کے ہونے والے معاملے کو

نہ کہا۔" ..... یہ جو کچھ کیا گیا ہے پر اچیکت کے ہارے میں اسی تو کیا گیا ہے۔ اگر یہ دونوں کام ہو جاتے تو پر اچیکت سو فیصد اور فوری کام میباہ ہو جاتا۔" ..... مادام نے ہوت پڑاتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ آپ ہمیڈ کوارٹر رپورٹ دے کر ان سے ہدایات لئیں۔" ..... چند گھوں کی خاموشی کے بعد روجرنے کہا تو مادام بے اختیار چوک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں موجود مایوسی میں یلکھت خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔

"تم نے یہ بات کس پیرائے میں کی ہے۔" ..... مادام نے کہا مگر اس کا لہجہ کات کھانے والا تھا۔

"اس پیرائے میں مادام کہ عمران دنیا کا خطرناک ترین اچیکت سمجھا جاتا ہے اور جس بھوٹے طریقے سے اسے ثابت کیا گیا ہے اس کے بعد یہ عمران کسی بحث کی طرح ہمارے پیچے پڑ جائے گ۔ آپ کو اس کے ہارے میں ہمیڈ کوارٹر نے پہلے ہی بریف کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے اسے زیادہ اہمیت نہ دی اور سب کچھ اس سردار احمد خان پر چھوڑ دیا۔" ..... روجرنے کہا مگر اس کے لئے میں ہمیڈ کی تھی تھی۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری سردار احمد خان سے کوئی ملاقات ہوئی یا فون پر بھی کوئی بات چیت ہوئی ہے۔" ..... مادام نے انتہائی خلک لہجے میں کہا۔

گا۔ ہمیں چاہئے تھا کہ ہم اپاچاک سرسلطان پر قحطان ملے کرائے اور اس طرح ان کی موت کے بعد یہ معاهدہ خود بخوبی ہو جاتا۔ رو جن نے یہ سے جذباتی انداز میں تجزیہ بولتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہیں حقیقت معلوم نہیں ہے۔ تو رو جن۔ جو کچھ کیا جاتا ہے بہت سوچ کر کیا جاتا ہے۔ جو بھی اقدام اٹھایا جاتا ہے وہ بھی بے حد سوچ کر اٹھایا جاتا ہے لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ ہر اقدام کا انجام بھی ہماری مرضی کے مطابق لکھ۔ اصل پر اچیکت صرف اتنا نہیں ہتا تمہیں معلوم ہے۔ کرتمان اور پاکیشیا کے درمیان گیس کا جو معہدہ ہو رہا ہے وہ ہمارے ملک مارطان کے لئے بھی انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ معہدہ آئندہ نہیں سالوں کا ہے اور کرتمان کے مادرین کو بھی معلوم ہے اور نہیں بھی معلوم ہے کہ معہدے کے بعد جب گیس کی پلاٹی پاکیشیا کو شروع ہو گی تو زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک گیس کی پلاٹی چاری رہ سکے گی۔ اس کے بعد کرتمان کے پاس گیس کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا اس لئے ہمارا پر اچیکت یہ ہے کہ ہم سرسلطان کو استھان کر کے اس معہدے میں اس انداز میں شامل ہو جائیں کہ یا تو پاکیشیا کرتمان کی بجائے براہ راست نہیں کا معہدہ مارطانہ سے کر لے یا ایسا معہدہ کیا جائے جس کی رو سے کرتمان کو پابند کیا جائے کہ وہ پانچ سال بعد پاکیشیا کو پلاٹی کرنے کے لئے گیس ہم سے فریے۔ کرتمان مسلم ریاست ہے جبکہ مارطانہ مسلم ریاست نہیں

سمیتوڑ گرنا ہے۔۔۔ رو جن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”پاکیشیا میں اس معہدے کا رو جو رواں کون ہے۔۔۔ نادام نے اس انداز میں پوچھا چیزے استانی بچوں سے سوال کرتی ہے۔ ”نادام۔ مجھے معلوم ہے کہ میری بات کی وجہ سے آپ کو غصہ آیا ہو گا لیکن آپ یہاں پہلی بار آتی ہیں جبکہ میں اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہاں دنیا کی سب سے تیز اور فعال سروں سے ہمارا سایہ پڑ سکتا ہے اس لئے میں نے آپ کے دونوں اقدامات کی خلافت کی تھی لیکن آپ کا اصرار تھا کہ جو کچھ آپ کر رہی ہیں وہ کسی صورت ناکام نہیں ہو سکتا اس لئے میں خاموش رہا لیکن اب نہ صرف آپ کے دونوں اقدام ناکام ہو سکتے ہیں بلکہ عمران کو بھی خواہ مخواہ الرث کر دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ سردار احمد خان بلاک کر دیا گیا ہے لیکن عمران جس کا نام ہے وہ پاتال سے بھی اصل بات نکل لائے گا اور اس کے بعد ہمارا پر اچیکت کسی صورت بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ معہدہ پاکیشیا کے سکریٹری وزارت خارجہ سرسلطان کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ سرسلطان کے تعلقات دوسروے ممالک سے ایسے ہیں کہ وہ سرسلطان کو کسی صورت اُنھی میں جواب نہیں دے سکتے اور اب بھی رو سیاہ حکومت کے علاوہ ایکریہیا، یورپی ممالک اور سائیبریا کے حکام اس معہدے کے خلاف ہیں لیکن اس کے باوجود سب جانتے ہیں کہ سرسلطان کی وجہ سے یہ معہدہ لازماً ہو

سردار احمد خان کو سامنے لایا گیا۔ سردار احمد خان اس لئے بشارمند ہو گیا کہ بھاری معاوضے کے ساتھ ساتھ سردار زمان خان کی ہلاکت کی صورت میں اس کا ملکیت پالاڑہ بھی سردار احمد خان کی تکیت میں آجائے گا لیکن ہمارا یہ اقدام بری طرح حاکم ہو گیا۔ سردار احمد خان کو بھی ہلاک کرنا پڑا اور عمران بھی جیل نہ گیا۔ ابھر مارسیا کے بارے میں یہ اطلاع طی کر اس نے ہمارے اس اقدام کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ پاکیشی اس لئے آئی تھی کہ یہاں اعلیٰ حاکم تک ہمارا منصوبہ پہنچ کے تاکہ مارطانہ اس مقابلے میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ یہ کام پاکیشی میں اپنے ٹک کے سفر کے ذریعے کرانا چاہتی تھی لیکن وہ بھی ہماری تھی اور اس سے وہ لیٹر بھی دستیاب نہ ہو سکا جس میں ہمارے منصوبے کے بارے میں ساری تفصیلات موجود تھیں۔ مادام نے مسلسل یوں ہوئے اور پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”مادام۔ اس صورت میں کیون نہ ہم اپنا طریقہ کار بدل دیں۔“

روجرنے کیا۔

”وہ کیمی۔۔۔ مادام نے چوک کر پوچھا۔

”ہم یہ بات عمران تک پہنچا دیں کہ سرسلطان کرمان سے میں سالوں کے لئے معابدہ کرنا چاہتے ہیں جبکہ کرمان کے پاس صرف پانچ سال کی گیس سپاٹی موجود ہے جبکہ ہماری ریاست کو اگر اس مقابلے میں شامل کر لیا جائے تو ہم بھیا پندرہ سالوں تک گیس

ہے اس لئے پاکیشیا کرمان سے تو معابدہ کرنے پر تیار ہے ہم سے نہیں۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم پاکیشیا کو اصل صورت حال بتا دیں کہ کرمان کے پاس گیس کا بھتنا ذخیرہ ہے وہ صرف پانچ سالوں تک کا ہے اس کے بعد الاحوال پاکیشیا کو کسی اور ریاست کے ساتھ معابدہ کرنا ہو گا اور آج یہی ریاست پر بعد میں معابدہ نہ ہو سکے گا اور اس سے پاکیشیا کی میثقت پر انجمن ناگوار اثرات مرتب ہوں گے اور اب سنو ہم نے یہ دو فوں باقی سرسلطان تک پہنچا دی تیسا لیکن اس کے باوجود کرمان سے معابدہ کی بات چیزت چاری ہے۔ چنانچہ یہ گوارت سے ہمیں یہ ٹاک دیا گیا ہے کہ ہم یہ معابدہ نہ ہونے دیں۔ اب اس کی ایک صورت تو ہدی ہو سکتی تھی جو تمہارے ذہن میں آئی کہ سرسلطان کو ہلاک کر دیا جائے تو معابدہ نہ ہو جائے گا لیکن اس سے مارطانہ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا اس لئے ہم نے ایک اور پلان سوچا کہ ہم سرسلطان کو انداخت کر کے ائمہ مجبور کر دیں کہ وہ اس مقابلے میں مارطانہ کو بھی شامل کریں یا کم از کم کرمان کو مجبور کر دیں کہ وہ اس مقابلے میں مارطانہ کو شامل کرے۔ اس ملٹے میں ہمارے ہیئت کوارٹ نے جو معلومات حاصل کیں ان کے مطابق سرسلطان کے انداخ ہوتے ہی ملی عمران کو اطلاع مل جائے گی اور وہ یہ صورت میں ائمہ فوری بازیاب کر لے گا اس لئے یہ طے ہوا کہ اس انداز میں عمران کو جیل بھجوادیا جائے کہ وہ سرسلطان کے پیچے نہ بھاگ سکے۔ اس کام کے لئے

نہیں ہے جو تم سوچ رہے ہو۔ ہمارا کام پر اچیکٹ پر عمل کرنا ہے۔  
بہر حال فخر آتا دیتی ہوں تاکہ تمہارا ذہن صاف رہے۔ پاکیشیا کی  
چھڑا فائی پوریشن ایسی ہے کہ روپیاء اور سامنگریا کی تمام ریاستوں  
جہاں گیس کے شاخم ہونے والے ذخیرے موجود ہیں، سے دنیا  
کے کسی بھی ملک کو گیس فروخت کی جائے تو اس کے لئے پاپ  
لاائن بہر حال پاکیشیا سے ہی گزرا رہا پڑے گی۔ بہادرستان کے راستے  
گیس پالائی کی جائے جب تکی اور آرائان کے راستے گیس پالائی کی  
جائے جب تکی۔ کافرستان گیس خریدنے کے لئے پاکیشیا کے راستے  
پالائی لینے کے لئے موجود ہے۔ آرائان خود گیس فروخت کرتا ہے۔  
اب تم بتاؤ کہ روپیاء ریاستیں کہاں گیس فروخت کریں۔ لے دے  
کر پاکیشیا ہی سامنے آتا ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ پاکیشیا  
گیس کرتمان یا ہم سے یا آرائان سے فریب کر کر آگے صرف راہداری  
لینے کی بجائے خود دوسرے ملکوں سے بھاری معادو ہے پر سودا کر  
لے یا گیس خود اپنے ملک کی صنعتوں میں استعمال کر کے پوری  
دنیا میں بہت بڑا حصی ملک بن جائے۔ مادام نے ایک بار پھر  
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ دوستی بہت معلومات رکھتی ہیں مادام۔ آئی ایک سوری کر  
میں نے آپ سے اختلاف کیا۔“..... روجرنے قدرے شرمدہ سے  
لپک میں کہا۔

”آن باقون کو چھوڑو۔ اب پر اچیکٹ کا کیا کرنا ہے۔ کیا فوری

سپلانی کر سکتے ہیں باپا کیشیا براد راست ہم سے تیس سال کا معابدہ  
کر لے۔“ روجرنے کہا۔

”یہ دونوں طریقے آرامے گئے تھے چکن پاکیشیا حکومت نے  
انکار کر دیا کیونکہ کرتمان نے انہیں یقین دلایا ہے کہ وہ تیس سال  
معابدہ کی تحلیل کرے گا۔ اس کی ریاست میں گیس کے دسیع  
ڈھانز موجود ہیں جن کی تلاش کا کام چاری ہے اس لئے تیس  
سالوں تک یہ معابدہ کا ملاب رہے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو کرتمان  
کسی دوسری مسلم ریاست کے ذریعے اسے تحلیل تک پہنچانے گا۔“  
مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام۔ آپ نے ابھی کہا ہے کہ سر سلطان کو اخواز کر کے انہیں  
محجور کیا جائے گا۔ کیا وہ محجور ہو جائیں گے۔“..... روجرنے کہا۔

”اگر ہو جائیں گے تو تھیک درست انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔  
پھر جو نیا سکریوی وزارت خارجہ بنے گا اسے دیکھ لیا جائے گا۔“  
مادام نے کہا۔

”مادام۔ پاکیشیا کی نسبت کافرستان پاچ گناہ بڑا ملک ہے۔ ہم  
اس سے ایسا معابدہ نہیں کر سکتے یا اپنی تیس کسی اور ملک کو فروخت  
نہیں کر سکتے۔ کیا ہم محجور ہیں کہ ہر صورت میں گیس پاکیشیا کو ہی  
فروخت کی جائے۔“..... روجرنے کہا تو مادام نے بے اختیار ایک  
طولیں سانس لیا۔

”تم یہ کیا سیاہی ہائیں لے کر بیٹھ گئے ہو۔ ہمارا کام یہ سوچنا

اس پر عمل کرایا جائے یا نہیں۔..... مادام نے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں مادام۔ ویسے ہمارا مشورہ ہی ہے کہ آپ ہیں کوئی سے پوچھ نہیں۔ اس طرح کوئی بھی متوجہ ٹکٹک از کم از کم ہم پر یہاں راست کوئی از رام نہیں آئے گا۔..... رو جو رنے جواب دیا۔

"لیک ہے۔ میں رات کو پر چیف سے تمام صورت حال پر ڈسکس کر لیوں گی اور کل تم آ جانا، پھر جو نیا حکم ہو گا ویسے ہی کر لیا جائے گا۔..... مادام نے کہا۔

"لیں مادام۔..... رو جو نے کہا اور انھی کر اس نے سلام کیا اور حیر خیز قدم اٹھاتا کرے کے پر ورنی دروازے کی طرف بوڑھتا چلا گیا۔ اس کے پھرے پر صورت کے تاثرات شکے کہ مادام نے اس کی بات مان لی ہے اور انھی رو جو کے لئے بہت بڑی کامیابی تھی۔

عمران اپنے قلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی تھنٹی بیٹھی تو اس نے پاٹھ بڑھا کر رسپورٹ اٹھایا۔

"علی عمران ایک انسان سی۔ ذی انس سی (اکسن) بول رہا ہو۔"

عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔  
"چوبان بول رہا ہوں عمران صاحب۔..... دوسری طرف سے

چوبان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اچھا۔ تو اب فورٹنارز کو بھی بولنا آ گیا ہے۔ جیرت ہے۔"

عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ایک سخت مشکل میں پھنس گیا ہوں۔"

میں آپ کے قلیٹ پر آ رہا ہوں۔ آپ چلیز میرا انتظار کریں۔"

دوسری طرف سے چوبان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو۔

عمران نے اسے کری یہ بیٹھنے کا کہہ کر خود دوسری کری یہ بیٹھنے ہوئے کہا۔

”یہ خط دیکھیں عمران صاحب“..... چوبان نے جیپ سے ایک لفاف نکال کر عمران کی طرف پڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے لفاف لے کر اسے اٹ پلت کر دیکھا تو یہ عام سال لفاف تھا اور وہ توں سائینڈوں سے صاف تھا۔ اس پر کچھ نہ لکھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے کھولا تو اندر ایک کاشف موجود تھا۔ عمران نے کاغذ نکال کر اسے کھولا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کاغذ پر رو سیاہی زبان ناچپ کی گئی تھی۔ عمران نے ایک نظر چوبان کی طرف دیکھا جو ہوتہ بیٹھنے ناموش ہیطا ہوا تھا۔ عمران نے کاغذ پر لکھتے ہوئے الفاظ پر نظریں دوڑانا شروع کر دیتا۔ وہ رو سیاہی زبان میں لکھا گیا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے خط پڑھ کر بے الگیار ایک طویل سائن سیا۔

”یہ خط دیکھیں کہاں سے ملا ہے“..... عمران نے چوبان سے اخاطب ہو کر پوچھا۔

”عمران صاحب اب سے ایک گھنٹہ پہلے میں اپنے قلیت میں اہمیٰ دی دیکھا کر کیسی نے کاں تبلی جانے کی بجائے زور دیا۔ دروازہ بھایا تو میں نے چاکر کر دروازہ کھولا تو باہر ایک غیر علکی گوارت موجود تھی۔ اس کے پیچے پر شدید بے چیزی کے تاثرات ہی رہے دروازہ کھولتے ہی اس نے یہ خط میرے ہاتھ میں

گیا تو عمران نے رسپور رکہ دیا لیکن اس کے پیچے پر پیشانی کے تاثرات اہم آئے تھے۔ اس نے کتاب بند کر کے میر پر رکھ دی۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران قلیت پر آکیا تھا۔

”چوبان کس مشکل میں پھنس گیا ہے۔ وہ سخت گھر بیانیا ہوا لگ رہا تھا“..... عمران نے پڑھاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب جب تک چوبان آ کر خود شپاتا اسے بیہاں بیٹھے بیٹھے خود اس مشکل کے پارے میں معلوم نہ ہو سکا تھا لیکن وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ ایسی کیا مشکل ہو سکتی ہے کہ چوبان نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے کی بجائے عمران سے ہات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پھر تقریباً میں منک بعد کال میں کی آواز سنائی دی تو عمران انھ کر پیروني دروازے کی طرف پڑھ گیا۔

”کون ہے“..... عمران نے اوپنی آواز میں پوچھا۔

”چوبان ہوں عمران صاحب“..... باہر سے چوبان کی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔

”السلام علیکم عمران صاحب“..... چوبان نے کہا لیکن ان کا لجھ انتہائی سمجھیدہ تھا۔

”علیکم السلام۔ آؤ“..... عمران نے ایک طرف بیٹھتے ہوئے کہا تو چوبان اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے دروازہ بند کی اور پھر وہ اسے لے کر سنگ روم میں آ گیا۔

”کیا مسئلہ ہے چوبان۔ تم نے تو مجھے بھی پریشان کر دیا ہے۔“

اک رہائشی پلازہ میں داخل ہوئی اور مختلف راہداریوں میں گھومتی رہی۔ اب واپس جاری تھی لیکن وہ بیسے ہی گیٹ پر چکی اسے ہار گریا کیا۔ میں یہ سن کر بے حد حیران ہوا۔ پھر میں نے اس علاقتے کے پولیس اسٹینشن سے رابطہ کیا اور اسٹینشن سفیر سے میں نے اس غیر ملکی عورت کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس عورت کا تعلق رو سیاہی سفارت خانے سے تھا۔ اس عورت کا نام مارسلہ تھا اور یہ وہاں یونیورسٹی کی پرنسپل سیکرٹری تھی۔ اس کی کام رہائشی پلازہ کے باہر سڑک پر بی بھولی پارکنگ سے پولیس کوئی ہے اور یہ عورت مارطانت میں رو سیاہی سفارت خانے سے دو روز پہلے فراہم ہو کر وہاں پا کیشنا چکن چکن۔ اس اس سے زیادہ پچھے معلوم نہیں ہوا۔ کتوں میں سوچا کہ اس معاملے میں آپ سے رابطہ کیا جائے کیونکہ آپ یہ رو سیاہی زبان پڑھ سکتے ہیں اس لئے کم از کم اس کامنے پر جو چند لکھا ہوا ہے وہ تو پڑھا جائے گا۔۔۔ چوبان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سافنس لیا۔

”تمہارا رو سیاہی سفارت خانے میں کوئی ایسا واقع ہے جو یہ پڑھا یوکر تم اس رہائشی پلازہ میں رہتے ہو۔۔۔ عمران نے کہا۔“ قبیل عمران صاحب۔ میرا ایسا کوئی واقع نہیں۔ ویسے بھی اس رہائشی پلازہ میں جہاں تک میرا خیال ہے کوئی غیر ملکی عورت یا مولیں نہیں رہتا۔۔۔ چوبان نے حتمی لمحے میں جواب دیتے ہوئے

پکڑ لیا اور پھر اس سے پہلے کہ میں سمجھتا ہو چلتے ہوئی سیر چیزوں کی طرف بوجھی چلی گئی اور پھر اس قدر تیزی سے بیڑھیاں اترتی چلی گئی میسے وہ سیر چیزوں اترنے کی بجائے اڑتی ہوئی لیچے جا رہی ہو۔ میں اس اچاک واقع سے بے حد پریشان ہو گیا اور پھر احتیاطاً فوری طور پر میں نے اس کا نقد کو لفاف سے نکال کر دیکھا۔ اتنی بات تو میں بھی کچھ گیا تھا کہ یہ رو سیاہی زبان میں لکھا گیا ہے لیکن مجھے یہ زبان پر حصہ نہیں آتی۔ میں نے لفاف جیب میں ڈالا اور فلیٹ سے نکل کر اس عورت کے پیچے گیا۔ ابھی میں سیر چیزوں اترتی رہتا تھا کہ میں نے لیچے سے فائزگ اور ایک اسوانی چیز کی آواز سکی۔ پھر چھوٹی سی کرپے چلا کہ اس عورت کو جس نے مجھے یہ خط دیا تھا رہائشی پلازہ کے گیٹ کے قرب گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہاں اس کی لائی پڑتی ہوئی تھی۔ پاچھے پر سرف اتنا معلوم ہوا کہ یہ عورت گیٹ پر چکنی تھی کہ سرخ رنگ کی ٹلکی ہوئی کار میں سے اس پر فائزگ کی گئی اور یہ گر گئی۔ کار فائزگ کرتے ہوئے آگے جا چکی تھی۔ ظاہر ہے صرف اس کا رنگ ان دیکھا جاسکا تھا۔ پچنکہ میں پولیس کے پکڑ میں نہ ایجنت چاہتا تھا اس لئے میں واپس اپنے فلیٹ پر آ گیا۔ پلازہ کا ایک پوکیدار میرا واقع ہے۔ میں اسے کہہ آیا تھا کہ وہ اس عورت کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو سکے وہ مجھے آ کر بتائے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چکریہار آیا اور اس نے بتایا کہ انکو اسی کے مطابق یہ عورت پیول

”آپ نے درست تجربہ کیا ہے عمران صاحب تو اب آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کاغذ سفارت خانے پہنچا دیا جائے“..... چوبان نے کہا۔

”تم یہ کاغذ میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ میں اس سلسلے میں پہلے کچھ تحقیقات کروں گا پھر یہی مناسب ہو گا دیئے کر لیں گے کیونکہ لفظ بلیک سار نے بھگے چونکہ دیا ہے۔ یہ لفظ بتا رہا ہے کہ یہ محاملہ عام نہیں ہے بلکہ اس میں کوئی میکرت اجنبی ملوث ہے کیونکہ بلیک سار کسی اجنبی کا نام یہ ہو سکتا ہے اس لئے اس پارے میں مزید تحقیقات ضروری ہیں“..... عمران نے کہا تو چوبان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”یہاں موجود نہیں ہے ورنہ جمیں چائے پیش کرنا“..... عمران نے کہا۔

”کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ چائے پھر نی لیں گے“..... چوبان نے سُکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر عمران اسے دروازے تک چھوٹنے آیا۔

”کوئی تم سے اس کاغذ کے پارے میں پوچھتے تو تم نے ماریسا اور اس کاغذ کے پارے میں کوئی بات نہیں کرنی“..... عمران نے کہا تو چوبان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سریز ہیاں اترتا چلا گیا۔ عمران نے دروازہ پس کیا اور واپس سُکت روم میں آ کر اس نے فون کے رسیور انٹیا اور نمبر پر یہیں کرنے شروع کر دیئے۔

کہا۔

”اس کاغذ پر ایک پیغام تحریر ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ریاست مارطانہ کی صورت بھی ریاست کرتہاں کی گیس کا سودا نہیں ہونے دے گی اور اس سلسلے میں بلیک سار کو احکامات دے دیے گئے ہیں“..... عمران نے کاغذ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

”لیکن ماریسا یہ کاغذ خصوصی طور پر مجھے کیوں دے کر گئی ہے۔ پھر اس نے کوئی بات بھی نہیں کی۔ میں نے دروازہ کھولا اس نے اتفاقہ میرے باتحہ میں پکڑا اور تجزی سے مز کر میرے ہیاں اترنی پلی گئی“..... چوبان نے کہا۔

”چہاں تک بیرا خیال ہے اسے شاید معلوم ہو گیا تھا کہ دشمن اس تک پہنچنے چاہیے اور وہ اس کاغذ کو اپنے دشمنوں تک نہ پہنچ دینا چاہتی تھی اس لئے اس نے یہ خط جمیں دے دیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اگر وہ حق گئی تو دوبارہ آکر تم سے کاغذ لے جائے گی اور اگر اسے کچھ ہو گئی تو لامال کاغذ پولیس تک پہنچ جائے گا اور چونکہ کاغذ پر مارطانہ کے روپیاتی سفارت خانے پہنچا دے گی۔ اس لئے لازماً پولیس اسے سفارت خانے پہنچا دے گی۔ اسے یہ بات معلوم نہیں ہو گی کہ تمہارا احتیل سُکرت سرویس ہے۔“..... عمران نے تجربی کرتے ہوئے کہا تو چوبان نے ایک ٹھنڈا سائی لیٹے ہوئے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے عمران نے ۳ فیصد درست تجربہ کیا ہو اور وہ اس سے متفق ہو۔

”تمہارے ذیبی کا ابھی فون آیا تھا۔ وہ بہت پریشان تھے کیونکہ انہیں اس سارے ذراستے کی وجہ سمجھیں آ رہی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ آخر عمر ان مجھے ملے آؤں کے لئے اتنا بڑا ذمہ دار کیوں رچایا گیا ہے اور اسے غیر ضروری طور پر اتنی اہمیت کیوں دی گئی ہے۔“..... سلطان نے پہنچتے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”ذیبی کا گلہ درست ہے۔ اصل اہمیت ان کے سوپر فیاض کو دیتی چاہئے تھی۔“..... عمران نے پہنچتے ہوئے کہا۔

”میرے چارہ فیاض اب تبلی کی کوٹھڑی میں پڑا ہوتا۔“..... مجھے دبائی جانے کی ضرورت نہیں آتی شتم دبائی جانے کا اور جس ناپس کا ذراستہ تھا سوپر فیاض کے پہنچے کہ ایک فیصد بھی امکان نہ ہوتا۔ ویسے عمران۔ تم نے کہا تھا کہ تم اس بارے میں مزید تحقیقات کرو گے۔ اس بارے میں مزید کچھ معلوم ہوا ہے۔“..... سلطان نے چونکہ کر پوچھا۔

”میں نے چیف کے گوش گزار کر دیا تھا کہ ان کا نمائندہ خصوصی ہے چارہ بال بال پیچا ہے اور چیف نے اپنا سروں کو لازماً آرڈر کر دیئے ہوں گے۔ ویسے چیف کی سروں کھل طور پر سیکرت ہے اس لئے اب کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیا ہوا ہے ورنہ سیکرت تو آؤٹ ہو جائے گا۔“..... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سلطان بے اختیار کھلکھلا کر پس پڑے کیونکہ انہیں تو بہرحال معلوم

”پی اے نو سیکرٹری وزارت خارجہ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔ ”سیکرٹری وزارت خارجہ ضرور کہنا ہوتا ہے۔ سیکرٹری خارجہ کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔ راصل وزارت کا فقط نہ کہا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ غلط ثیر پر لیں ہو گیا ہے۔“..... دوسری طرف سے پی اے نے پہنچتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارے صاحب موجود ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”میں ہاں۔ ابھی بات کرانا ہوں۔“..... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

”پہلو۔ سلطان بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد سلطان کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص لیجے میں کہا۔

”مشکر کروم تم بولنے کے قابل ہے گئے ہو ورنہ سردار احمد خان نے جس انداز میں تم پر قتل کا کیس ڈالنے کا ذراستہ کیا تھا اس سے سر عبد الرحمن تو عبد الرحمن میں بھی پریشان ہو گیا تھا۔“..... سلطان نے سکراتے ہوئے کہا۔

”وہ اچھا ہدایت کار ٹائپ نہیں ہوا اس لئے تو اسے صفوی ہستے سے غائب کر دیا گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

تھا کہ کون چیف ہے اور کس طرح سکرت سروس کا سیکرٹ آئٹ ہوتا ہے۔

”فون کیسے کیا تھا۔“ سلطان نے پوچھا۔

”فون کا رسیور اخالیا اور قبر پر لیں کر دیجئے اور بس۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ فون بد کیسے ہوتا ہے۔ رسیدور کریم پر رکھا اور بس۔“ سلطان نے ترکی پر ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور ان کے اس خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار اپنی عادت کے خلاف بنس پڑا۔

”آپ جب موڈ میں ہوں تو سوائے آئٹی کے اور کسی سے نہیں سختھے۔ بہر حال میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ سکرت سروس کے ایک نوجوان اور کنوارے رکن چوبہان کے قیث پر ایک خوبصورت رویا ہی لڑکی آئی۔ اسے ایک محبت نامہ دے کر چلی گئی اور اسے پلازو کے گیٹ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس لڑکی کی نام ماریسا بتایا گیا ہے اور اس کا تعلق پاکیشی میں رویا ہی سفارت خانے سے تھا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا لکھا ہوا تھا اس خط میں اور وہ کیوں اسے چوبہان کو دے گئی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا چیز۔“ سلطان نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی بات پر تو بے چارہ چوبہان پریشان ہے کہ خدا خدا کر کے

کسی نے در دل پر دستک دی لیکن وہ بھی باری گئی۔ بہر حال اس خط میں رویا ہی زبان میں جو کچھ درج ہے اس کا مشیوم ہیکی لکھا ہے کہ ریاست مارطانہ کی صورت بھی ریاست کرمان کی گیس کا سوراخیں ہوتے دے گی اور اس سلسلے میں بلیک شار کو ادھارت دے دیجے گئے ہیں اور اللظا بلیک شار کی وجہ سے میں چوکا تھا کیونکہ یہ کسی سکرت ایجنٹ کا نام ہو سکتا ہے۔ میں نے آپ کو اس نے فون کیا تھا کہ آپ ان معاملات کے پارے میں بہت زیادہ جانتے ہیں۔ یہ مارطانہ اور کرمان کی گیس کا کیا سلسلہ ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ گیس پلاٹی کا معابدہ پاکیشیا اور ریاست کرمان کے درمیان ہو رہا ہے لیکن ریاست مارطانہ کی شدید کوشش ہے کہ اس معابدے میں اسے بھی شامل کر لیا جائے لیکن پاکیشیا ایسا نہیں چاہتا حالانکہ یہ بات درست ہے کہ اگر ریاست کرمان نے مزید گیس کے ذخیرہ دریافت نہ کئے تو اس کے پاس صرف پانچ سال تک پلاٹی کے لئے گیس کا ذخیرہ ہے جبکہ ریاست مارطانہ میں گیس کے لئے حد و معین ذخیرہ دستیاب ہوئے ہیں اور وہ ہمیں الامد و سالوں تک گیس پلاٹی کر سکتے ہیں لیکن پاکیشیا مارطانہ کے ساتھ معابدہ نہیں کرنا چاہتا۔“ سلطان نے اہمیت میجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر بھی میجیدی کی تہہ چڑھتی چلی گئی۔ ”کیوں۔ کیا وہ بھی گیس فروخت کرتے ہیں یا چونکہ وہ غیر

مسلم ریاست ہے اس نے آپ اس سے معاہدہ تبیں کرنا چاہئے۔  
 عمران نے انتہائی تجھیدہ لے چکا۔

"اممتوں گیسی باقی مت کیا کرو۔ غیر مسلم یا مسلم ریاست کا  
 معاہدے سے کیا تسلیم اور نہ ریاست مارطانہ، ریاست کرتان  
 سے بھی گیس پالائی کرنی ہے۔ اصل بات اور ہے۔"..... مرسلاطان  
 نے قدرے پنچھاٹے ہوئے کہا۔

"اصل بات کیا ہے۔"..... عمران نے تجھیدہ لے چکا۔

"کیا یہ بات تنا ضروری ہے۔ کیا تمہیں پاکیشائی حکومت اور  
 اس کے انکاروں پر اختار نہیں ہے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو  
 عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ اسے سکرت بنائے ہوئے ہیں جبکہ اس معاہدے کے  
 خلاف روایاتی حکومت اور مارطانہ حکومت اور اس کی انہیں  
 سیاس کام کر رہی ہیں۔ اسی صورت میں جب گھر والے ہی اعلیٰ  
 ہوں گے تو وہ دفاع کیسے کر سکتے ہیں۔"..... عمران نے قدرے پنچھاٹے  
 لے چکا۔

"خیک ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بات فون پر نہیں بتائی جا سکتی۔"  
 مرسلاطان نے کہا۔

"آپ صرف اشارہ دے دیں۔ تفصیلی بات بعد میں کر لیں  
 گے۔"..... عمران نے کہا۔

"اشارة یہ ہے کہ ہم صرف گیس چاہیے ہیں۔ اپنے ملک میں

ان کی مداخلت نہیں چاہیے اور کرتان مداری شرط مان چکا ہے جبکہ  
 مارطانہ یہ شرط تعلیم نہیں کر رہا۔"..... مرسلاطان نے جواب دیے  
 ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ گیس پاپ لائن کی حفاظت کے لئے  
 وہ اپنی فوج ہمارے ملک میں بھیجا چاہیے ہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"ہاں اور اب جب ساری بات عمل گئی ہے تو پھر سن لو۔ جو ہو  
 گا دیکھا جائے گا۔ حکومت مارطانہ کی پشت پر کافرستان ہے۔  
 کافرستان نے پہلے ہی کرتان سے گیس کا معاہدہ کر لیا ہے لیکن اس  
 کے پاس رابداری نہیں ہے۔ اس نے آران کے ذریعے پاکیشائی پر  
 دباؤ ڈالا لیکن ہم نے آران سے تو گیس کا معاہدہ کرنے پر آمدی  
 کا اعلیار کر دیا لیکن کافرستان تک پاکیشائی سے گیس پاپ لائن  
 پہنچانے کے سلسلے میں ہم نے انکار کر دیا کیونکہ کافرستان نے بھی  
 یہی شرط لکھی تھی کہ وہ اس گیس پاپ لائن کی مستقل حفاظت کے  
 لئے پاکیشائی میں مستقل فومنی چوکیاں قائم کرے گا اور یہ بات تعلیم  
 کرتا ہمارے مقابلہ میں کیونکہ جملی بات تو یہ ہے کہ کسی غیر ملک  
 کی فوج کا مستقل خود پر ہمارے علک میں رہتا ہمارے ملک کے  
 مفاد کے خلاف ہے۔ دوسری بات یہ کہ گیس پاپ لائن پاکیشائی کے  
 انتہائی حساس علاقوں سے گزرے گی جہاں ہم اسی صورت بھی کسی  
 غیر ملک کا داخلہ برداشت نہیں کر سکتے۔"..... مرسلاطان نے اس پار  
 کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”بڑی واردات کی چیلی کری۔ کیا مطلب“..... بلک زیرہ نے پوچکر کہا۔

”میرے خیال میں جن لوگوں نے سردار احمد خان کے ذریعے یہ آزادہ رچایا ہے ان کا مقصد فوری طور پر مجھے لے عرصے کے لئے جیل بھجوانا تھا کیونکہ انہیں تو سیکی پتیا گیا ہوا کہ میں فرنی لائز ہوں اور سکرپٹ سروں مجھے ہاؤ کرتی ہے اور یہری عدم موجودگی میں وہ کوئی بڑا تکمیل حکمل کر سکتا سکتے ہیں۔“ عمران نے سمجھیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ میں ابھی صادر کو کامل کر کے کہتا ہوں۔“ بلک زیرہ نے بھی سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

”اچھا۔ اس کے علاوہ پوری سکرپٹ سروں سے کہہ دو گہرے یہاں دارالحکومت میں روپیاتی ریاست مارطانہ کی ایجنسی بلک سارے کے پارے میں تحقیقات کریں ہیں۔ ان کے ایجنسٹ یہاں پہنچ کچے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ بھی کسی خاص پکر میں ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”آپ ویسے ہم ہوا۔ کوئی خاص بات ہوئی ہے؟“..... بلک زیرہ نے تحریت بھرے لمحے میں کہ تو عمران نے چڑھاں کے آنے اور اس کے دیئے ہوئے خدا کے پارے میں تفصیل بتا دی۔

”یعنی چڑھاں لے بھجو تو کوئی روپورٹ نہیں دی۔“..... بلک زیرہ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں اس بلک شادر کو ترس کرتا ہوں پھر بات آگے ہوئے گی۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ۔“..... سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر کریش دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے نمبر پر یہیں کرنے شروع کر دیئے۔ ”اے کھستو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

”علیٰ عمران بول ربا ہوں۔“..... عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب آپ۔“..... بلک زیرہ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے سکرپٹی وزارت سماںی ترقی سردار احمد خان کے پرے میں چھان بین کرائی ہے کہ وہ میرے خلاف اس سازش میں کس کا آل کار تھا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”می ہاں۔ میں نے صادر اور کیمپنی تکمیل کی ڈیوٹی رکائی تھی لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔“..... بلک زیرہ نے اپنے اصل لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان دونوں سے کہو کہ وہ اپنی تحقیقات میں تجزیی لائیں کیونکہ مجھے خداش ہے کہ یہ سب کچھ کسی بڑی واردات کی چیلی کری تھی۔“..... عمران نے کہا۔

”سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تم اس بیک شار کے پارے میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے معلومات حاصل کراؤ۔“..... عمران نے کہا۔  
”بیک ہے۔ میں ابھی پڑلیات دے دیتا ہوں۔“..... بیک زیرہ نے جواب دیا تو عمران نے اللہ حافظ کہ کہ رسور رکھ دیا۔  
”صاحب۔ چائے لے آؤں۔“..... اچاک سلیمان نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے مودہ تر لمحہ میں کہا۔ وہ عمران کی فون کال کے دوران شاپنگ کر کے واپس آ گیا تھا۔ اس کے اس انداز میں بات کرنے پر عمران بے اختیار چوتھک پڑا۔

”کیا مطلب ہے۔ تمہارے لئے میں اس قدر شیرینی۔ کیا کوئی مخلائی کی دکان لوٹ کر کھالی ہے تم نے۔“..... عمران نے چوک کر کہا۔

”مخلائی کھانے سے محبت نہیں ہو جتی۔ ایک دوسرے کو حق دینے سے بڑھتی ہے اور آپ کے لئے سب سے بڑا تھا چائے ہی ہو سکتی ہے۔“..... سلیمان نے مُکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو آج کسی دکان میں دیوار پر لکھتے ہوئے اقوال زریں میں سے کوئی قول نہیں پڑھ لیا ہے تم نے۔ لیکن دکانوں پر تو یہ لکھا اواہوتا ہے کہ ادھار محبت کی قیضی ہے۔“..... عمران نے آنکھیں پھاڑاتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ پرانے دور کی باتیں ہیں صاحب۔ آپ کے دور کی نہیں۔“..... دو دو دو دور کے لوگ بہت آگے بڑھ پکھے ہیں اور اب دکانوں پر

”اس لئے نہیں دی کہ ابھی یہ بات واضح نہیں ہے کہ اس معاملہ کا کوئی سلسلہ تکریث سروں یا ملک کے مقاد کے خلاف ہے بھی سمجھی یا نہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ آپ کی بات درست ہے۔ اس خط کا آپ سے یا حکومت اور ملک کے خلاف کیا تعلق بتاتے ہے۔“..... بیک زیرہ نے کہا تو عمران نے اسے سرسلطان سے ہوتے والی بات پیش کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ تصویر اس طرح تکمل ہوتی ہے۔ ویری ہے۔“..... بیک زیرہ نے چوک کر کہا تو عمران بھی چوتھک پڑا۔  
”کس طرح۔ کیا مطلب۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ بیک شار سیاں کوئی برا کھیل کھیلن چاہتی ہے۔ اس کھیل کا تعلق گیس معابدے سے ہے اور اس کھیل کو کھیلنے سے پہلے وہ آپ کو میدان سے ہٹانا چاہتے تھے۔“..... بیک زیرہ نے کہا۔

”گیس معابدہ تو ابھی ہوا ہی نہیں ہے اور یہ معابدہ میں نے نہیں کرنا تھا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”میرے خیال میں اس معابدے پر اثر انداز ہونے کے لئے انہوں نے کوئی کھیل کھیلنا ہو گا تاکہ معابدہ ان کی مرضی کے مطابق ہو سکے اور انہیں خطرہ ہو گا کہ کھیل شروع ہوتے ہی آپ میدان میں کوڈ پڑیں گے۔“..... بیک زیرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ آپ یہرے بارے میں کسی کو گارنی نہیں دے سکتے کہ میں واقعی نیک، شریف الطی، طیم طیع، عقلانیم کا ماں ک انتہائی ہونگا تو جوان ہوں جسے برائی چھو کر نہیں گزرنی۔“ سلیمان کی زبان روایت ہو گئی تو عمران حقیقت حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

”کمال ہے۔ ایسے مستحق الفاظ تم نے کہاں سے یاد کر لئے تیڑا۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وو کیا کہتے ہیں ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اب یوں کہ ایسے الفاظ کی ضرورت ہے اس لئے مجبوڑی ہے۔“ سلیمان نے جواب دیا۔

”ضرورت۔ کیسی ضرورت۔ کیا کسی کو سفر شکیست دکھانا ہے مگر کس کو۔“ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر پیا۔ وہ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”صاحب چائے کا دوسرا کپ لے آؤں گرم۔“ سلیمان نے کہا تو عمران کی آنکھیں بے اختیار بھیل گئیں۔

”مجھے تو اب والی میں صرف کالا عین نہیں بلکہ ساری والی کالی نظر آنے لگی ہے۔ آخر چکر کیا ہے۔“ عمران نے حیرت لہے لہجے میں کہا۔

”بس تھوڑا سا کام کرنا ہو گا آپ کو پھر باقی ساری زندگی آپ

تھے دے کر محبت بڑھانے کی باتیں لکھی ہوتی ہیں تاکہ خریبہ اور زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ میں چائے لے آتا ہوں۔“ سلیمان نے جواب دیا اور واپس مزگایا تو عمران بے اختیار فنس پڑا۔ دیسے سلیمان کی ان یاتقوں سے اس کے ذہن پر چھایا ہوا تمدن تکدد در ہو چکا تھا اور وہ اب اپنے آپ کو خاص فرش محسوس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان نہ صرف چائے کا کپ لے آیا بلکہ نہ کوئی بھری ہوئی پلیٹ بھی لے آیا اور عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تبھی پلیٹ کو دیکھتا اور کہنی سلیمان کو۔

”کیا ہوا صاحب۔ کیا نظر آنا بند ہو گیا ہے۔ یہ بڑی تیکم صاحب کو اطلاع دوں۔“ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”ارے۔ ارے۔ کیوں مجھے واقعی نایتا کرنا ہے۔ اماں نے نے اس قدر جو تیاں مارنی ہیں کہ آنکھیں اٹل کر باہر آ گریں گی۔“

عمران نے جلدی سے چائے کی بیانی اخانتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں ماریں گی۔ بڑی تیکم صاحب تو انتہائی نیک خاتون ہیں۔ وہ تو کسی دوسرے کی تکلیف پر بے اختیار تر چاہیتی ہیں۔

پھر وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو کیوں جو تیاں ماریں گی۔“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تم نے چائے کے ساتھ کوئی بڑا سا ہندسہ بول دینا ہے اور پھر جو تیاں شروع۔ اماں بی تو نیک ہیں تمہارے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔“ عمران نے نہ کوئا اٹھا کر منہ میں ڈالتے

نکلتے ہوئے کہا۔

”لیلی کو اطلاع مل جائے کہ فلاں جگہ دودھ پڑا ہے تو کیا وہ  
چھوڑے گے کیا اس نے عقل مند بنتے ہیں کہ ایسے معاملات میں  
مالکوں کو ہوا بھی نہ لکھے دی جائے۔ بہر حال آپ کو دو چار لاکھ  
روپے چاہیں تو مجھ سے آپ لے سکتے ہیں لیکن میز اس پار ضرور  
مہربانی کر دیں۔“ سلیمان نے منت کرتے ہوئے کہا۔

”ضرور کریں گے۔ ہم تو پیدا ہی اس دن، اس گھری ہوئے  
تھے جب ہر طرف مہربانی کی خدمتی ہوا کہیں چال رہی تھیں۔ تم بیوو  
کیا چاہے تھیں؟“ عمران نے ہر سے شابانہ انداز میں کہا۔

”گلشنیاں مارکیٹ میں ایک سور کا مالک بنت گل ہے۔ بڑا  
سیدھا سارا، شریف اور ایجاددار آدمی ہے۔ اس کی ایک ہی بیٹی ہے  
جسے وہ کسی انجمنی شریف آدمی کے ساتھ بیانہ چاہتا ہے۔ وہ کل  
آپ سے ملتے آئے گا۔ آپ میز اسے دے سب پکوہ کہہ دیں جو  
میں نے بتایا ہے۔“ سلیمان نے نظریں بھاگتے ہوئے ہر سے  
شریک لے جائیں کہا تو عمران نے اختیار نہیں پڑا۔  
”بنت گل۔ نام تو ہذا خوبصورت ہے۔“ عمران نے ہتھے  
اوے کہا۔

”بنت گل اس کے باپ کا رکھا ہوا نام ہے اور وہ اس نے  
خوبصورت ہے کہ ایک بیٹی کا باپ ہے۔ اگر اس کی بیٹی نہ ہوتی تو  
کوئی جنگلی آدمی کھلاتا کیونکہ تہذیب اس کے قریب سے بھی نہیں

کو تکلیف نہیں دوس گا۔“ سلیمان نے ہر سے لجاجت بھرے لہجے  
میں کہا۔

”ارے۔ کیا ہو گیا ہے۔ کیا کسی کو رقم دینے کا وعدہ کر بیٹھے ہو  
اور رقم نہیں ہے۔ فخر مت کرو۔ نہیں کوٹ کی خفیہ جیب میں پچاس  
ہزار روپے موجود ہیں جا کر لے لو۔ اب تھاری ضرورت تو بہر حال  
مقدم ہے۔“ عمران نے ہر سے شابانہ لہجے میں کہا۔

”جیسوں کی بات چھوڑیں اور جس پچاس ہزار کی بات آپ کر  
رہے ہیں وہ پچھلے لہجے کی بات ہے۔ وہ جہاں پہنچنے تھے ملکی چکے  
ہیں اور نیلا کوٹ بے چارہ بلکا ہو چکا ہے۔ ویسے آپ کو رقم کی  
ضرورت ہو تو میرے پاس بہت میے ہیں۔ اب خود ہی بتا میں آخر  
ہمارا خرچ ہی کیا ہے۔ وہ آدمی کھانا کھاتے ہیں اور چائے پیتے  
ہیں۔ چار پانچ ہزار ہوں پھر بھی اتنا خرچ نہیں آتا۔ پھر آپ کے  
کوٹوں کی جیسوں سے بھی مل جاتا ہے۔ بڑی تینم صاحبہ بھی الکڑا با  
کر بھاری رقیس دے دیتی ہیں کہ ان کے الکوچ بیٹے کے باور پر  
کو کوئی پریشانی نہ ہو اور بھی کھار تو بڑی عجیب بات ہوتی ہے کہ  
ہر سے صاحب بڑا سا چیک دے دیتے ہیں کہ عمران کا کوئی ذریعہ  
آمدی نہیں ہے۔ بے چارہ ادھار مانگنا پھرتا ہو گا۔“ سلیمان کی  
زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”ارے۔ ارے۔ یہ سب تم حصول کرتے رہتے ہو۔ مجھے تو تم  
نے آج تک ہوا بھی نہیں لکھنے دی۔ کیوں؟“ عمران نے آنکھیں

دیکھتا ہے یا نہیں۔۔۔ عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

”چلیں ٹوپ کا کام ہے۔ آپ ٹوپ کما لیں۔ مولوی صاحب پچھلے جس حصہ کے وعظ میں کہہ رہے تھے کہ دوسروں کو ٹوپ کمانے کا موقع دینا چاہیے۔ یہ بہت بڑا ایجاد اور قربانی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بے حد پرندگان تھا۔۔۔ سلیمان نے بڑے بے یارانہ لمحے میں کہا اور چاہے کی خالی یہاں اور نمکوں کی پیٹھ اخما کر مڑنے لگا۔

”اوے۔ اوے۔ سوو۔ تم اتنی جلدی کیسے ایجاد و قربانی پر آمادہ ہو گئے ہو۔ کیا اس لڑکی میں کوئی عیب ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”خدا کا خوف کبھی صاحب۔ اللہ سے تو بے کبھی۔ کسی شریف آدمی کی بیٹی کے بارے میں اسکی باتیں کرنا سخت گناہ ہے۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے فوراً دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے اور بجھک کر میز پر تاک سے کیکریں نکالنی شروع کر دیں۔ ساتھ ساتھ وہ واقعی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا تھا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے منہ سے غلط باتیں نکلنی ہے۔ یہ واقعی بہتان ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ بھی بے سخت ہوتی ہے جیکہ سلیمان اس دوران مکرتا ہوا واپس جا پڑا تھا۔

”کوئی پکڑ ہے ضرور۔۔۔ عمران نے توبہ تابع ہونے کے بعد چڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہنچے کہ وہ مزید آپھو سوچتا

گزری۔۔۔ سلیمان نے برا سامنہ ہاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار فس پڑا۔

”اس کی بیٹی کیا نام ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”وزرگل اور میں اسے گل پکارا کر دوں گا اور آپ اتنی تو شعر نہاتے ہیں کہ میں پکاروں ہائے گل اور تو چلائے ہائے دل۔۔۔

سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ کا کرفیں پڑا۔

”اوے۔ یہ شعر تو جدائی میں پڑھا جاتا ہے۔ ابھی تو مصلحتی قوبت بھی نہیں آتی اور تم نے جدائی والے شعر کئی شروع کر دیجئے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ ٹھوکن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مستقبل کیسا ہو گا۔ لیکن ہات کیسے جلی۔۔۔ عمران نے لف لیتے ہوئے کہا۔

”مجھے ایک دکاندار نے اس بارے میں بتایا تو مجھے بخت گل سے ہدردی ہوئی کہے چارہ ایک نوجوان بیٹی کا باپ ہے اور کوئی رشتہ ہی نہیں آ رہا۔ چنانچہ میں نے اس دکاندار کے ذریعے اپنی آفر کر دی۔ اس دکاندار نے بات کر لی ہے۔ اب بخت گل کل آپ سے مٹھا اور آپ کی گارنیتی سے یہ رشتہ طے ہو جائے گا لیکن یہ بات آپ سوچ لیں اگر آپ نے میرے بارے میں ڈھنڈی ماری تو معاملات واقعی ہے خراب ہو جائیں گے۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

”اوے۔ مجھے دھنکی دے رہے ہو۔ اسکی بات ہے تو میں اپنی آفر کر دوں گا۔ پھر دیکھوں گا کہ بخت گل تھا ری طرف مزکر بھی

تمہارے ذیمی کو اطلاع دی تو پولیس اور تمہارے ذیمی کے ملکے والے صرف اتنا معلوم کر سکے کہ سلطان کی کار بیسے ہی موڑ پر پہنچی اسے روک لایا گیا اور پھر کار کے اندر بے ہوش کر دینے والی چیز فائر کی گئی۔ اس کے بعد سلطان کو سرخ رنگ کی ایک بڑی سی کار میں ڈال کر کہیں نے جایا گیا ہے۔ یہ اطلاع وہاں سے گزرنے والی ایک کار کے ذریعہ نے پولیس کو دی ہے۔ وہ خوف کی وجہ سے وہاں رکا ہیں لیکن اس نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں دیکھا ہے کہ درد کار کا دروازہ کھوکھو کر کسی بے ہوش بڑھنے آؤ کو کار سے باہر نکال رہے تھے۔ سرخ رنگ کی کار سماں پر کھڑی تھی۔ میں نے صدر صاحب کو اطلاع دے دی ہے۔ صدر صاحب نے جتنے حکم دیا ہے کہ تمہیں اطلاع دے دوں تاکہ تم اپنے چیف ایکٹو کو اطلاع دے سکو۔ ..... ذاکر شفقت نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔  
”وہ ذرا سیور جس نے یہ وقوع دیکھا ہے اس وقت کہا ہے۔“

عمران نے تیز لپجھ میں پوچھا۔

”وہ تھات پاسبان میں موجود ہے۔ میں نے اسے وہاں روکنے کا حکم دیا تھا تاکہ تم اس سے مل کر معلومات حاصل کر سکو۔“ ..... ذاکر شفقت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ تھانے فون کر کے میرے بارے میں بتا دیں تاکہ پولیس مجھ سے پورا تعاون کرے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ وہاں کا انچورنِ لینن ائچ او

سامنے پڑے ہوئے فون کی تحقیقی بخشی تھی تو اس نے ہاتھ پر حاکر رسیور اٹھا لیا۔  
”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آسکن) بول رہا ہوں۔“ ..... عمران نے اپنے مخصوص ٹکانے لپجھ میں کہا۔  
”ڈاکٹر شفقت بول رہا ہوں عمران بیٹے۔“ ..... دوسری طرف سے قدر رے بھاری سی آواز سنائی دی۔ لپجھ میں بے حد پریشانی تھی تو عمران نے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ڈاکٹر شفقت وزارت داخلہ کے سکریٹری تھے اور سلطان کی وجہ سے ان سے عمران کی کافی ملاقات رہتی تھی۔ دیسے بھی ان کے سربراہ الرحمن سے پرانے خادمانی مراسم تھے اس نے دونوں گھروں کے افراد کا ایک دوسرے کے گھر آئنا جانا رہتا تھا لیکن عمران اس نے اچھا تھا کہ ڈاکٹر شفقت نے اس سے پہلے سوائے ایک آدھ بار کے بھی قیمت پر فون نہ کیا تھا۔  
”کیا ہوا انکل۔ آپ پریشان لگ رہے ہیں۔ خیریت تو ہے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”عمران بیٹے۔ سلطان کو انداز کر لیا گیا ہے۔ وہ اپنے سرکاری ڈرائیور کے ساتھ کسی سے ملنے جا رہے تھے کہ پاسبان کا وہی سے پہلے موڑ کے قریب ان کی کار سرگ کے کنارے کھڑی پولیس کو نظر آئی۔ ذرا سیور دیہیں بے ہوش پڑا ہوا تھا جسکے کار خالی تھی۔ کار پر چکنک وزارت خارجہ کی مخصوص پیٹس میڈیو تھی اس نے پولیس نے اپنے اعلیٰ حکام کو اطلاع دی۔ پھر مجھے اطلاع ملی۔ میں نے

فون کی ٹھنڈی بیجتے ہی روپا اور گچ جیسے پر نیٹھی ہوئی مادام نے  
ہاتھ بڑھا کر رسیدور اخہالیاں۔

”میں“..... مادام نے بھاری سی آواز میں کہا۔

”بیٹھ فون پر بات کرو“..... دوسرا طرف سے اخہالی خخت  
لچھ میں کہا گیا تو مادام نے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ آواز بیک  
شان کے چیف کریل ربان اللہ کی تھی۔ اس نے جلدی سے رسیدور کریل  
پر رکھا اور میز کی دراز کھوکھو کر اندر موجود ایک چھوٹا سا فون سیٹ  
لکال کر اس نے اسے میز پر رکھا۔ اس نے میز کے کنارے پر  
موجود ایک بٹن پر لس کیا تو کمرے کی دیواروں، دروازے اور  
کھڑکیوں پر سیاہی مائل دھمات کی چادر کی آگئی۔ اب کمرہ ہر لمحہ  
سے گلوظ ہو گیا تھا۔ مادام نے اطمینان بھرے انداز میں میز پر  
اٹکے ہوئے چھوٹے سے فون کو اخہالیا اور اس کے سب سے نیچے

اکبر چہاں ہے۔ وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا۔“ ..... ذاکر شفقت  
نے کہا۔  
”ٹھنڈی ہے۔ آپ بے قلر رہیں اور صدر صاحب کو بھی تسلی  
دیں۔ انشاء اللہ سرسلطان کو جلد تی سمجھ سلامت برآمد کر لیا جائے  
گا۔ اللہ حافظ“..... عمران نے کہا اور پھر کریل دبا کر اس نے نون  
آنے پر تیزی سے داش مزل کے نمبر پر لس کر کے رابطہ ہونے پر  
بیک زیرہ کو اطلاع دی اور خود بھی بس تجدیل کر کے تیزی سے  
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں  
سرسلطان کے اس طرح دن دھاڑے اخواں سے دھاکے سے ہو رہے  
تھے۔

دوسری طرف سے چاہ کھانے والے بچے میں کہا گیا تو ماڈم ووکسن کا چہرہ لیکھت رہ دی گیا۔

”بیف۔ یہ ذرا سے نہیں تھے۔ سادہ سے ایکشن تھے جو اُر کامیاب ہو چاتے تو ہمارے راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں۔“  
ماڈم ووکسن نے قدرے ہٹلاتے ہوئے اور خوفزدہ سے بچے میں جواب دیا۔

”تمہارا اس عمران کو کسی کا قائل قرار دوا کر اسے جیل بھجوانے والا ڈرامہ اپنی بیکاٹھ تھا۔ نہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عمران پاکیشیا میں کس قدر بااثر اور فحال ہے۔ اس کی پشت پر ملک کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ پاکیشیا میں سب سے زیادہ اختیارات کا، لک سیکرت سروس کا بیرونی ایکٹوٹ ہے اور وہ اس بیف ایکٹوٹ کا مستقل نمائندہ خصوصی ہے۔ وہ اس طرح احتفاظ بیان کی بناء پر کیے جیں جا سکتا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس کے پارے میں شستہ ہی پاکیشیا کا سب سے طاقتور سرکردی سرسلطان کیسے بذات خود اہال پہنچ گیا تھا۔ بہرحال تم نے جو کچھ یہی وہ اچھا نہیں ہوا۔ اب عمران بہوت کی طرح تمہارے پیچھے گل چکا ہو گا اس لئے میں نے اسی دکام سے بات پیٹ کر کے اپنا لالجھ غل تبدیل کر دیا ہے۔ اب تم نے سرسلطان کو اخوا کرا کر بیان سے فرنی طور پر کافرستان اور مارکافرستان سے، دھلاتے بھجوانا ہے اور یہ ساری کارروائی اس انداز میں ہوئی چاہئے کہ بیان ایسا کوئی کلید نہ رہے جس سے وہ لوگ اور

موجودہ بہن کو پریس کیا تو فون چیزیں کی سکرین پر لفڑا اور کے ابھر آیا۔ اس فون کی ساخت سلیل فون جیسی تھی اس لئے اس کے اوپر والے حصے میں باقاعدہ سکرین موجود تھی لیکن یہ عام سلیل فون چیزیں تھے اور نہ ہی کسی عالم کی پہنچ کے نیٹ ورک سے اس کا لفڑا تھا۔ اس کا لفڑا ایک خلائی سیارے کے ذریعے مخصوص لوگوں سے ہوتا تھا اس لئے اسے پیش فون کہ جاتا تھا۔ سکرین پر اوسکے کے الماحظ ابھرتے ہی ماڈم نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی در بعد سکرین پر ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا ساپ کنڈی مارے جیسا دکھائی دیئے گا۔ ساپ کی آنکھوں میں تیز پیک تھی۔ اسے دیکھنے سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ اصل ساپ ہے۔ چند لمحوں بعد ساپ کی تصویر غائب ہو گئی تو ماڈم نے ایک بار بھر اطمینان کا سائنس لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ساپ کی آنکھوں سے نکلنے والی تیز لہریں اس پر پر رہی تھیں اور چیف آف بلیک شار اسے اپنے فون سیٹ کی سکرین پر دیکھ رہا ہو گا۔ سکرین پر سے ساپ کے غائب ہو جانے کا مطلب تھا کہ چیف نے اسے اوسکے قرار دے دیا ہے۔

”بلو۔“ فون میں سے وہی سخت مردانہ آواز سنائی دی جس نے پہلے اسے پیش فون پر بات کرنے کا حکم دیا تھا۔  
”ماڈم ووکسن بول رہی ہوں۔“..... ماڈم نے اپنی مودودان لجھ میں کہا۔  
”تمہیں پاکیشیا ذرا سے سچ کرنے کے لئے بھجا گئی تھا۔“

خاص طور پر پاکیشی سکرت سروس اس واردات کا مراغہ لگا سکتے۔  
چیف نے کہا۔

"سیکرت سروس کا ایک سیکڑی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یہ کام تو اٹلی جنس کے دائرہ کار میں آتا ہے"..... ماڈام ڈسکن نے کہا۔

"سرسلاطان پاکیشی سکرت سروس کے انتظامی انجمنج ہیں اور وہ پاکیشی کی اتنی کمیاب خوبی پاکیشی میں رینجھ کی بندی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ سے کہ ان کی مدت ملازمت کی سال پہلے ختم ہو جائے کے باہم، انہیں سلس ملازمت میں توسعی وی جاری ہے اس لئے ان کے اخوا کا مطلب ہو گا کہ پورے پاکیشی میں قیامت برپا ہو جائے گی۔ پولیس، سونو اٹلی جنس، ملکی اٹلی جنس، ور تیرت سروس سب پاٹپونوں میں ایک ایک وہیں لانے کے لئے

روز پریس ۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یعنی چیف۔ انہیں زندہ اخوا کرنے سے کیا فائدہ ہو گا"۔  
ماڈام ڈسکن نے کہا۔

"بہت سوچ بھج کر یہ پلان بنایا گیا ہے۔ سرسلاطان سے اخوا کے بعد زیادہ عرصہ تک ان کی سیٹ کو خالی جنس چھوڑا جا سکتا اور پھر جیسے ہی یہ سیٹ کسی کو دی جائے گی تو اس سے آسانی سے سودا ہو جائے گا کہ معہدہ میں ریاست مارطانہ کو لازماً اس کی شراکٹ پر شامل کرے۔" چیف نے کہا۔

"یعنی چیف۔ یہ کام اس صورت میں زیادہ آسانی سے ہو سکتا

ہے کہ تم سرسلاطان کو اخوا کرنے کی بجائے بلاک کر دیں۔ اس طرح ان کی رہائی کا چکر بھی ختم ہو جائے گا اور جائش والا کام بھی جلد ہو جائے گا"..... ماڈام ڈسکن نے کہا۔

"تم اسے آخری چارے کے طور پر زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی سیٹ کسی دوسرے کو تھیات نہ کیا کیا تو تم سرسلاطان کو اس شرط پر واپس کرنے پر رضا مند ہوں گے کہ تکمیلت پاکیشی مارطانہ کی شراکٹ پر یہیں معاملہ کرے اور مجھ سے تندید یعنی ہے کہ سرسلاطان کو زندہ واپس حاصل کرنے کے لئے وہ ہری شراکٹ پر معاملہ کر لیں گے اور ایک بار یعنی الاقوامی سکل پر معاملہ ہو جائے پھر وہ اسے کمپلیکس میں کر سکتے یہیں سرسلاطان کی ہلاکت کے بعد وہ سرے سے معاملہ ہی منشوخ کر سکتے ہیں"..... چیف نے کہا۔

"یہ چیف۔ پھر یہاں ختم ہے"..... ماڈام ڈسکن نے کہا۔

"تمہارے پاس وہاں پورا سیکشن ہے۔ ایسا انتظام کرو کہ سرسلاطان کو شہر میں کسی بھی جگہ ان کی کار، اگر اخوا کرو اور پھر اسے مردہ ظاہر کر کے چاروں طیارے کے ذریعے کافرستان پہنچا دو۔ اخوا کے ایک گھنٹے کے اندر اسے کافرستان منتقل جانا پا جائے۔ اس کے بعد وہاں ہمارے آدمی اسے بصول کر کے فوری طور پر مارطانہ پہنچا دیں گے اور اس کے ساتھ ہمیں ہماری وسدواری ختم ہو جائے گی اور کوئی سماں خود سرسلاطان کی حفاظت کرنے کی پابند ہو گی"۔  
چیف نے کہا۔

جائے والی سیاہی مکل چادریں واپس غائب کیں اور اس کے ساتھ ابی ہاتھ پڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیسری پرلس کرنے شروع کر دیئے تاکہ اپنے فہرتو رو جو کو سرسلطان کے انہوا اور پھر انہیں کافرستان پہنچانے اور خود سیست پورے سیکشن کی فوری کرافش روائی کے اختمامات کرنے کے احکامات دے سکے۔ اس کا سیکشن ایسے معاملات میں چونکہ بے حد باہر تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ یہ معاملات اس انداز میں نہ جائیں گے کہ کسی کو کافنوں کا ان غیر تک نہ ہو گی اور تھا ہی ان کے پارے میں کسی کو معمولی سا کھیول سکے گا۔

"کیا اس کے ساتھ ہی مشن فلم ہو جائے گا چیف"..... ماڈم ذکسن نے پوچھا۔

"تم نے پہلے سے ہی اپنے اپنے سیکشن کی واپسی کے انتظامات کر رکھتے ہیں۔ جیسے ہی تمہیں اطلاع ملے کہ سرسلطان کافرستان پہنچ گئے ہیں تم نے اپنے سیکشن سمیت چار ٹاؤن ٹیارے کے ذریعے کرافش پہنچ جانا ہے تاکہ اگر پاکیشنا بیکت سروں تمہارے پارے میں کسی طرح کوئی کلیو چال کر بھی لے تو وہ ہیں سمجھے کہ تمہارا تعقیل کرافش سے ہے اور اب تم اور تمہارے آدمیوں نے مستقل طور پر مقابلہ میک اپ اور کافندات استعمال کرنے ہیں تاکہ جب تم واپس ہیڈ کوارٹر پہنچو تو اپنے اصل چہروں میں آسکو اور وہ لوگ کسی بھی طرح تم تک نہ پہنچ سکیں"..... چیف نے کہا۔  
"لیں چیف۔ آپ کے حکم کی قیلیں ہو گی"..... ماڈم ذکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے معاملات میں باہر ہو۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ تم سرسلطان کے انہوا کے معاملے میں اپنا معمولی سا کلیو بھی نہ چھوڑو" چیف نے کہا۔

"لیں چیف"..... ماڈم ذکسن نے کہا تو دوسرا طرف سے بغیر کچھ کے رابطہ نہ کر دیا گی تو ماڈم ذکسن نے امتحان ایں طویل سانس لیا اور پھر فون آف کر کے اس نے میری کو دراز میں رکھا اور پھر میں پرلس کر کے اس نے کمرے کی دیواروں پر آ

”صادر بول دہا ہوں جتاب“..... دوسری طرف سے صدر کی مودہ بائس آواز سنائی دی۔

”جولیا کہاں ہے۔ تم نے اسے روپورٹ کیوں نہیں دی۔ براہ راست روپورٹ کیوں دے رہے ہو“..... عمران نے ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ الفاظ روشنے کی بجائے کوڑے مار رہا ہو۔ ”اس جولیا، کیشن ٹکلیں کے ساتھ ہو تو لوں اور کلبوں کو چیک کر رہی ہیں“..... صدر نے قدرے ہئے ہوئے لمحے میں کہا۔

”کیا روپورٹ ہے۔ تفصیل سے بتاؤ“..... عمران نے انتہائی شکل لمحے میں کہا۔

”چیف۔ میں نے ایئر پورٹ پر تفصیلی چینگ کی ہے۔ ایئر پورٹ سے ایک چارڑہ طیارہ ایک لاٹس لے کر کافرستان گیا ہے۔ یہ اقرباً سرسلطان کے اخوا سے ایک گھنٹہ بعد کی بات ہے۔ البتہ چارڑہ طیارہ دیڑھ گھنٹہ پہلے چارڑہ کرایا گیا تھا۔ اس طیارے میں اس تابوت کے ساتھ دو غیر ملکی بھی تھے جن کے کاغذات میں نے چیک کئے ہیں۔ ان کاغذات کی وجہ سے ان کا تعقیل کرائیں سے تھا لیکن وہ تابوت کافرستان یہ کہہ کر لے گئے ہیں کہ مرنے والے کے قریبی لوگوں میں اونچین کافرستان میں رہتے ہیں۔ وہ جب مرنے والے کا چہرہ دیکھ لیں گے تو پھر اس تابوت کو مرنے والے کے آبیاں ملک کرائیں گے جیسا کہ اس طیارے کو کافرستان پہنچا اس وقت آٹھ گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ ایئر پورٹ سے ایک اور

عمران والش منزل کے آپسین روم میں داخل ہوا تو بیک زیرہ اخترنا اٹھ کر کھرا ہو گیا۔

”میٹھو“..... عمران نے رکی سلام وعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کری پر میٹھا گیا۔

”کیا روپورٹ ہے سرسلطان کے اخوا کے سلطے میں“..... عمران نے انتہائی شکل لمحے میں پوچھا۔

”انہیں تااش کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک کوئی ثابت روپورٹ نہیں ملی“..... بیک زیرہ نے قدرے سبے ہوئے لمحے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مرید کوئی بات ہوئی فون کی تھیں جیسی تو تو عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسپورٹ اٹھالیا۔

”ایک سوٹ“..... عمران نے ایک سوٹ کے مخصوص لمحے میں کہا لیکن اس کا لمحہ عام حالات سے زیادہ سرد تھا۔

77  
وہ سے پر موجود صحیحگی کی تھی کچھ اور بڑھتی تھی۔  
”سرخ ڈائری دینے چاہئے“..... عمران نے کہا تو بیک زیر و نے میر  
کی دواز کھول کر سرخ جلد والی ختم ڈائری نکال کر عمران کی طرف  
بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر اسے کھولا اور اس کی درست  
گردانی شروع کر دی۔  
”چائے لے آؤں“..... بیک زیر نے قدرے سے ہے ہوئے  
لچک میں کہا۔

”فہیں“..... عمران نے لچک لجھے میں جواب دیا۔ ابتدی اسی  
نظری مسئلہ ڈائری کی ورق گردانی میں صرف تھیں۔ پھر اس نے  
ڈائری اتنا کر میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور الہمبا اور جیزی سے  
پس پریس کرنے شروع کر دی۔ کافی دیر تک مسئلہ پریس  
کرنے کے بعد اس نے پاٹھ بھایا تو دوسرا طرف بنتے والی گھنٹی کی  
آواز سنائی دی۔ دوسرا گھنٹی پر رسیور اٹھایا گیا۔  
”انفرمیڈ باؤس“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ نہبہ کر انہی  
لہ۔

”میں پاکیشیا سے ملی عمران بول رہا ہوں۔ انفرمیڈ سے بات  
کرائیں“..... عمران نے لچک لجھے میں کہا۔  
”اوکے۔ بوللا کیجئے“..... دوسرا طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ  
کی خاموشی کے بعد ایک بھاری کی مرداش آواز سنائی دی۔ اس کے  
اوی کا الجھ بھی کر انہی تھا۔

الہام بھی ملی ہے۔ تابوت والے چارڑہ طیارے کے دو گھنٹے بعد  
ایک اور چارڑہ طیارے نے کافی تھے پرواز کی ہے۔ اس  
طیارے کو بھی تابوت والے طیارے کے ساتھی تھی چارڑہ کرایا گیا  
تمار۔ اس طیارے میں ایک ادھیزٹر غریغورت اور چار غیر مغلی مرد تھے جو  
کافیزات کے لیٹاٹ سے کافی تھے ہیں اور یہ طیارہ بھی اب سے  
چار گھنٹے پہلے کرائیں لیٹ کر پکا ہے۔..... صدر نے تفصیل بتاتے  
ہوئے کہا۔

”تابوت کو چیک کیا گیا تھا“..... عمران نے مخصوص لجھے میں  
پوچھا۔

”ایئر پورٹ والے تو بھی بتاتے ہیں کہ باقاعدہ ایئر پورٹ کے  
ڈاکٹر کو کمال کر کے تابوت کے اندر موجود ایک بوٹھے آؤی کی لاش  
کو چونکے مطابق چیک کیا گیا ہے لیکن یہ ڈاکٹر اب اپنی ڈیوبنی  
ختم کرنے کے گمراہ پاک ہے۔ میں نے اس کے گمراہ کا ایئر لیس اور اس  
کا فون نمبر معلوم کر لیا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو“..... عمران نے اس بار  
پہلے سے قدرے نرم لجھے میں پوچھا۔

”ایئر پورٹ کے پہلے فون یو تھے“..... صدر نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

”اُن کافیزات کی نقول حاصل کر کے واٹھ میول پہنچاؤ۔“  
عمران نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے

”اویز عمر خوروت، بیک شار اور کسن ہو گی اور یہ بھی تا دوں کہ بیک شار کر ان کی ساتھی نہیں ہے بلکہ یہ ایک پرائیویٹ سٹھیم ہے جس کا ہیئت کوارٹر بھر کا کال کے کسی نامعلوم جزو ہے پر ہے۔ بیک شار اجتنی طاقتور اور فعال تنظیم ہے۔ عام طور پر بڑی بڑی حکومتیں اپنے خاص مقاصد حاصل کرنے کے لئے اسے باز کرتی ہیں۔“..... الفریڈ نے جواب دیا۔  
”لیکن پھر کرانش کا نام سامنے کیوں آ رہا ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ایسا صرف دھوکہ دینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کافی کاغذات بن جاتے ہیں اور کافی میک اپ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح تم کرانش میں یہ نکریں مارتے رہ جاؤ گے۔“..... الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے لیکن ہے کہ سلطان کو کافرستان سے کرانش لے جایا کی ہو گا۔ پھر وہاں سے انہیں آگے کسی اور جگہ پہنچایا گیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا۔ کیا تم اس سلسلے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ معاونت کی غرمت کرو۔ سلطان کے لئے ہم جسمیں سونے میں بھی قول کرنے چاہیے۔“..... عمران نے کہا۔

”ضروری نہیں کہ سلطان کو کافرستان سے بھی تا بوت میں اٹال کر لایا گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے انہیں بھی کوئی کرنے اور انہماں میں لے جایا گیا ہو۔ تم مجھے سلطان کا جیسہ او۔

”الفریڈ بول رہا ہوں۔“..... بھاری آواز میں کہا گیا۔ ”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔  
”سیکی ہوا۔ آج تم نے نام کے ساتھ اپنی آکھورڈ بخوبی دی ڈگریاں نہیں دوہرا کیں۔ کہیں بخوبی والوں نے ڈگریاں داہیں تو نہیں لے لیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے سخت اور سنتے ہوئے چہرے پر پہلی بار نرمی اور سکراہٹ نہ مواد ہوئی۔

”اجنبی خففاک واردات ہوئی ہے یہاں الفریڈ، اور واردات کرنے والے کرانش کے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔  
”کیا واردات ہوئی ہے۔ مکمل کر بات کرہو۔“..... الفریڈ نے

جھرت بھرتے لہجے میں پوچھا۔ ”پاکیشیا کے سینکڑی خارجہ سلطان کو اخوا کیا گیا ہے اور پھر انہیں مردہ خارجہ کر کے تابوت میں ڈال کر چارڑہ طیارے سے کافرستان لے جایا گیا ہے لیکن طیارہ چارڑہ کرنے والے اور تابوت کے ساتھ جانے والے دو توں آدمی کافی تھے۔ ان کے کاغذات بھی مٹکوائے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک طبا کرانش کے لئے چارڑہ کرایا گیا ہے جس پر ایک اویز عمر کراہ عورت اور چار کرانشی مرد یہاں سے کرانس لگے ہیں۔ دیسے یہاں ان کی کچھ سرگرمیوں کے ساتھ ایک نام بیک شار بھی سامنے آتی۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کرنا چاہتے ہیں۔ اگر سلطان ان کی راہ میں رکاوٹ تھے تو وہ انہیں اخوا کرنے کی بجائے راستے سے بھی ہٹا سکتے ہیں۔... بلکہ زیر دستے کہا۔

"میرے خیال میں وہ پہلے سلطان کو جملانے کی کوشش کریں گے اور میں جانتا ہوں کہ سلطان نوٹ تو سکتے ہیں لیکن جبکہ نہیں سکتے اور یقیناً انہیں بھی معلوم ہو گا کہ سلطان پاکیشیا کے لئے کتنی اہمیت رکھتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سلطان کی والی کوتارپ کے آخری چیز کے طور پر رکھا ہوا ہو۔" میران نے جواب دیا اور اسی لمحے فون کی تکھنی پر اُنہی تو عمران نے پاکھڑ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایک مشکل۔"..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"صدر بول رہا ہوں جتاب۔".... دوسری طرف سے صدر کی مدد بناش آواز سنائی دی۔

"تمہیں تو کہا گیا تھا کہ کامنزات کی نقول داش منزل پہنچاؤ۔"..... عمران کا لمحہ یافہ انجامی سرد ہو گیا۔

"جباب۔ نقول تو میں نے حاصل کر لی تھیں لیکن میں نے سوچ کہ اس ڈاکٹر سے جس کا نام میں اختر ہے پہلے معلومات حاصل کر لوں تاکہ حقی معلومات حاصل ہو سکیں۔ لیکن جباب ڈاکٹر نے بتایا کہ اسے بھارتی رقم بطور رشت دی گئی تھی اس لئے اس نے اُس میں پہنچ کر ساری روپورت چاہ کی تھی۔ اس نے نہیں تابوت

قد و مقامت کی تفصیل ہے وہ۔ میں ایک پورت سے اپنی تحقیقات کا آنکھ کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ میں ان کا سراخ لگانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"..... الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک بات اور بتا دوں کہ حاصل بھیشا پاکیشیا اور سرطان کے درمیان کیس کے معابدے کا ہے۔ مارطان حکومت چاہتی ہے کہ اسے بھی اسی معابدے میں شامل کیا جائے لیکن سلطان ایسا نہیں چاہتے اور حکومت مارطان کو بھی علم ہے کہ یہ بہ نک سلطان رضامند نہیں ہوں گے جب تک مارطان اسی صورت معابدے میں شامل نہیں ہو سکا۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم نے انجامی اہم بات بتائی ہے۔ بلکہ شار و دہری ریاستوں کے لئے بھی کام کر کی رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس بار اس کی خدمات مارطان حکومت نے باڑ کی ہوں۔ بہر حال میں سب پچھے معلوم کر لوں گا۔"..... الفریڈ نے اس بار ہے پر جوش لمحے میں کہا۔

وہ تھیں کہ فون کروں اور یہ بھی سن لو کہ اس وقت حکومت پاکیشیا موت اور زندگی کے سلسلہ پر کھڑی ہے۔ گزرنے والا ہر لمحہ پر یہماری ہو رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"تم چار گھنٹوں بعد مجھے فون کر لینا۔"..... الفریڈ نے کہہ تو عمران نے اوکے کہہ کر رسید رکھ دیا۔

"عمران نے اوکے کہہ کر رسید رکھ دیا۔"..... الفریڈ نے کہہ تو عمران صاحب۔ سلطان کو اخوا کر کے وہ کیا مقصد حاصل

طرف سے سلیمان کی مودباد آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چوکے پڑا کیونکہ سلیمان بغیر کسی امیر پیشی یا اشد ضرورت کے داشت نہیں تھا۔

”علیٰ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے؟“..... عمران نے اس پر اپنے اصل لمحے میں کہا۔

”صدر صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو ملاش کر کے ان کا پیغام آپ تک پہنچا دوں کہ آپ ان سے فوری فون پر بات کریں۔“..... سلیمان نے کہا۔

”اچھا نحیک ہے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر نائگر کی فریکونی الیٹ جست کر کے ٹرانسمیٹر کا ہٹ آن کر دیا۔

”بیلو۔ بیلو۔ علیٰ عمران کا نگ۔ اور۔“..... عمران نے بار بار کال ایتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ نائگر انڈنگ۔ اور۔“..... تھوڑی ویر بعد نائگر کی آواز سنائی دی۔

”راسٹو کلب کے ماں ماں ڈینی کو جانتے ہوں۔ اور۔“..... عمران نے سخت لمحے میں کہا۔

”یہی پاس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور۔“..... نائگر نے اب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس کے تعلقات غیر ملکی تھیں سے بھی رہتے ہیں۔“

کو چیک کیا تھا اور تھی اندر موجود لاش کو۔..... صدر نے کہا تو عمران بے اختیار چوک پڑا۔  
”لیکن ڈاکٹر نے یہ سب کچھ اتنی آسانی سے کیے قبول کر لیا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ مجھے اس پر ٹک ہوا تھا جس پر میں نے اس پر تھوڑا سا شدید کیا تو اس نے سب کچھ تباہی۔ میں اس وقت ڈاکٹر کے گھر سے ہی فون کر رہا ہوں۔ ویسے یہ ڈاکٹر یہاں اکیلا رہتا ہے۔ اس کے بیوی پچھے کسی گاؤں میں رہتے ہیں۔“..... صدر نے جواب دیا۔

”تم نے اس سے پوچھا ہے کہ کس نے اسے روشن دی ہے۔ کسی غیر ملکی نے یا مقامی آدمی نے۔“..... عمران نے کہا۔  
”سر۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ راسٹو کلب کے ماں ماں ڈینی نے اس سے رابطہ کیا تھا۔ وہ پہلے بھی اس کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔“..... صدر نے جواب دیا۔

”نحیک ہے۔ تم اسے گولی مار دو اور کاغذات کی لفول داش میں پہنچا دو۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھکھایا ہی تھا کہ فون کی تھنٹی ایک بار پھر اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”اکسلو۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔  
”سلیمان بول رہا ہوں جناب۔ صاحب ہیں یہاں۔“..... دوسرا

”آپ نے صدر صاحب کو کال نہیں کی۔“..... بلکہ زیر و نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں فوری انہیں کال نہیں کرنے چاہتا تاکہ ان پر بھی تاثر پیدا ہو سکے کہ سلیمان نے یہی مشکل سے نجاتے کہاں کہاں فون کر کے بھئے نہیں کیا ہے ورنہ انہیں شک پڑتا ہے کہ سلیمان کو علم تھا کہ میں کہاں ہوں لیکن اس نے تھاں نہیں اور یہ یہ تو کوکوں کے خلاف ہے کہ صدر کو درست معلومات مہیا نہ کی جائیں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ملکری سکرٹری ٹو پرینڈنٹ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی بھاری آواز سنائی دی۔

”اکسنو“..... عمران نے مخصوص لیچ میں کہا۔

”لیک سر۔ ہو لہ کریں سر“..... دوسری طرف سے یکفت گمراۓ ہوئے لیچ میں کہا گیا۔

”بیلو“..... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔

”اکسل فرم دل اینڈ۔ آپ نے میرے مخصوص نمائندے کو حکم دیا تھا کہ آپ سے رابطہ کرے۔ میں نے اسے ایک اہم کام کے لئے بھیجا ہوا ہے اس لئے میں خود براہ راست کال کر رہا ہوں۔“

عمران نے کہا۔

”میں علی عمران سے بھی پوچھتا چاہتا تھا کہ کیا آپ سر سلطان

اوور۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ اسلام کی اسٹنکٹ کا وہنہ کرتا ہے اور اسلام کی سپلائی وغیرہ کے سلسلے میں اس کے غیر ملکی تھیوں سے بھی رابطہ رہتے ہیں۔“

اوور۔..... نائگر نے جواب دیا۔

”یہ تم اکیلے اسے انخوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو یا جوانہ کو تمہاری مدد کے لئے بھیجوں۔ اوور۔“..... عمران نے کہا۔

”میں لے آتا ہوں اسے باس۔ میں آسافی سے اکیلا یا کام کر لوں گا لیکن وہ کس سلسلے میں سائنس آبی ہے۔ کیا کوئی اسلام کا سلسلہ ہے۔ اوور۔“..... نائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سر سلطان کو انخوا کر لیا گیا ہے اور اسی سلسلے میں اس کا نام سائنس آبی ہے۔ اور اینڈ آل۔“..... عمران نے انتہائی سخت لیچ میں

جواب دیا اور پھر فرائیز آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ نائگر ایک آدمی کو لے کر رانا ہاؤس پہنچ گا۔ تم اسے بلکہ روم میں جکڑ کر مجھے واش منزل اطلاع دینا۔“

عمران نے کہا۔

”لیک پاس۔“..... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے رسیور کر دیا۔

کہا۔

”آپ بے قُور رہیں۔ مارطانہ حکومت اور اس تنظیم کو سر-سلطان کے اخوا کا یورا حساب دینا پڑے گا اور انشاء اللہ ہم جلد از جلد سر-سلطان کو تجھے غافیت واپس لے آئیں گے۔“..... عمران نے کہا۔  
”تجھیک ہے۔ آپ کی بات سن کر مجھے ولی الحمیدان ہو گیا ہے ورنہ میں سر-سلطان کے لئے بے حد پریشان ہو رہا تھا۔“..... صدر صاحب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ بے قُور رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مد کرے گا۔ اللہ حافظ۔“  
عمران نے کہا اور رسور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ یہ بھی تو پردوکول کے خلاف ہے کہ صدر صاحب کے رابطہ ختم ہوتے سے پہلے رابطہ ختم کر دیا جائے۔“ ہلک زیر نے کہا تو عمران بے اختیار پڑا۔

”میں بطور ایکسو بات کر رہا تھا اس لئے پردوکول الٹا ہو گیا ہے۔ ہاں اگر میں بطور عمران بات کر رہا ہوں تو پھر ظاہر ہے صدر صاحب کے فون ختم کرنے کا مجھے انتقال کرنا پڑتا۔“..... عمران نے کہا تو ہلک زیر بے اختیار مکرا دیا۔

”ٹھکر ہے آپ کے چہرے پر نرمی تو آئی ورنہ تو پوس لگا تھا لہے آپ گوشت کی بجائے پتھر سے تراشے ہوئے ہوں۔“..... ہلک زیر نے کہا۔

”پہلے تمام واقعات کمل الدیجیرے میں تھے لیکن اب صدر کی

کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں یا تھیں۔“..... صدر صاحب نے کہا۔  
”بالکل کام ہو رہا ہے۔ سر-سلطان کو اخوا کر کے ایک تابوت میں ڈال کر یہاں سے چارڑہ طیارے کے ذریعے کافرستان لے جایا گیا ہے اور کافرستان سے انہیں کراس بیچالا گیا ہے۔ اس طبقے میں میرے آدمی کام کر رہے ہیں۔ جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ سر-سلطان اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اس کے بعد نہیں سر-سلطان کی واپسی پر انتہائی تجزی سے کام شروع کر دے گی۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”کرانس۔ لیکن کرانس نے ایسا کیوں کیا ہے۔“..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”کرانس کو صرف آڑ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کام کرانسی حکومت کا نہیں ہے بلکہ ایک میں الاؤکاٹی نظم کا ہے جس کا ہدیہ کوارٹر جرالکاٹ کے ایک نامعلوم جزیرے پر ہے۔ اس نظم کے پیچے شاید مارطانہ حکومت ہے۔ وہ ہر صورت میں گیس مقابلے میں شامل ہونا چاہتی ہے۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔  
”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ سر-سلطان نے مجھے اس پارے میں بریف کیا تھا۔ مارطانہ کو اس مقابلے میں شامل کرنے کا مطلب ہے کہ ہم اپنی آزادی اور خود مختاری کو دوسروں کے پاس گروئی رکھ دیں۔ ہم کیسے یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ غیر ملکی فوجیں کسی بھی آڑ میں ہمارے ملک میں مستقل اڑے بنائیں۔“..... صدر مملکت نے

”اے سمو۔۔۔ عمران نے مخصوص بچھے میں کہا۔

”بوزف بول رہا ہوں راتا ہاؤس سے۔۔۔ باس تک پیغام پہنچ دیں کہ نائگر آدمی کو لے کر راتا ہاؤس پہنچ پکا ہے۔۔۔ دوسرا طرف سے بوزف کی اپنی مودا شاہ آواز سنائی دی۔

”پہنچ جائے گا پیغام۔۔۔ عمران نے سرد بچھے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”بوزف واقعی ان معاملات میں بے حد محاط رہتا ہے۔۔۔ بیک زیرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نائگر یا جوتا قریب موجود ہوں گے اس لئے اس انداز میں بات کرنا پڑی ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ کری سے انھوں کھڑا ہوا۔ بیک زیرہ بھی انٹھ کھڑا ہو گیا۔

”عمران صاحب مجھے بھی آپ نے ساتھ ساتھ بریف کئے رکھنے ہے۔۔۔ سلطان کے اخوانے مجھے بھی بے حد پریشان کر دیا ہے۔۔۔ بیک زیرہ نے کہا۔

”میک ہے۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور مڑ کر چڑو دی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار راتا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔ عمران نے کار پوری میں روکی اور پھر پہنچ اتر آیا۔ سامنے نائگر کھڑا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

”باس۔۔۔ سلطان کو کس نے اخوا کیا ہے اور کیوں ایسا کیا گی

کال اور الفریڈ سے ہوتے والی بات چیت کے بعد بیک بھلی روشنی خود اور ہوتا شروع ہو گئی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تواب چائے لے آؤ۔۔۔ بیک زیرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پاں ضرور۔۔۔ عمران نے کہا تو بیک زیرہ مسکراتا ہوا انہوں کچکن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بیک زیرہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسرا پیالی انٹھ کر اپنی کری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پیالی انٹھ کر چائے کی چکلیاں لئی شروع کر دیں اور پھر اس نے اپنی چائے ختم ہی کی تھی کہ آپ یعنی روم میں تیزی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران اور بیک زیرہ دو قوس سمجھ گئے کہ داش منزل کے گیٹ پر موجود مخصوص پاکس سے کوئی بیکٹ اندھ پہنچایا جا رہا ہے۔ جب تھیٹی کی آواز ختم ہو گئی تو بیک زیرہ نے میز کی سب سے نیچے والی دراز کھوئی اور اندر موجود ایک بیکٹ کھال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے بیکٹ کھولا اور ان میں موجود کاغذات کال کر انہیں غور سے دیکھنے لگا۔ ایک ایک کاغذ کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد اس نے کاغذات دوبارہ بیکٹ میں ڈالے اور بیکٹ بیک زیرہ کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ایک پورٹ سے حاصل کئے گئے کاغذات کی نقول تھیں۔ اسی لمحے فون کی تھیٹی زانٹی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیدر اٹھا لیا۔

ہے۔ نایگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں یاں۔“ جوزف نے کہا اور جیب سے ایک بوچن بکال کر وہ راؤز میں جلکرے ہوئے ماشر ڈینی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوچن کا ڈھلن کا ہٹالیا اور بوچن کا دہانہ اس کی ٹاک سے لگا دیا۔ پندھلوں بعد اس نے بوچن ہٹالی اور اس کا ڈھلن لگا کر اسے واپس جیب میں ڈالا اور پچھے ہٹ کر دوبارہ کری کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ پندھلوں بعد ماشر ڈینی کے جسم میں حرکت کے آثار حمودار ہونے لگ گئے اور پھر وہ ایک بچکے سے سیدھا ہوا لیکن راؤز میں جلکرے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسرا کر رہا گی۔ البتہ اس کا ڈھلان ہوا سیدھا ہو گیا تھا۔ پندھلوں تک وہ آنکھیں بچھکاتا رہا پھر اس کی نظریں سامنے پیش ہوئے نایگر اور عمران پر جم گئیں۔

”یہ یہ کیا مطلب۔ نایگر۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں کیا ہوں۔“

ماشر ڈینی نے اپنائی حرمت بھر لے لجھے میں کہا۔

”تمہارا نام ماشر ڈینی ہے اور تم نے ایک پورت کے ڈاکٹر سلم انٹر کو بھاری روشن دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اس تابوت کی قانونی اور ضروری چیزیں نہ کرے اور کاغذات اور کے کروئے۔“ عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

”م۔ میرا کسی تابوت سے یا کسی ذائقہ سے کیا اعلیٰ ہے۔ یہ

ہے۔“ نایگر نے خاصے پریشان سے لجھ میں کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر نام و اقدامات بتا دیے۔

”اوہ۔ تو یہ ماشر ڈینی بلیک شارک آئیں کار بنا ہوا ہے۔ میں نے دو روز پہلے اس سے کافی گپ ٹپ کی تھی لیکن اس معاملے میں اس نے منہ سے بھاپ تک نہیں نکالی ورنہ شاید ایسا نہ ہوتا۔“ نایگر نے ہوش چباتے ہوئے کہا۔

”آؤ۔“ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا دونوں بلیک روم میں موجود تھے۔ دونوں نے عمران کو سلام کیا۔ عمران نے ان کے سلام کا جواب دیا اور کری پر بیٹھ گیا اس کے ساتھ والی کری پر نایگر بیٹھ گیا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں ان کی کرسیوں کے عقب میں کھڑے ہوئے تھے۔

”اسے کیسے اخوا کیا ہے۔“ عمران نے نایگر سے پوچھا۔ ”باس۔ یہ اپنے آفس میں اکیا تھا۔ میں نے گیس سے اسے بے ہوش کیا اور اس کے آفس کے خفیہ راستے سے اسے کھال کر کر میں ڈال کر یہاں لے آیا۔“ نایگر نے جواب دیا۔

”پھر تو کلب والوں کو تمہارے اس کے آفس میں جانے کا علم ہو گا۔“ عمران نے پوچھ کر کہا۔

”میں ہاں۔ میں کلب کے راستے اس کے آفس میں کمبو نہیں گیا۔ میں اس خفیہ راستے کو ہی استعمال کرتا ہوں اس لئے کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ ماشر ڈینی آفس سے اٹھ کر کہاں چلا گیا۔

”جوانا۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر جوانا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

”لیں ماٹر۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔۔۔

”اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔۔۔

”لیں ماٹر۔۔۔ جوانا نے جواب دیا اور ایک بار پھر چار جاذب انداز میں ماٹر ڈینی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

”رک جاؤ۔۔۔ میں بتاتا ہوں۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ یکخت ماٹر ڈینی نے بذریانی انداز میں بڑی طرح چیختے ہوئے کہا۔۔۔

”ویسی رک جاؤ۔۔۔ یہ چیزے ہی جھوٹ بولے گا میں جھیں اشارہ کر دوں گا اور تم نے اسے بھیش کے لئے انداز کر دینا ہے۔۔۔

”عمران نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

”لیں ماٹر۔۔۔ جوانا نے ماٹر ڈینی کے قریب رکتے ہوئے کہا۔۔۔

”میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔ میں تج بتا دوں گا۔۔۔ میں نے ایک پاڑت کے ڈاکٹر کو ایک لاکھ روپے روشن دے کر اس سے کام ذات ہوائے تھے۔۔۔ ماٹر ڈینی نے کہا۔۔۔

”کس نے تمہیں اس کام کے لئے کہا تھا۔۔۔ عمران نے پا پھر۔۔۔

”میڈم ڈکسن تے۔۔۔ ماٹر ڈینی نے جواب دیا۔۔۔

سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔۔۔ ماٹر ڈینی نے یکخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

”جوانا۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔

”لیں ماٹر۔۔۔ جوانا نے فوراً جواب دیا۔۔۔

”اس کی ایک آنکھ نکال دو۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔۔۔

”لیں ماٹر۔۔۔ جوانا نے کہا اور یہ سے چار جاذب انداز میں ماٹر ڈینی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

”رک جاؤ۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ میں تج کہہ رہا ہوں۔۔۔ جھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ ماٹر ڈینی نے کوئی خلاطے ہوئے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور پھر اس کے صدق سے یکخت جھیں لکھ لگیں کیونکہ جوانا نے بڑی بے رحمی سے اپنی ایک انکلی کسی نیزے کی طرح اس کی آنکھ میں اتار دی تھی۔۔۔ انکلی واپس چھکی کر اس نے انکلی کو ماٹر ڈینی کے لباس سے صاف کیا اور چیختے ہوئے ہٹ کر واپس عمران کی کری کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

”اب بھی اگر تمہاری یادو داشت واپس جیس آئی تو دوسری آنکھ بھی نکالی جاسکتی ہے۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔۔۔

”تم۔۔۔ تم خالم ہو۔۔۔ بے رحم ہو۔۔۔ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔۔ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ ماٹر ڈینی نے یکخت بذریانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔۔۔

”میں نے..... ماشر ذہنی نے جواب دیا۔  
 ”وسرا طیارہ کس نے چارڑہ کر لیا تھا۔..... عمران نے پوچھا۔  
 ”وہ بھی مادام ڈکسن کے کئے پر میں نے کر لیا تھا۔..... ماشر  
 ذہنی نے کہا۔  
 ”جھیں معلوم ہے کہ رونالد کہاں رہتا ہے۔..... عمران نے  
 پوچھا۔

”ہاں۔ رائس کے دارالحکومت کراگ میں رہتا ہے لیکن میری  
 اس سے بھی ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ وہ کسی سے نہیں ملت۔ صرف  
 فون پر بات کرتا ہے۔..... ماشر ذہنی نے جواب دیا۔

”ماشر ذہنی تم نے قوی جرم کیا ہے اس لئے تمہاری سزا موت  
 ہے لیکن اگر تم کوئی ایسا واضح ملک دے دو جس سے اس تابوت میں  
 لے جائے جائے والے آدمی کو فوری برآمد کیا جائے تو جھیں  
 معاف کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں  
 کہا۔

”قوی جرم۔ کیا مطلب۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ مادام ڈکسن کی  
 ان سنجیم کے ایک شخص کو اس انداز میں اخوا کر کے لے جایا جا رہا  
 ہے۔..... ماشر ذہنی نے حرمت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس تابوت میں پاکیشیا کے سکریٹری خارجہ کو اخوا کر کے لے  
 لے گا ہے تاکہ پاکیشیا کو بیک میل کر کے اس کے مقابلات کو  
 انسان پہنچایا جائے۔..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”کون ہے یہ میدم ڈکسن اور کہاں کی رہنے والی ہے۔ تمہارا  
 اس سے کیا تعلق ہے۔..... عمران نے پوچھا۔  
 ”میری اس سے براہ راست کوئی واقعیت نہیں تھی۔ میرا اسک  
 اسلو اس بیک کرنے والی ایک میں الاقوامی سنجیم سالہ سے ہے۔ شاید  
 یورپی ملک رائس کی سنجیم ہے۔ شاید کا چیف رونالد ہے۔ رونالد  
 نے مجھے فون کر کے کہا کہ ایک میں الاقوامی سنجیم کا گروپ پاکیشیا آ  
 رہا ہے جس کی سربراہ مادام ڈکسن ہے۔ مادام ڈکسن کو میرا فون  
 نہر دے دیا گیا ہے اور یہاں پاکیشیا میں ان کے تمام کام مستعاری  
 سطح پر میں نے سرانجام دینے ہیں۔ اس کے عوض مجھے بھاری  
 معافض سمجھی ملے گا اور آئندہ مجھے اسکے مقابلے میں بھی سب یہ  
 ترجیح دی جائے گی۔ چنانچہ میں نے حاضر بھر لی۔ پھر مجھے ایک  
 بھاری آواز والی صورت کا فون آیا اور اس نے اپنا نام مادام ڈکسن  
 بتایا۔ اس نے رونالد کے حوالے سے مجھے تلفظ کام کرنے کے  
 لئے کہا جو میں نے سرانجام دے دیئے۔..... ماشر ذہنی نے مسلسل  
 بولتے ہوئے کہا۔

”تمہاری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔..... عمران نے پوچھا۔  
 ”میں۔ وہ بے حد خطا رہتی تھی۔ وہ مجھے صرف فون  
 ادکامات دیتی تھی۔..... ماشر ذہنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”طیارہ کا فرستان کے لئے کس نے چارڑہ کر لیا تھا۔..... عمران  
 نے پوچھا۔

”کیا معلوم کر دے گے؟“..... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔  
”یاں۔ ماسڑیتی تو صرف احکامات دینا تھا۔ ان احکامات کی  
قیل کرنے والا اصل آدمی اس کا استثنہ مارٹن ہے اور مارٹن ایسا  
آدمی ہے جو بہت پا خبر رہتا ہے۔ وہ جس کا کام کرتا ہے پہلے خیر  
طور پر اس کے بارے میں چھان میں کرتا ہے۔“..... نائیگر نے  
کہا۔

”اب اتنا وقت تک رہا کہ ہم اس قسم کے کاموں میں ابھیں۔  
ام نے ہر صورت میں فوری طور پر رسول اعظم کو ہر آمد کرنا ہے۔“.....  
مران نے بڑے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جس فون  
وجود تھا۔ نائیگر نے کوئی جواب نہ دیا۔ عمران نے کہی پر یہ نہ کر  
اپنے بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر فنر پر میں کرنے شروع کر  
ایئے۔ عمران کے اشارے پر نائیگر دوسرا کری پر یہ نہ چکا تھا۔  
اپنے قائم ہوتے ہی عمران نے الفریض سے بات کرنے کے لئے کہا  
کہن چونکہ اس نے لاڈوڑ کا ہلن پر میں نہیں کیا تھا اس لئے نائیگر  
اسی طرف سے آتے والی آواز نہ سن سکا تھا۔  
”کچھ معلوم ہوا الفریض“..... عمران نے اپنائی سمجھیدہ لہجے میں

”ہاں۔ میں نے اپنائی کوشش کے بعد یہ معلوم کر لیا ہے کہ  
بڑھے آدمی کو پاکیشا سے لائش کی صورت میں کافرستان سے  
اکیا ہے اور پھر کافرستان سے اسے مریض کی صورت میں کرانس

”سیکری خارج۔ اودہ۔ تو یہ بات ہے۔ اودہ۔ مجھے دلتی  
مرے سے اس بات کا علم ہی نہیں ہو سکا ورنہ میں ہرگز ایسا نہ  
ہونے دیتا۔“..... ماسڑیتی نے کہا۔

”جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔“..... عمران نے کہا۔  
”مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں نے مادام ڈسکن کے فون پر  
تمام احکامات کے تھے۔ البتہ مجھے کہا گی تھا کہ جب چارڑہ خلیرہ  
یہاں سے پرواز کر جائے تو میں کافرستان کے اشوکا ہوٹل کے مالک  
رام راس کو فون کر کے اتنا کہہ دوں کہ پونہ الاگری ہے اور میں نے  
کہہ دیا تھا۔“..... ماسڑیتی نے کہا تو عمران ایک ہنگلے سے انکھ کھڑا  
ہوا۔

”بیوں۔ فرش اٹ۔“..... عمران نے اپنائی سرد لہجے میں کہا اور  
پھر اس سے پہلے کہ ماسڑیتی عمران کی بات سمجھ کر کوئی احتیاج کرنا  
قریب موجود جوانا نے بچلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہوٹر سے  
مشین پہل کھینچا اور دوسرے لمحے کرہ تر تراہٹ اور ماسڑیتی کے  
حلق سے نکلتے والی چینوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہونٹ سمجھیے  
ہوئے تھے اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چرودی دروازے کی طرف بڑھا۔  
”میں جبکہ نائیگر خاموشی سے اس کے پیچے چل رہا تھا۔  
”ہاں۔ اگر آپ اچاوت دیں تو میں اس سلسلے میں اپنے طریقے  
پر معلومات حاصل کروں۔“..... بلکہ روم سے باہر آ کر نائیگر نے  
قدارے پہنچاتے ہوئے پوچھا۔

پہنچا لیا گیا ہے۔ کرانس سے اس آدمی کو جو بیٹھنا تمہارے ملک کے سکر فری خادجہ سرسلطان تھے جو اکالمل کے ایک صرف جزرے سے ہونا شو پہنچا دیا گیا ہے اور اب سرسلطان ہونا شو جزیرے کے سب سے خطرناک گروپ چاؤ کے قبضے میں ہیں۔۔۔ الفریڈ نے کہا۔  
”ہونا شو جزیرہ کہاں ہے۔ میں تو یہ نام ہی ملنی مرتبہ سن رہا ہوں۔۔۔ عمران نے جھرت بھرے لیکھ میں کہا۔

”ہونا شو اس کا پرانا نام ہے۔ خیا نام چاؤش ہے۔ کافی ہا جزیرہ ہے لیکن اس کا ایک چھتالی حصہ انتہائی سخت جنگلات، دریاؤں اور ولدوں پر مبنی ہے اور اس سختے جنگل والے حصے پر چاؤ گروپ کا قبضہ ہے۔ انہوں نے وہاں ان جنگلات میں پہنچے ہے اپنے آدمی پھیلانے ہوئے ہیں اور وہ انتہائی جدید ترین اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس جنگل میں ایک دریا میا کی فون پہنچی چاؤ گروپ کے لیئے رسولان کریمی عرضی کے بغیر داخل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی یہی کاپڑ سے اس جنگل کو کرانس کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہاں ہر طرف انتہائی جدید ترین امشی کرافٹ نہیں قصب ہے۔ چا

گروپ پوری دنیا میں نشیات کا سب سے بڑا ماقبل ہے اور اس جنگل میں اس کے نشیات کے خفیہ سورز ہیں جہاں اس تو نشیات کا ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ عقیقی نشیات شاید پوری دنیا کے انگلر بھی مل کر اکٹھی نہ کر سکیں اور سرسلطان کو رسولان کو تحویل میں دے دیا گیا ہے کیونکہ بیک شار اور چاؤ گروپ

بے حد دوستی ہے۔۔۔ الفریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”کیا یہ بات حقیقی ہے کہ سرسلطان وہاں موجود ہیں۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”وہاں سو فیched ہتھی ہے۔ میں نے چاؤ گروپ کے ایک خاص آدمی کو ایک لاکھ ڈالر دے کر اندر کی بات معلوم کرائی ہے ورنہ تو کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا۔۔۔ الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس جزیرے پر آبادی بھی ہے یا نہیں۔۔۔ عمران نے پوچھا۔  
”وہاں۔۔۔ تین چوتھائی جزیرہ آباد ہے لیکن اوپن جزیرہ ہے۔۔۔ وہاں آنے جانے کے لئے کسی ویزے وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے اس لئے وہاں بیاہ ہر وقت بھرے رہتے ہیں۔۔۔ ویسے خوبصورت ماخول اور خوبصورت موسم کا حال جزیرہ ہے۔۔۔ بعض لوگ تو اسے شیطانی جنت کا نام دیتے ہیں۔۔۔ الفریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہاں کے لئے تمہارے پاس کوئی ٹپ ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”کیسی ٹپ۔۔۔ الفریڈ نے چوک کر کہا۔

”ہم نے ہر قیمت پر سرسلطان کو وہاں سے واپس حاصل کرنا ہے اس کے لئے ہمیں وہاں رہنمائی چاہئے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”چاؤ گروپ سے تو وہاں کے لوگ اس طرح ڈرتے ہیں جیسے

عام لوگ موت سے ڈرتے ہیں لیکن دہان ایک گروپ ایسا بھی ہے جو اس گروپ کا شدید عمالق ہے کیونکہ چاؤ گروپ سے پہلے اس گروپ کا جنگل پر قبضہ تھا پھر چاؤ گروپ نے انہیں مار بھگایا اور خود جنگل پر قبضہ کر لیا۔ یہ گروپ پہلے تو خاصا مضبوط تھا لیکن پھر تحریر ہر ہو کر رہ گیا۔ اب صرف چند لوگ ہاتھی رہ گئے ہیں۔ اس گروپ کو شاؤ گروپ کہا جاتا ہے۔ ہونا شو جزیرے پر شاؤ نام کا ملک ہے اور اس ملک کا مالک شاؤ ہے۔ میری اس سے کمی بار ملاقات ہو چکی ہے۔ میں اسے فون کر دوں گا۔..... الفریڈ نے کہا۔

"تم اسے پرس کا حوالہ دینا۔ تفصیل نہ بتانا کیونکہ یہ سرکاری معاملہ ہے۔ نجاتے دہان کس کو حکومت کی طرف سے سمجھا جائے۔ البتہ پرس کا حوالہ کام دے سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں کہہ دوں گا"..... الفریڈ نے جواب دیا۔ "اب تم اپنا معاوضہ اور میٹک کی تفصیل بتا دو"..... عمران نے کہا تو الفریڈ نے مطلوب تفصیل بتا دی۔

"مشیریہ۔ پھر ملاقات ہو گی"..... عمران نے کہا اور رسیدور رکھ دیا۔ اس کے پہرے پر موجود تھی خاصی کم ہو گئی تھی۔

پورپی ٹکڑاگس کے دارالحکومت کراگ کی ایک رہائشی عمارت کے ایک بڑے کمرے میں مادام ڈکسن موجود تھی۔ یہ بڑا کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہ غارت مادام ڈکسن سیکیشن کا ایڈ کوارٹر تھی۔ مادام ڈکسن کی بیہاں رہائش بھی تھی اور آفس بھی پہکہ اس کے سیکیشن کے باقی افراد ملحتہ کوئی میں رہتے تھے اور مادام ڈکسن کے حکم پر ہر کوئی حرکت میں آ جاتے تھے۔ بلکہ ستار کے اہم ترین منصوبے مادام ڈکسن کی گمراہی میں ہی مکمل کئے جاتے تھے۔ اس وقت بھی مادام ڈکسن اپنے آفس میں پیشگوئی شراب سے پھرا ہوا گلاں پکڑے آہستہ آہستہ اور انتہائی پر سکون انداز میں چکیاں لے لے کر پینے میں مصروف تھی۔ سرسلطان کو اخوا کرانے اور اپنے مقام کمک ہمچنانے کا کام مادام ڈکسن کی زیر گمراہی انتہائی اہلی سے مکمل ہو چکا تھا اور وہ چیف کو تفصیل رپورٹ دے چکی

کوڑے مار رہا ہو لیکن ایسا لجھ سن کر بھی مادام ڈکسن کے چہرے پر موجود سکرات دیسے ہی قائم رہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ لجھ چیف کا عمومی لجھ ہے۔

”لیں چیف“..... مادام ڈکسن نے مودبانہ لجھے میں کہا۔

”مادام ڈکسن تم نے واقعی پاکیشیا میں زبردست کارنائیں سرا جام دیا ہے۔ مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق تم نے دہان کسی ٹرم کا کوئی کلیو ٹکس چھوڑا لیکن“..... چیف نے اسی سر لجھے میں کہا تو چیف کی بات سن کر مادام ڈکسن کا کھل اٹھنے والا چہرہ آخری لٹکن پر یافت سُت سا گیا۔

”لیکن کیا چیف“..... مادام ڈکسن نے انتہائی بے چین سے لجھے میں کہا۔

”مجھے جو معلومات ملی ہیں۔ ان کے مطابق پاکیشیا سکرت سروس کا اس سے خطرناک آدمی علی عمران تمہارے خلاف حرکت میں آپکا ہے اور اس نے نہ صرف یہ معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا سے سرسلطان کو انخواہیں شارکے مادام ڈکسن سکیشن نے کیا ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ سرسلطان کو ہوتا شو جزیرے پر چاؤ گروپ کی تحریم میں دے دیا گیا ہے“..... چیف نے کہا تو مادام ڈکسن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ کیسے ممکن ہے چیف“..... مادام ڈکسن نے انتہائی حیرت ہٹھے لجھے میں کہا۔

تمی۔ البتہ اب اسے چیف کی طرف سے تعریف کا انتظار تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف کے ذرا کم پوری دنیا میں موجود ہیں اور وہ کسی بھی سیکیشن کی طرف سے ملنے والی روپرتوں کا جائزہ لینے کے بعد اس کی تصدیق اپنے ذرا کم سے کرتا تھا پھر اس کی تعریف کرتا تھا یا اس کی کوئی تھیں کی طرف توجہ دلاتا تھا لیکن جس انداز میں یہ کام ہوا تھا اس پر مادام ڈکسن کو مکمل یقین تھا کہ چیف کھل کر اس کی کارکردگی کی تعریف کرے گا۔ وہ شراب پینے کے ساتھ ساتھ اسی پارے میں پیشی سوچ رہی تھی کیونکہ عام طور پر چیف کی طرف سے مشن کی تعریف وہ روز بعد کر دی جاتی تھی لیکن اس پارکی روپر توڑنے تھے تھے لیکن چیف نے ابھی تک اس سے رابطہ تک د کیا تھا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی متزمم ہفتی بیج ابھی تو مادام ڈکسن نے انتیار سکرا دی کیونکہ سرخ رنگ کا پیچھا فون چیف کے لئے مخصوص تھا اور اس کی تھفتی بیج کا مطلب تھا کہ کال چیف کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوئے شراب کے گلاں کو میز پر رکھا اور ہاتھ پر بڑھا کر فون کا رسیدور اٹھایا۔

”لیں۔ مادام ڈکسن بول رہی ہوں“..... مادام ڈکسن نے مودبانہ لجھے میں کہا۔

”چیف بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔ لجھے ایسا تھا جیسے بولنے کی بجائے سنتے والے کو

غلتے کا مشن بھی ہمیں ہماری مدد مانگی قیمت پر دے دیا ہے کیونکہ یہ ان کی مجبوری ہے۔ وہ ہر قیمت پر اپنی شرائط کے تحت گیس معابرے میں شامل ہونا چاہئے ہیں اور اس کے لئے ان کی پر بھی مجبوری ہے کہ سرسلطان کو طویل عرصے تک قید میں رکھا جائے جبکہ عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کے بارے میں ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ انتخابی تحریز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور دوسری اہم بات یہ کہ یہ سروس صرف اپنے نارگت پر کام کرتی ہے اور اس وقت ان کا نارگت چاؤ گروپ کی تحریل سے سرسلطان کی زندگی رہ آمدگی ہے۔ ہم ان کا نارگت نہیں ہیں لیکن اب جبکہ ہم نے ان کے خاتمے کا مشن بک کر لیا ہے تو اب ہمیں نہ صرف ان کا راستہ روکنا ہے بلکہ ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔۔۔ چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ”لیں۔۔۔ سر۔۔۔ پھر۔۔۔ یہ کام آپ کس سیکھن کے حوالے کریں گے۔۔۔“  
”مادام ڈکسن نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارے۔۔۔ کیونکہ اس کام کا آغاز بھی تم سے ہی ہوا ہے اور اس کا انجام بھی تمہارے ہاتھوں سے ہی ہونا چاہئے۔۔۔ چیف نے کہا تو مادام ڈکسن کے پیڑے پر یکخت سمرت کا ٹاٹڑ گھرا ہو گیا۔“

”اس اعتماد کا شکریہ چیف۔۔۔ میں ابھی سے کام شروع کر دیں گے۔۔۔ مادام ڈکسن نے کہا۔

”کیا کرو گی۔۔۔“ چیف نے کہا تو مادام ڈکسن بے اختیار مسکرا دی۔

”تم نے جس الماز میں کام کیا ہے اس سے باقاعدہ یہ سب کچھ ہامگن لگتا ہے لیکن میرے آدمیوں نے پاکیشیا میں جو حقیقت کی ہے اور میرے مخصوص ذرائع سے مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ایز پورٹ سے چارڑہ ٹلیاروں کی باقاعدہ تحقیقات ہوتی ہیں۔۔۔ وہاں سے کاغذات کی نقل بھی حاصل کی گی۔۔۔ ماشر ڈینی جس نے وہاں تمام بنیادی کام کرنے اے اس کے کلب سے پراسرار اہماز میں اخوا کر لیا گیا اور پھر اس کی ریاست ایک دیوان علاقے سے پولیس کو منتبا ہوئی۔ اے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ایز پورٹ کے ڈاکٹر جس نے ماشر ڈینی کے کہنے پر تابوت کے سلطے میں رہی کارروائی کی تھی اے اس کی ریاست گاہ پر ہلاک کر دیا گیا۔ اے بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا اور سب سے اہم بات یہ کہ کرانس کے آدمی الفریڈ نے اس علی عمران سے بھاری رقم وصول کر کے اسے نہ صرف تمہارے بلکہ سرسلطان کو ہونا شو جزیرے میں چاؤ گروپ کی تحریل میں دینے کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔۔۔ یہ معلومات ایک مجردا رے کی مدد سے ہماری قیمت دے کر میں نے حاصل کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ الفریڈ نے ہونا شو جزیرے میں شاؤ کلب کے مالک ٹنگ شو کی علی عمران کو ٹپ دی ہے۔۔۔ اس ٹنگ شاؤ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہ رپورٹ مارطانہ حکومت کو بھی دے دی ہے جس پر مارطانہ حکومت نے اس علی عمران اور پاکیشی سیکرٹ سروس کے

چالاک اور عیار ہو اور تمہارا سکشن پاکیشنا سکرت سروں سے زیادہ فعال اور جیز ہے۔ مجھے بہر حال ان کا خاتمہ چاہئے۔۔۔ چیف نے کہا۔

”چیف۔ کیا چاؤ گروپ کی خدمات حاصل کی جائیں ہیں؟“  
”مادام ڈسکن نے پوچھا۔

”اوہ۔ تم چاہتی ہو کہ جگل کے اندر جا کر ان کا خاتمہ کروں۔ میں ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ چاؤ گروپ اس معاملے میں انجائی محنت ہے۔ ممکن یہ کام جگل سے باہر ہی کرنا ہو گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ جب چاؤ گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے تو خاموشی سے واپس ٹپل جانے کو یعنی غیبت سمجھیں گے ورنہ وہاں دور اقدم تی موت کو بانانا ہے۔۔۔ چیف نے کہا۔

”اوکے چیف۔ میں یہ جیخ قول کرتی ہوں۔۔۔ مادام ڈسکن نے کہا۔

”گلڈ شو۔۔۔ دوسرا طرف سے تعریف بھرے مجھ میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے بھی رسپورٹ کیا۔ اس دوران وہ ذاہن میں ایک قابل عمل منسوبہ تیار کر بھی تھی۔ اس کی لازوال کامیابی کی امداد و دجہ بھی بھی تھی کہ وہ نہ صرف فوری منسوبہ بندی کر لیتی تھی بلکہ اس کا یہ منسوبہ کامیابی سے ہمکار بھی ہوتا تھا۔

”سر۔ پاکیشنا سے ان کے کوائف متفاہوں گی اور پھر ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور کیا کرنا ہے۔۔۔ مادام ڈسکن نے ایسے بچے میں جواب دیا جیسے اسے چیف کی بات سن کر بے حد حیرت ہوئی۔۔۔

”مادام ڈسکن۔ پاکیشنا سکرت سروں کے کوائف تمہیں کہیں سے بھی سطل سمجھیں گے۔ صرف عمران کے بارے میں معلومات مل جائیں گی تھیں میں نے اس عمران کے بارے میں جو کچھ معلوم کیا ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تمہارے سامنے بیٹھا بھی رہے تو تم اسے نہیں پہچان سکو گی۔۔۔ چیف نے کہا۔

”اوہ چیف۔ پھر کیسے ان کے خلاف کام کیا جائے گا۔۔۔ مادام ڈسکن نے حیرت بھرے مجھ میں کہا۔

”یہ لوگ ہونا شو پہنچنے والے ہوں گے تم اپنے سکشن سمیت وہاں پہنچ جاؤ۔ شاؤ کلب کا سگ شاؤ قتل کر دیا گیا ہے اور کلب میں نے خرید لیا ہے۔ اس کی مالک اب تم ہو۔ تم وہاں کسی بھی نام سے بیٹھ کتی ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی ہونا شو پہنچنے کر لازماً سگ شاؤ سے ملنے آئیں گے۔ تم وہاں تیار رہ جتا۔ عمران کا خاتمہ تو تم وہیں آسانی سے کر سکتی ہو۔ اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے تمہیں ہونا شو جزو یہے میں اپنے سکشن کے آدمیوں کو پھیلانا ہو گا۔ یہ سب میری ذاتی تجویز ہے لیکن تم اپنی مرضی سے کام کرنے کے لئے پوری طرح آزاد ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم عمران سے زیادہ

چیف بھی ہیں اور اس کے علاوہ ان کی وجہ سے پاکیشی کے نام پوری دنیا میں خارجہ معاملات میں بیشتر بلند رہا ہے۔ کیونکہ قلیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن سلطان کو اخوا کر کے وہ لوگ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سلطان اصولوں پر کسی طرح بھی سودا کرنے والے نہیں ہیں۔“  
چہاں نے کہا۔

”انہیں اخوا کیا گیا ہے تو لامال کوئی نہ کوئی مظاہد اخوا کشندگان کے سامنے ہو گا ورنہ وہ انہیں اس سے زیادہ آسانی سے بلاک بھی کر سکتے ہیں۔“ جو لیا نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ یہ سب پاکیشی گیس معاہدے کا شاشانہ ہے۔“ صاحب نے بات چیز میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ پاکیشی کرمان کے ساتھ گیس کا معاہدہ کرنا چاہتا ہے اور مارتانہ ریاست چاہتی ہے کہ اس کی خصوصی شرائط پر اسے بھی اس معاہدے میں شامل کیا جائے لیکن سلطان اس پر تباہ گیں۔“ اب وہ سلطان کو مجبور کریں گے یا دوسری صورت میں

محدث پاکیشی کو بیک میل کریں گے کہ اگر سلطان انہیں نہ رہے ”میرا خیال ہے کہ سلطان کے اخوا کو چیف بے حد اہمیت کاں چاہئے تو معاہدہ ان کی شرائط پر ان سے کیا جائے۔“ چہاں

دلیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات کہا۔

”پہلک روم کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔“ اے۔ کیا مطلب۔ یہ میرج بال میں کیسے پہنچ گی۔“

وائش منزل کے خصوصی میلتک روم میں اس وقت سیکرت سروں کے تمام گیران موجود تھے۔ ایڈٹ عمران ان میں شامل نہ تھا اور ایسا کافی طویل عرصے کے بعد ہوا تھا ورنہ جو لیکوون کر کے مشن کے پارنے میں بتا دیا جاتا تھا اور پھر عمران کی ہدایات اور سربراہی میں وہ کام کرتے تھے۔ اس خصوصی میلتک ہاں میں وہ کافی طویل عرصے بعد اکٹھے ہوئے تھے اس لئے انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ جو شن انہیں سوتا چاہتا ہے وہ یقیناً بے حد اہم ہے اور اس لئے اکٹھو نے پوری نیم کو بیہاں اکٹھا کیا ہے۔

”وینی بھی چاہئے۔ سلطان دیسے بھی سیکرت سروں کے انتظامی اے۔“ کیا مطلب۔ یہ میرج بال میں کیسے پہنچ گی۔“

طرح اچھل پڑے جیسے عمران نے کوئی انہوئی بات کر دی ہو۔  
”چیف کیسے بوز ہے ہو گئے عمران صاحب“..... اس بار جو بان  
نے کہا۔

”بڑھاپا چھپانے کے لئے تو قاب اوڑھے رہتا ہے ورنہ جوان  
آدمی تو پورے بازوں والی شرت سمجھ نہیں پہنچتا تاکہ دیکھنے والوں  
کو اس کے بازوں کی مچھتی ہوئی چھپیاں نظر آتی رہیں“..... عمران  
نے جواب دیا تو سب عمران کی اس بات پر فس پڑے۔

”چیف اگر بوز ہاں تو تم بوز ہے کوئی ہو“..... جولیا نے  
قدارے بھٹائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”ارے۔ کہیں تم بڑھاپے کو عیب تو نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ بڑھاپا  
تو انسانی زندگی کا حسن ہوتا ہے۔ سمجھیدے، پادوفار، بخیر ہے کار، بردبار  
ٹھیسیت بوجھوں کی تی ہو سکتی ہے۔ تو جوان تو بس انھیلیاں کرتے  
ہوئے اکٹھ گھرے پانی میں غائب ہو جاتے ہیں“..... عمران نے  
ات کو دوسرا رش دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ سرسلطان کو اخواز کے کہاں پہنچایا گیا ہے۔“  
الہانک کیپن کلکل نے انجامی سمجھیدے لجھے میں کہا۔

”تم تو مجھ سے اس انداز میں پوچھ رہے ہو جیسے سرسلطان کو  
اہی میں نے کرایا ہو“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو  
بے اختیار فس پڑے۔

”عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اب تک تمام

عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے اس طرح چونکہ کر کہا جیسے  
اسے واقعی بے حد حرمت ہو رہی ہو۔  
”جیہیں معلوم تو ہے کہ سرہان اخواز ہو گئے ہیں۔ اس کے  
باوجود تم اس انداز میں نماق کر رہے ہو“..... جولیا نے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

”میں نے تو شکرانے کی نظیں پڑھیں ہیں کہ چلو ایک بوز ہا تو  
سیٹ سے ہٹنا اور ڈبل تھداو میں شکرانے کی نظیں جب پڑھوں گا  
جب دوسرا بوز ہا بھی سیٹ سے ہٹے گا۔“..... عمران نے ایک خالی  
کری پر بینچتے ہوئے صرف بھرے لجھے میں کہا۔  
”دوسرا بوز ہا کون عمران صاحب“..... صدر نے جوان اور  
پوچھا۔  
”اپنے ڈیڈی کی بات کر رہے ہوں گے عمران صاحب“۔ صال  
نے کہا۔

”ارے۔ میرے ڈیڈی تو جوان ہیں کیونکہ میں ان کا جوان  
جو موجود ہوں اور جن کے بیٹے جوان ہوں وہ باپ بوز ہے نہیں  
کرتے“..... عمران نے بڑے زور دشور سے اپنے ڈیڈی کی وکا  
کرتے ہوئے کہا۔  
”تو پھر آپ دوسرا بوز ہا کے کہہ رہے ہیں“..... صدر  
سکراتے ہوئے کہا۔

ہے۔ چنانچہ اس پر انتہائی تجزی سے کام کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں اب تمام معلومات مجھ سک ہتھی بھی ہیں۔ سرسلطان کو حکومت مارطانہ نے ایک غیر سرکاری لیکن مین الاقوامی حکیم بیک شار کے ذریعے انہوں کرایا ہے۔ بیداری ملک پر تھا کہ پاکیشی اور روپیانی ریاست کرتان کے درمیان گیس سپلائی کے طویل العیاد معابرے پر بات چیز جاری تھی۔ کرتان میں گیس کے بچتے ذخیرے اب تک دریافت ہوئے ہیں ان کے مطابق کرتان زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک پاکیشی کو گیس سپلائی کر سکتا ہے لیکن دہان سے گیس کے مزید ذخیرے کا بھی امکان ہے اور اگر نہ بھی ملے تو حکومت کرتان نے یہ ذمہ داری اختیار ہے کہ وہ روپیاء کی دوسری پچھوٹی ریاستوں سے گیس لے کر پاکیشی کو سپلائی کرتا رہے گا۔ سرسلطان اس معابرے کے روی روائی تھے اور ان کی مدد برادر صلاحیتوں کی وجہ سے یہ معابرہ ہر لحاظ سے پاکیشی کے لئے عملی اور نظریاتی دونوں طرح سے انتہائی مفید ثابت ہو سکتا تھا لیکن حکومت مارطانہ نے کرفتان کی شرپ پر اس معابرے میں داخلت شروع کر دی اور ساتھ ہی اپنی من مال شرطان بھی پاکیشی پر ٹھوٹنے کی کوشش شروع کر دی اور ان کی سب سے ناقابل قبول شرط یہ تھی کہ پاکیشی میں بچھائی جانے والی گیس پاپک لائن کی حفاظت ان کی فوج یا کسی بھی ملک سے ہائر ٹھوٹ فوج کرے گی اور یہ فوج مستقبل طور پر پاکیشی میں چوکیاں قائم کرے گی اور اسے بھیش کے لئے راہداری کی تمام سہولیات میں

معلومات حاصل کر چکے ہوں گے اور آپ کی مہیا کی ہوئی معلومات کی بناء پر چیف نے یہ میٹنگ کاں کی ہے۔ کیپن ٹکلیں نے مکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا کہتے ہیں کہ روپیاء کسی طور کا کھانے مچھندر تو اب تم بتاؤ جس مچھندر کا باور پیچی چھین گئے اس کے سرچڑھا ہوا ہو دے کیا کرے اس لئے مجبوراً گیس بانے کے لئے کام تو بہر حال کرنا ہی پڑتا ہے۔“ عمران نے مٹھہ باتے ہوئے کہا۔

”تو کیس بانے کے لئے آپ نے خود سرسلطان کو انہوں کرایا ہے۔“ صدر نے بے ساختہ لمحے میں کہا تو باقی ساتھی تو ایک طرف صدر کی اس بے ساختی پر خود عمران بھی بے اختیار پس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مریب کوئی بات ہوئی مراہم سے سیتی کی آواز سنائی وی تو سب بے اختیار چوک کر سیدھے ہو گئے اور جو لیا نے ہاتھ پر ہوا کر مرآہم سر آن کر دیا۔

”آپ سب کو تو معلوم ہو گا کہ سرسلطان کو دن وہاڑے انہوں کر لیا گیا ہے۔ سرسلطان نہ صرف پاکیشی کے اختیاری اہم ترین افراد میں شامل ہیں بلکہ وہ پاکیشی سکرٹ سروس کے انتظامی انجمنوں سے ہیں اس لئے ایک لحاظ سے سرسلطان کو انہوں کر کے پاکیشی سکرٹ سروس کو باقاعدہ پختہ کیا گیا ہے۔ سرسلطان کے انہوں کے بعد یہ معلوم کرتا ضروری تھا کہ یہ انہوں کس نے کرایا ہے اور اس کے پیچے ان کے مقاصد کیا ہیں اور سرسلطان کو انہوں کر کے کہاں پہنچایا گیا

افراد بھی موجود رہتے ہیں۔ اس جزوے کے ایک پوچھائی جسے پر اپنی خواک جگل ہے۔ اس جگل پر غشیات کی ایک مین الاقوامی تنظیم ہے جاؤ گروپ کہا جاتا ہے، کا بند ہے اور اس نے اس جگل کو ہر لحاظ سے ناقابل تحریر بنانے کا۔ وہاں قدم پر پارادوی سرگون سے لے کر گن بڑیں اس طرح پچھائے گئے ہیں کہ فیر تھلک آؤنی ایک قدم بھی آئے گئے میں بڑھ سکتا۔ اس طرح اس جگل کی خضا کو بھی نان فلاٹی زون بنانا دیا گیا ہے۔ وہاں سے گزرنے والے ہر یہی کاپڑ یا طیارے پر بغیر وارنگ کپیوٹر ازود ایشی ایز کرافٹ میراں چھوڑ دیجے جاتے ہیں۔ اس جگل میں ایسے انتظامات کے گئے ہیں کہ صرف جاؤ گروپ کے افراد ہی ان راستوں سے جگل کے اندر جا کر زندہ واپس آ سکتے ہیں۔ اس گروپ کے سربراہ کا نام چاؤ ہے لیکن وہ صرف چیف کہلاتا ہے۔ میں نے مین الاقوامی ڈرگ مافیا کے ذریعے اس چاؤ سے رابطہ کیا تاکہ اس سے اس معاملے میں کوئی افہام تعمیم کی جائے لیکن اس ہاؤ نے جواب دیا کہ اگر پاکیشیا کے کسی آدمی نے اس معاملے میں مداخلت کی تو سرسلطان کو اپنی اذیت ہاک موت مار دیا جائے گا۔

پانچیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس چاؤ گروپ کا بھی ساتھی ہی نالٹ کر دیا جائے۔ اس وقت اس سینگ کا مقصد یہی ہے کہ آپ س کو پس مظہر سے آگاہ کر دیا جائے۔ اس مشن پر پوری نیم ہائے گی اور اس مشن کا سربراہ عمران ہو گا اور تمام تفصیل بتانے

رہیں گی۔ ظاہر ہے یہ شرط کا فرستاں کی شہ پر سامنے لائی گئی تھی ہے پاکستان کسی صورت بھی قول نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ سرسلطان نے مارطانہ کو اس معاملے میں شامل کرنے سے صاف الکار کر دیا کیونکہ حکومت پاکیشیا نے بھی تمام ترمذہ واری سرسلطان پر چھوڑ دی تھی۔ پاکیشیا صدر سے لے کر تمام اعلیٰ حکام سرسلطان کی حسب الوجہ اور یہکہ نہیں پر مکمل اعتماد رکھتے تھے۔ یہ سرسلطان پر ہر قسم کا دباؤ بے اثر رہا اور مصالحت کی برکوشش مکمل طور پر ناکام ہو گئی تو حکومت مارطانہ نے دوسری گیم سختی اور بیک شار کے ذریعے سرسلطان کو پاکیشیا سے اخوا کرا لیا تاکہ سرسلطان کو توڑا جائے اور اگر وہ نہ تو میں تو پھر سرسلطان کی زندگی کو یہکہ میکن سفت بنا کر حکومت پاکیشیا سے اپنی مرضی کا معاملہ کیا جا سکے۔ چونکہ یہ طویل العیاد میں الاقوامی معاملہ تھا اس لئے معاملہ مکمل ہونے کے بعد پاکیشیا اس معاملے سے کسی صورت یہکہ آؤت نہ کر سکے گا اس لئے اب یہ پاکیشیا کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ہم فوری طور پر سرسلطان کو زندہ واپس لے آئیں اور پھر اس بیک شار اور حکومت مارطانہ کے ان حکام کو جنہوں نے یہ سازش کی ہے خاطر خواہ سزا دی جاسکے۔ اس سلسلے میں جو حقیقی معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق بحر الکابل کے ایک اونچ جزوے ہونا شہ میں سرسلطان کو پہنچایا گیا ہے۔ یہ جزوہ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ اونچ ۲۷۴ ہے اس لئے وہاں سیاحوں کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے جرائم ہی

کے بعد اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر مجھے روپرٹ ملی کہ  
تم میں سے کسی نے عمران کے احکامات کی معمولی سی بھی خلاف  
ورزی کی ہے تو پھر وہ اپنا انعام بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ عمران کو میں  
نے حکم دے دیا ہے کہ اس شش کو زیادہ سے زیادہ ایک لفڑی میں  
تمکل ہو جانا چاہئے۔ میں سرسلطان کو ایک لفڑی کے اندر رکھ دے  
سلامت پا کیشیا میں دیکھنا جانتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ پا کیشیا  
سیکرت سروس میرے اس پیٹھ پر ہر صورت پورا اترنے کی ملک  
صلاحیت رکھتی ہے۔ اللہ حافظ۔۔۔ چیف نے مسلسل بولتے ہوئے  
کہا اور پھر کنٹاک کی آواز سے رُسیمیر آف ہو گیا تو چند لمحوں تک  
سب حرمت اور سُنّتی کی وجہ سے اپنی چہبوں پر ساکت بیٹھے رہے  
جبکہ عمران کی پشت کے سرے سے سر نکالے آنکھیں بند کے  
ہوئے بیٹھا تھا۔

”عمران صاحب۔۔۔ صدر نے انجامی سمجھیدہ لبھے میں کہا۔  
”اُرسے کیا ہوا۔ کیا چیف کے پاس الفاظِ ختم ہو گئے تھے یا وہ  
بڑھاپے کی وجہ سے تھک کر خاموش ہو گیا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا  
کہ وہ دوں بارہ سمجھنے پوچھا رہے گا اور اس دوران میں کچھ غنید کر لوں  
گا۔۔۔ عمران نے سریعدھا کرتے ہوئے مند بنا کر کہا۔  
”جیہیں سمجھیدہ ہونا پڑے گا۔۔۔ سمجھے۔۔۔ جولیا نے یکفت پھانا  
کھانے والے لبھے میں کہا۔

”ازے۔۔۔ کیوں میری اماں بی کو اس عمر میں صدمہ پہنچانا چاہئی۔

117  
ہو۔ میں ان کا انکوٹا بینا ہوں۔ تم اُنہیں اس سے بھی محروم کرنا چاہتی  
ہو۔۔۔ عمران نے آنکھیں لکھنے ہوئے کہا۔  
”عمران صاحب۔۔۔ مس جولیا تھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ حالات واقعی  
بے حد سمجھیدہ ہیں۔۔۔ صدر نے کہا۔

”حالات بے تکمیل سمجھیدہ ہوتے رہیں مجھے اس کی فکر نہیں لیکن  
میں کسے سمجھیدہ، میرا مطلب ہے مرد سے عورت بن سکتا ہوں۔  
سمجھیدہ تو کسی خاتون کا نام ہی ہو سکتا ہے اور میں اماں بی کا انکوٹا  
بینا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا تو اس پار سب بے اختیار فس پڑے۔  
وہ شاید اب سمجھے تھے کہ سمجھیدہ ہونے پر عمران نے اماں بی کو صدر  
پہنچانے کی بات کس پیرائے میں کی تھی۔۔۔

”عمران صاحب۔۔۔ ہمیں فورا جزوہ ہونا شو پہنچتا ہے۔ کیا آپ  
نے انتقامات کر لئے ہیں۔۔۔ کیپشن شلیل نے کہا۔

”کیسے انتقامات۔۔۔ عمران نے چونکہ کر پوچھا۔  
”پا کیشیا سے بیاں پہنچنے کے لئے کافی طویل سفر کرنا پڑے گا۔۔۔  
کیپشن شلیل نے کہا۔

”تم نے چیف کی یہ بات نہیں سنی کہ چاؤ گروپ کے چیف  
نے کہا ہے کہ اگر کسی پا کیشیا نے وہاں مداخلت کی تو سرسلطان کو  
ہلاک کر دیا جائے گا اور تم چاہئے ہو کہ ہم باقاعدہ بینڈ بائی پر  
پروش دشمن بجا تھے ہوئے اور اس طرح مارچ کرتے ہوئے بیاں  
کیشیں جیسے درلنہ گموں میں گتفتِ ممالک کے کھلاڑی مارچ کرتے

نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار ہس پڑا۔  
”چیف تو آپ ہیں۔ ہم تو میں آپ کے ماتحت ہیں۔“ صدیقی  
نے کہا تو اسہار عمار مان بھی شکر پڑا۔

"اگر جولیا اپنے قلیٹ پر پوری ٹھیم کو دعوت کھلائے تو شاید سلطان کی فوری داہی کی کوئی ترکیب بسجھ میں آجائے کیونکہ کہا تو لیکن جاتا ہے کہ جب تک معدہ خالی ہو دماغ بھی خالی رہتا ہے..... عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

”تم پاگل تو نہیں ہو گے۔ چیف کہہ رہا ہے کہ ایک بھت کے  
اندر ہم نے ہر صورت میں سرسلطان کو اپنک لانا سے اور تم ابھی  
تو نہیں کھانے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ جولیا نے اپنائی خصلیے لیجے  
میں آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اُرے۔ ایک ہفتہ میں سات دن ہوتے ہیں۔ پورے سات دن۔ تم تو اس طرح بات کر رہی ہو مجھے ایک ہفتہ سات گھنٹوں پر ہفتہ ہوتا ہے۔۔۔ عمر ان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ان حالات میں آپ کی اس انداز کی باتیں  
کہ از کم بھی بھی کچھ سے قیام ہے“ ..... صفحہ نمبر کہا۔

”عمران صاحب نے تائیگر کو پہلے ہی دہاں بھیجا رکھا ہوا گا اور ب تائیگر اپنی رپورٹ دے گا تو تم بیباں سے روان ہوں چے۔“  
لکھنئیں تکلیل نے کہا۔

"اکیلا چنا کیا بھاڑ جھوٹکے گا اس لئے پے چارہ چنا کی کلب

ہوئے شرکت کا انتہا کرتے ہیں تاکہ ٹھانخواست وہ سرسلطان کو  
ہلاک کر دیں اور ہم الیہ گیت گاتے ہوئے اپنی آجائیں کہ نہ رہا  
باش اور نہ تجھ سکی با فخری۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں  
بوجگی۔

”تو آپ نے کیا سوچا ہے عمران صاحب۔ بہر حال آپ تم  
کے لیڈر ہیں۔۔۔۔۔ صادق نے ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ زنگ ہو کر  
ہات کر رہی ہو۔

”پہلے یہم کی فزیکل فنکس کے ہارے میں سوچنا پڑے گا۔ پھر پریکٹس وغیرہ اور آخر میں بھی کی پاری آئے گی۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ فزیکل فنکس کے لئے کچھ کہاں لگایا جائے اور کسے بلور فزیکل فنکس تریز دھوت دی جائے تاکہ تم فزیکل فنکس معیار پر پوری اتر سکے۔..... عمران نے سمجھ دیجئے میں جواب دیتے ہوئے کہ تو صاحب نے اس انداز میں بہت بھیچتے لئے جیسے اس نے قسم کھاتی ہو کہ وہ آئندہ کوئی بات جیسی کرے گی۔

”غم ان صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم دو گروپیں بنا لیں۔ ایک گروپ علیحدہ اس بجلی میں داخل ہونے کی کوشش کرے اور دوسرا گروپ علیحدہ۔ اس طرح دو طرفہ دباؤ کی وجہ سے وہ لوگ قابو میں آ سکتے ہیں“..... خاموش بیٹھے ہوئے صدیقی نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مطلوب ہے کہ تم بھر حال چیف رہتا چاہتے ہو"..... عمران

اوپر پہنچ گیا۔ سلیمان موجود تھیں تھا اس نے عمران نے مخصوص جگہ پر رکھی ہوئی چاپی اٹھا کر دروازہ کھوڑا اور سیدھا سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کہیں پر ٹھیکر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور جیزی سے لبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”ایکھٹو“..... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ائس سی۔ ذی بیس سی (۲۰ کسن) یول رہا ہوں طاہر صاحب“..... عمران نے اپنے مخصوص شوخ لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ رانیخیر آف ایلے پر ہوئی سنجیدگی سے مشتمل کرنے کے لئے لاٹھ عسل میں کریں گے لیکن آپ نے تو تمام مبہرے کو واقعی زیج کر دیا۔ ہیے وہ کافی تھی تو کرتے رہتے ہیں لیکن میں نے انہیں زیج ہوتے آج دیکھا ہے۔ اس بار بلیک زیرہ نے اپنے اہل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے اپنی تقریر سے ان پر سنجیدگی کی اتنی موٹی تہہ چڑھا دی کہ مجھے یوں لگتا تھا کہ وہ سب تھیں سے دولتے ہوئے ہوں گا شکیں گے اور پھر ملی ملی کی بجائے سلطان، سلطان پاکارتے اور دیوانہ وار ہنگل میں محنت پلے جائیں گے۔ ینہ دعا پکھو کام کرے لئے بھی چھوڑ دینا تھا۔“..... عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے کوشش تو کی تھی کہ مختصر بات کروں لیکن مجھے کس

میں اداں بیٹھا ہوا ہو گا۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”اوکے عمران صاحب۔ میٹنگ تو فتح ہو گئی اس نے ہم واپس اپنے فلیٹ پر جا رہے ہیں۔ جب آپ کو ہماری ضرورت پڑے آپ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔“..... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے انھوں کھڑے ہوئے۔

”اے۔ اے۔ مجھے اسکیلے کو کیوں شیر کے منہ میں چھوڑے جا رہے ہو۔ مجھے بھی ساتھ لے جاؤ۔“..... عمران نے بھی بیکھلانے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہم سب مک جولیا کے قلیٹ پر جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر ہم سب مل کر اس مشن کا لاٹھ عسل میں کریں گے۔ آپ اگر ساتھ چلانا چاہیں تو آ جائیے۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اتھ بھیزٹ میں مک جولیا کے قلیٹ میں جا کر میں کیا کروں گا۔“ دیے بھی بیجات بیجات کے آدمیں میں بینچ کر میرا نزوں بریک ڈاؤن ہو جاتا ہے اس نے میں تو اپنے قلیٹ پر جا رہا ہوں تاکہ آغا سلیمان پاشا کے ہاتھ کی چائے پی سکوں۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیزی سے ہڑا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کارروک کر دے اتر اور کار لالاگ کر کے میر صیاں پڑھتا ہوا سامنے کارروک کر دے اتر اور کار لالاگ کر کے میر صیاں پڑھتا ہوا

لئے اس کا بہر حال ہونا شو پنچھا ضروری تھا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ اخما اور اس نے الماری کھول کر اس میں موجود لائگ رنچ ٹرانسپرٹ نکال کر اسے میز پر رکھا اور پھر کری پر بینچ کر اس پر مخصوص فریکونسی ایڈیجسٹ کرتے شروع کر دی۔ اس علاقے میں سیکٹ سروں کا غائب نہ رہا اور اس تھا جو اصل میں تو گرناٹ میں رہتا تھا لیکن اس کی کارکردگی کی وجہ سے اس کے پورا علاقہ تھا۔ خاص طور پر سمندری جزیروں کے پارے میں اس کی معلومات خاصی تھیں کیونکہ یہ سارے جزیرے بحری اسٹائلوں کی آبادگاہ تھے اور ان جزیروں میں اکثر یہیں الاقوامی جنگلوں کے دفاتر بھی تھے اس لئے راؤش ان تمام جزیروں پر نہ صرف آتا جاتا رہتا تھا بلکہ اس نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے یہاں خاۓ دوست بھی بنا رکھے تھے۔ گو راؤش سے اسکتوں کا رابطہ بہت کم رہتا تھا کیونکہ اس علاقے میں عام طور پر کیشنا سیکٹ سروں کو کام نہ پڑتا تھا لیکن اس کے باوجود راؤش سے باقاعدگی سے ماباہر روپوٹ لی جاتی تھی تاکہ وہ فعال رہے۔ عمران اس وقت راؤش کی فریکونسی ہی ٹرانسپرٹ پر ایڈیجسٹ کر رہا تھا۔

”سیبل۔ سیبل۔ پس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور۔“..... عمران نے ٹرانسپرٹ آن کر کے پار بار کال دیتے ہوئے کہا۔  
”لیں۔ راؤش انڈنگ یو۔ اوور۔“..... تھوڑی دیر بعد ٹرانسپرٹ سے ایک بھاری کی مردانہ آواز سنائی دی۔

طرح بات پچھلی چلی ہی۔..... بلیک زیرہ نے معدودت بھرے لیج میں کہا۔

”ایکسو کوسم سے کم بولنا چاہئے۔ بہر حال آئندہ خیال رکھنا۔ میں دانت فلیٹ پر آیا ہوں کیونکہ پوری فلم میں سے کوئی بھی مجھے چیک کر سکتا تھا۔ تم ہمارا تم نے میجاہی میں تمام انتظامات تکمیل کر لئے ہیں یا نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”بھی ہاں۔ راؤش نے دہاں پانچ کر تھام انتظامات کر لئے ہیں۔ البتہ آپ کی مطلوبہ مشینی آپ کے دہاں جنپنے تک پہنچ جائے گی۔“..... بلیک زیرہ نے کہا۔  
”تاجر ان نے خیارہ چارڑو کرا لیا ہے یا نہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ بھی آپ کی ہدایات کے مطابق ہو گیا ہے۔“..... بلیک زیرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسا رکھ دیا۔ اس کے پیڑے پر گھری سمجھی گئی تھے نظر آرہی تھی کیونکہ اب تک اس نے جہاں سے بھی چاؤ گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اسے بھی بتایا گیا تھا کہ یہ گروپ جگہ میں ناقابل تغیرت ہے۔ عمران کو یقین تھا کہ سکگ شاؤ لا خالا اپی راستوں کے بارے میں جانتا ہو گا جہاں سے اس بچکل میں ہی کسی رکاوٹ کے داخل ہونا ممکن ہو لیکن لگ کشاوے سے ملاقات۔

”یہ معلوم کرو کہ یہ غورت اس وقت کہاں ہے اور اس کی اور اس کے سیکشن کی کیا تفصیلات ہیں۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”نیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ آپ دو گھنٹے بعد مجھ سے بات کریں۔ اور“..... وہری طرف سے کہا گیا۔

”اکے۔ اور ایڈج آں“..... عمران نے کہا اور ٹائمپر آف کر دیا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ سلطان کو یہاں سے جن لوگوں نے افواہ کیا ہے وہ انہیں چاؤ گروپ کے حوالے کر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بخجھ گئے ہوں گے۔ وہ لوگ لاہما سلطان کی خلافت کے سلسلہ میں کام کر رہے ہوں گے اس لئے ہو سکتا ہے کہ مادام ڈکسن یا جو بھی اس کا نام ہو اس کا سیکشن ہوتا شوپنچن چکا ہو گا۔ اس صورت میں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہاں خطاہاں بھی نہیں نہیں ہو سکتا تھا۔ اب اس نے دو گھنٹے گزارنے تھے۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ جویا کے قیمت پر چلا جائے۔ اسے

لینین تھا کہ پوری نیم دنیا موجود ہو گی لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ اب حالات معلوم ہو جانے کے بعد باقاعدہ حرکت میں آتا چاہتا تھا۔ ابھی اسے فون کا رسیور رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی سیکشن بیٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اخالیا۔ ”علی عمران ایم ایش کی۔ ذی ایش سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“

”قصدد بول رہا ہوں عمران صاحب۔ مس جویا کے قیمت سے۔“

”راڑش تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”میگاہی میں۔ چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں دہاں پہنچ کر آپ کے لئے ہر قسم کے انتظامات کروں۔ کچھ مشیری بھی ایکریسا میں موجود نہ کام حکم دیا گیا تھا۔ میں اسی سلسلے میں یہاں موجود ہوں اور مشیری تو ایک دو روز میں پہنچے گی۔ باقی ہر قسم کے انتظامات ہو چکے ہیں۔ اور“..... راڑش نے قدرے مودودان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ بیک شارٹام کی میں الاقوی حظیم بھی اس علاقے میں کام کرتی ہے۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”عام تو میں نے بھی سنا ہوا ہے لیکن تفصیل کا علم نہیں ہے۔“ دیسے اگر آپ حکم دیں تو میں تفصیل معلوم کر سکتا ہوں۔ اور“.....

راڑش نے جواب دیا۔

”اس حظیم میں ایک ادھیر عمر غورت شامل ہے۔ شاید کسی سیکشن کی اچحاج ہے۔ اس کا نام مادام ڈکسن بتایا گیا ہے۔ اس بارے میں جو معلومات حاصل کر سکتے ہو وہ فوری طور پر کرو۔ جس قدر بھی رقم خرچ کرنا پڑے کرو لیکن معلومات جلد از جلد اور حتی ہوئی پاہیں۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”آپ کس ٹاپ کی معلومات چاہتے ہیں۔ اور“..... راڑش نے پوچھا۔

صدر نے یکلقت انتہائی سمجھدے لجئے میں کہا۔

”میں تو حیران ہوں کہ تم سب کو اور تمہارے چیف کو کیا ہو گی  
ہے۔ ایک ریسرکاری افسروں کو کیا گیا ہے، بزرگ آدمی تھے اب  
ہر یہ کیا کہوں۔ یہاں پا کیتیا میں نہ بزرگوں کی کوئی ہے اور نہ  
افسروں کی اور پوری سیکرت سروس انہیں چھڑوانے کے لئے تیکھی جا  
رہی ہے۔ آخر ایسا کیا ہو گیا ہے؟..... عمران نے منہ بناتے ہوئے  
کہا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ دیسے میں نے  
محسوں کیا ہے عمران صاحب کہ مر سلطان کی برآمدگی کے لئے جس  
قدر چیف ہے میں ہے آپ اتنی ہی لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہے  
ہیں۔ اگر مر سلطان کی جگہ آپ کے ذیہی کو اخوا کر لیا جاتا تو کیا  
آپ کا روٹل پھر بھی سیکھ ہوتا حالانکہ مر سلطان آپ کو آپ کے  
ذیہی سے زیادہ چاہتے ہیں“..... صدر نے قدرے غصیلے لجئے میں  
کہا۔

”ذیہی کے پچھے تو میں اماں بی کی جو تھوں کے ڈر سے جاتا  
اور جاتا بھی اکیلا کیونکہ وہ میرے ذیہی ہیں۔ جہاں تک مر سلطان  
کے پچھے چاہئے کی بات ہے میں نے بڑا دوں بار ان کی خدمت میں  
درخواست کی ہے کہ آپ اپنی آبائی جانیداد و صیانت میں میرے ہم  
لکھ دیں تاکہ میرا بھی کچھ بحدا ہو جائے لیکن انہوں نے بھیش مجھے  
ان کر نال دیا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ یہ چاہتا کیا چاہتا ہوا۔“

دوسرا طرف سے صدر کی آواز سنائی وی۔

”اے کمال ہے۔ کیا سب نے جولیا کے قلیٹ پر مستقل ڈیرہ  
اگلیا ہے۔ ارے۔ اس بھیگالی میں تمہارا راش پائی، دو توں کچھ تو  
خدا کا خوف کرو“..... عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے صدر ہے  
اختیار پس پڑا۔

”آپ کوں جولیا پر رجم کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آپ  
سے زیادہ دریا دل ہے۔ آپ کو تو فون کر کے آپ کے قلیٹ پر آیا  
جائے تو آپ سلیمان کو ہی قلیٹ سے باہر بھج دیتے ہیں اور اپنا  
مغلی کا ایسا شامدار مرشیہ پڑتے ہیں کہ ہمارا بھی رونے کو دل  
چاہئے گتا ہے“..... صدر نے جواب میں پوری قدری جہازتے  
ہوئے کہا۔

”اچھا۔ دیسے اب تو ڈاکٹر بھی سمجھتے ہیں کہ سبھی سبھی رونا اور  
آنسو پہانا صحت کے لئے بے حد مفید ہوتا ہے۔ اس سے فیشن،  
ڈپریشن اور نجانے کوں کوں کی بیماریوں سے آؤ کوں جاتا مل جاتا  
ہے۔ وہ ہمارے ایک شاعر بنے بھی شاید ایسی تی بات کی ہے کہ  
اگر مددور ہوتا تو وہ تو جگہ گر کو ساتھ رکھ لیتا۔“..... عمران کی زبان کی  
روان ہو گئی۔

”عمران صاحب۔ سب ساتھی اس مشن پر کام کرنے کے لئے  
انہیں بے پیش ہو رہے ہیں۔ ان سب کا خیال ہے کہ بخت و قت  
شائع ہو گا مر سلطان اور پاکیشیا کے مغادرات کے خلاف ہو گا۔“

129

” عمران صاحب۔ میں نے فون تو کر دیا ہے اور ان سب کو روک بھی دیا ہے لیکن میں انہیں ووئی وجہ بھیں تاکہ اس لئے میں نے کہا ہے کہ وہ سب دیں رکھیں میں دوبارہ انہیں کسی بھی وقت کاں کر سکتا ہوں۔ آپ بتائیں کہ آپ کیوں انہیں اس انداز میں روکنا چاہتے تھے؟..... اس پار بیک زیر و نے اپنے اصل لیچ میں کہا تو عمران نے اسے صادر سے ہوتے والی بات چیز کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اس لئے وہ بے جھن ہو رہے تھے لیکن اب آپ کا اصل پروگرام کیا ہے۔ آپ مجھے تو تباہیں تاکہ میں اس کے مطابق ان کو ہدایات دے سکوں؟..... بیک زیر و نے کہا۔

”ہم آج آدمی رات کے وقت لاٹچ کے ذریعے کا فرستان پہنچیں گے اور کل صحیح دہان سے منیک اپ اور منے کا نہادت میں چارڑہ طیارے سے میگاہی پہنچیں گے اور پھر میگاہی سے ہوشا شو ہزیریے۔ میں سمجھا ہے پروگرام..... عمران نے کہا۔

”اور جس کاں کی آپ بات کر رہے تھے اس سے کیا معلوم ہو گا؟..... بیک زیر و نے کہا۔

”میں نے راذش کے ذمے لگایا ہے کہ وہ بیک شار کے اس پہنچن کے بارے میں معلومات حاصل کرے جس نے مرسلاطان کو انوا کیا ہے تاکہ اس مشن کے ساتھ ساتھ اس کو بھی معقول سبق تھا یہ چ سکتے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران نے مسہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ ”تمہیک ہے۔ ہم سب جو لیا اور صادر سیست آپ کے قلیٹ پر آ رہے ہیں۔ اب آپ کا کوئی مستقل علاج کرنا ہی چاہئے گا۔“ صدر نے خاصے غصیلے لیچ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریبل دبایا اور فون آتے پر تیزی سے نمبر پر لیٹ کرنے شروع کر دیئے۔ ”ایکسلوو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی بیک زیر و کی مخصوص آواز سنائی وی۔

”طاہر۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ فوراً جو لیا کے قلیٹ پر فون کروں وہاں پوری نیم موجود ہے۔ وہ سب میرے قلیٹ پر آئے والے ہیں جبکہ میں اپنائیں اہم کاں کے انتفار میں ہوں اور میں ان کے سامنے یہ کاں میں مٹا چاہتا۔“..... عمران نے تیز تیز لیچ میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تیزی دیہ بعد فون کی تھنٹی ایک بار پھر منج اپنی تو عمران سمجھ گیا کہ صدر کی کاں ہو گی۔

”علی عمران ایک ایسی ہی۔ ڈی ایسی (آکسن) پہاڑ خود بلکہ بزرگان خود بول رہا ہوں۔“..... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر مرے لے لے کر پوتے ہوئے کہا۔

”ایکسلوو“..... دوسرا طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔ ”ارے تم۔ میں سمجھا تھا کہ صدر کی کاں ہو گی۔ کیا ہوا ہے۔“..... عمران نے چوک کر کہا۔

اور اب وہ کنگ شاہ کے کلب میں خود بیٹھتی ہے اور اس کے سکیشن کے لوگ پرے ہونا شو میں بھیلے ہوئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ وہ ہر نئے اپنی آدمی یا گروپ کو با قاعدہ چیک کر رہے ہیں۔ ان کا انداز بتاتا ہے کہ انہیں کسی کی کی یہاں آمد کا انتظار ہے۔ اور ”..... راؤش نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے اس قدر تفصیل کہاں سے حاصل کر لی۔ اور“..... عمران نے سختی جوست ہجرے بھجے میں پوچھا۔

”پُران۔ اس جگہ سے پائے لوگ موجود ہیں جو بخاری قیمت پر ہر قسم کی معلومات فروخت کرتے ہیں۔ اور“..... راؤش نے جواب دیا۔

”کیا تم کوئی ایکا مپ دے سکتے ہو کہ جس کے ذریعے ہمیں اس بنگل میں داخلے کے بارے میں درست معلومات مہیا ہو سکیں۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”فی الحال تو نہیں۔ البتہ میں معلوم کر لون گا۔ اور“..... راؤش نے جواب دیا۔

”لمحیک ہے۔ تم معلوم کر رکو۔ اب میجاہی بھائی کرم سے بات ہو گی۔ اور ایڈیٹ آں“..... عمران نے کہا اور رامسیم آف کر دیا۔ اس کے پڑے پر پیشانی کے تاثرات اگرچہ تھے کیونکہ اب تک وہ اس لئے مطمین تھا کہ الفریہ نے اسے کنگ شاہ کے ارے میں بتایا تھا کہ کنگ شاہ نہ صرف ان کی بھرپور عدد کرے گا

”اوہ۔ تو آپ اس لئے پوری ٹیم کو لے جا رہے ہیں۔ لمحیک ہے۔ میں بھی سنی چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو بھی پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کا خیازہ بھتنا چاہئے۔۔۔ بلیک زیرہ نے تحریک سئی کہا۔

”لمحیک ہے۔ پھر بات ہو گی۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکو دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر راؤش سے رابطہ کیا۔

”چکھے معلوم ہوا راؤش۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”پُران۔ آپ واقعی بے حد گہرا ہیں سوچتے ہیں۔ اگر آپ مجھے اس لائن پر ن لگاتے تو ہمارے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے۔ اور“..... راؤش کا لہجہ ستائش ہمرا تھا۔

”اصل بات تھا۔ تحریک مت بالند ہوں اور“..... عمران نے سڑ بھجے میں کہا۔

”بلیک شار کا سکیشن ہونا شو بھائی چکا ہے۔ سکیشن کی سربراہ ایک اوپری عمر عورت ہے جس کا نام مادام ڈکسن ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مادام ڈکسن نے دہان ایک کلب جو کنگ شاہ کمپلکس تھا اچانک شاہ کنگ ہے اور اس کا پہلا مالک جو کنگ شاہ کمپلکس تھا اچانک اپنے وقت میں مردہ پایا گیا۔ اسے گوفی مار کر ہلاک کیا گی تھا۔ اس کے بعد شاہ کنگ بند کر دیا گیا اور پھر مادام ڈکسن نے اسے خر لیا ہے اور اب مادام ڈکسن اس کی مالکہ بھی ہے اور جنرل میجر گی

مادام و مکسن شاؤ کلب کے آفس میں موجود تھی۔ بند کلب کو  
گزشتہ دو روز سے اوپن کر دیا گیا تھا اور نہ صرف اوپن کر دیا گیا  
تھا بلکہ مادام و مکسن کے حکم پر بیان ایسے شو مسلسل چیز کے جا  
رہے تھے کہ جن کی شہرت صرف ہونا شو میں ہی نہیں بلکہ اور گرو  
کے گزیروں تھی کہ دور و راز بڑے شہر میکاہی تک پہنچی تھی اس  
لئے کلب میں بے پناہ رش ہر وقت نظر آتا تھا۔ اس کے سکھن کے  
ہیں افراد انجائی جدید ترین آلات سمیت پورے ہونا شو گزیروں پر  
پہنچیے ہوئے تھے۔ ایک ایک اجنبی کی باقاعدہ خفیہ طور پر پہنچنگ کی  
ہمارتی تھی لیکن آجنبی تک کوئی ملکوں آدمی یا گروپ سامنے نہیں آیا  
تھا۔ مادام و مکسن نے پاکیشی تک میں عمران کی گمراہی کا بندوبست  
کر رکھا تھا تاکہ عمران اگر اکلا یا اپنے ساتھیوں سمیت ہمال سے  
روانہ ہو تو اس کی آنکھوں میں اس کے بارے میں تمام تفصیل

بلکہ وہ اس جگل کے بارے میں بھی سب کچھ جانتا ہے اس لئے وہ  
آسانی سے جگل میں داخل ہو کر سر سلطان تک پہنچ جائیں گے لیکن  
اب راذش کی روپورٹ کے بعد یہ توجیہ نکالنا مشکل نہ تھا کہ اندریل  
سے ہونے والی اس کی بات چیز ہالی کاں کی تفصیل ملک شاہ  
تک پہنچ گئی تھی اس لئے انہوں نے لیکن شاؤ کو ہلاک کر کے نہ  
صرف اس کے کلب پر قبضہ کر لیا تھا بلکہ اسے اپنے سکھن کا عارضہ  
ہیلے کوارٹر بھی بنایا تھا کیونکہ ان کا خیال ہیں ہو گا کہ پاکیشیاں سبکت  
سروں کے لوگ لا جا رہا شاؤ کلب میں لیکن شاؤ سے رابطہ کریں گے  
اور اگر راذش اسے یہ روپورٹ نہ دیتا تو ایسا ہی ہوتا تھا لیکن اب  
عمران کو پوری لائی آف ایکشن تبدیل کرنا ضروری محسوس ہو رہا  
تھا۔

”کوئی خاص بات۔۔۔“ مادام ڈسکن نے چونک کر پوچھا۔  
”مادام۔۔۔ عی عمران اچاپنک دار الحکومت سے غائب ہو گیا ہے۔۔۔  
اس کا باور پی سیمان بھی طویل عرصے کے لئے چھٹی کر کے اپنے  
گاؤں چلا گیا ہے اور قیامت کو مستقل تالا گا ہوا ہے جنکل وہ قلیٹ  
پر موجود تھا۔۔۔ آرخمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
”تم اس کے باور پی کو پکر کر اس سے معلومات حاصل کرو۔۔۔“  
مادام ڈسکن نے ہوت پڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

”وہ اچاپنک غائب ہو گیا ہے۔۔۔ یہ بات کہ وہ اپنے گاؤں جیا  
ہے وہاں کے ایک کریان کے دکاندار نے بتائی ہے لیکن اسے بھی  
اس کے گاؤں کا پہنچنی ہے۔۔۔ آرخمن نے جواب دیا۔۔۔  
”ایز پورٹ پر تمہارا آدمی فہیں تھا۔۔۔“ مادام ڈسکن نے  
پوچھا۔۔۔

”موجود تھا مادام۔۔۔ لیکن عمران ایز پورٹ پر آیا تھی جیسیں اور نہ  
اپنی چار بڑی فلاٹس سے گیا ہے۔۔۔ میں نے اس فریضی پر بھی اپنا آدمی  
رکھا ہوا تھا لیکن عمران یا اس کا کوئی ساٹھی بھی اس کے ذریعے بھی  
دار الحکومت سے باہر نہیں گیا۔۔۔ ریلوے اسٹیشن سے بھی کبھی روپورٹ  
نہیں ہے۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی کار کے ذریعے کہیں گیا ہے  
جبکہ اس کی اپنی کار اس کے گیراں میں موجود ہے۔۔۔ آرخمن  
جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”تم نے سمندری راستے کو چیک کیا ہے۔۔۔“ مادام ڈسکن نے

اس تک پہنچی تھیں ہیکے۔ پاکیشیا میں ایک گروپ جس کا چیف آرخمن  
تھا، یہ کام سرانجام دے رہا تھا لیکن وہاں سے روزانہ سینی روپورٹ  
مل رہی تھی کہ عمران اپنے قلیٹ پر موجود ہے۔ عمران کے قلیٹ پر  
موجود فون نیپ کرنے کے بھی اس نے ادکامات دیئے تھے تاکہ  
اس کی گھنکو سے اس کے آئندہ عزائم کے بارے میں معلومات مل  
سکیں لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ اپنائی پیداہ ترین ڈیوائیس استھان کر  
لینے کے باوجود عمران کے فون کو نیپ صیہنی کیا جا سکا۔ جو کچھ نیپ  
ہوتا ہے وہ سمجھ میں نہیں آتا اس نے عمران کی ذاتی عمرانی جاری  
تھی۔ مادام ڈسکن اب اس تجھے پر پہنچی تھی کہ پاکیشیا سینہت سروں  
شاید سرسلطان کے پیچے سرے سے آئے گی تھی نہیں اور حکومت  
مارططات کا یہ اندازہ کہ سرسلطان کی وجہ سے حکومت پاکیشیا جنک  
جائے پر موجود ہو جائے گی اسے درست محسوس نہ ہو رہا تھا۔ وہ نیکی  
بات پہنچی سوچ رہی تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی تھنھی نع اُنھیں  
تو اس نے باہم بڑھا کر رسیور اٹھایا۔۔۔  
”لیکن مادام ڈسکن بول رہی ہوں۔۔۔“ مادام ڈسکن نے بھاری  
لہجے میں کہا۔۔۔

”آرخمن بول رہا ہوں مادام۔۔۔ پاکیشیا سے۔۔۔“ دوسری طرف  
سے ایک مودبائی آواز سنائی دی تو مادام ڈسکن بے اختیار چونک  
پڑی کیونکہ آرخمن کی یہ کال بے وقت تھی ورنہ وہ عموماً رات کو فون  
کرتا تھا۔۔۔

رہی ہو گی۔

"مادام۔ چاؤ گروپ کے چیف گراؤنڈ ماسٹر چاؤ کا فون ہے۔" ۵۰  
آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف سے سیکریٹری کی  
انجمنی موددانہ آواز سنائی دی۔

"گراؤنڈ ماسٹر چاؤ۔ کراو ہات"۔ مادام ڈسکن نے تقریباً  
اچھتے ہوئے کہا۔ اس کے پھرے پر بیجان کے ہڑات امہر آئے  
تھے کیونکہ ہونا شو جزیرے پر موجود بھل میں چاؤ گروپ کا نکل  
ہوئہ تھا اور گراؤنڈ ماسٹر کو بیجان افسانوی حیثیت حاصل تھی اور  
مرسلطان بھی ان کے ہی قبضے میں تھے۔

"بیلو۔" چند لمحوں بعد ایک غرائی ہوئی ہی آواز سنائی دی۔  
لپچہ ایسا تھا جیسے کوئی ساپ پھنکا رہا ہو۔ گو مادام ڈسکن خود بھی  
انجمنی مضبوط احصاپ کی ماکن تھی لیکن یوں لے دالے کا لپچہ ایسا تھا  
کہ بے اختیار اس کے جسم میں سردی کی لمبی سی دوڑتی چلی تھیں۔

"مادام ڈسکن بول رہی ہوں"۔ مادام ڈسکن نے بڑی  
چدوجہد کر کے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانی تھی  
کہ وہ میان الاقوامی تنظیم بیک شار کی سیکیشن چیف ہے اور اس لحاظ  
سے وہ کسی صورت بھی گراؤنڈ ماسٹر چاؤ سے کم نہ تھی۔

"گراؤنڈ ماسٹر چاؤ بول رہا ہوں۔ ہم نے نہ ہے کہ تم اپنے  
کلب میں خوبصورت پوگرام بیٹھ کر رہی ہوں۔ کیا واقعی ایسا ہے؟" ۵۱  
دوسری طرف سے اسی پہنکارتے ہوئے بھجے میں کہا گیا۔

پوچھا۔

"سیندری راستے سے وہ کیاں جا سکتا ہے مادام"۔ آرٹر نے  
پھونک کر جوت بھرے لجھے میں کہا۔  
"بھوکا ہے کہ وہ سیندری راستے سے کافرستان چلا گیا ہو اور  
وہاں سے وہ اطمینان سے کہیں بھی جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ  
اسے تھماری ٹھکرانی کا علم ہو گیا ہو گا۔" مادام ڈسکن نے تیک لجھے  
میں کہا۔

"میں مادام۔ میں نے دور سے اور انہیلی چدید آلات سے  
ٹھکرانی کرائی ہے۔ بہر حال میں سیندری راستے کو بھی چک کر لیتا  
ہوں۔ پھر آپ کو روپورت دوں گا۔" آرٹر نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی رابط قائم ہو گیا تو مادام ڈسکن نے ایک طویل سانس لیتے  
ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے بیکن تھا کہ عمران اپنے ساقیوں سمیت  
سیندرے کے راستے کافرستان گیا ہو گا اور پھر وہاں سے وہ ہونا شو آ  
جائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے خوش تھی کہ عمران حرکت میں  
تو آیا اور پہنکہ وہ حرکت میں آ گی ہے اس نے اب اس سے  
بیجان ہونا شو میں آسانی سے نہتا جا سکتے ہے۔ انہی وہ بیٹھی یہ سب  
سوق رہی تھی کہ اچاکہ انتظام کی مترجم گھنٹی بیج الگی تو اس نے باخچہ  
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"دیں۔" مادام ڈسکن نے تیک لجھے میں کہا کیونکہ انتظام کی  
وجہ سے اسے معصوم تھا کہ اس کی سیکریٹری دوسری طرف سے بات کر

عمران بیکر سروس کی پوری تم کے ساتھ اس وقت بیگم کی ایک رہائشی کوئی میں موجود تھا۔ وہ ابھی ایک گھنٹہ پہلے جیٹ چارڑی طیارے سے بیان پہنچتے تھے۔ وہ سب اس وقت ایک بیکنین میک اپ میں تھے کیونکہ بیان پورے علاقے میں ایک بیکنین چھائے ہوئے تھے جس کے ہوناؤ میں بھی ایک بیگز کی اکٹھیت تھی۔ چونکہ وہ سب اکٹھ ایک بیکنیا جاتے رہے تھے اس لئے کسی حد تک سب ہی ایک بیکن لہجہ اختیار کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہ کرتے تھے۔ ایک پورت پر طویل القامت راڈش نے ان کا استقبال کیا تھا اور ایک پڑاپورٹ پر سوار ہو کر اس کی رہنمائی میں وہ بیان پہنچتے۔ پھر عمران اور راڈش علیحدہ کر کے میں پہنچ کر کافی دیر تک باش کرتے رہے۔ اس کے بعد راڈش اپنی کار میں سوار ہو کر بیان سے چلا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں کے پاس آ کر پہنچ گیا تھا۔

”بیان۔ تم نے درست نہیں ہے اور تم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہمارے کلب آؤ اور خصوصی سہمان بن کر یہ پروگرام دیکھو۔“  
مادام ڈکسن نے جواب دیا۔

”جہاں ہم ہوں وہاں ہمارے آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ البتہ ہم تم سے ملاقات کریں گے۔ ہم کل صحیح اپنے وہ ساتھیوں سمیت پہنچ رہے ہیں۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ انی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام ڈکسن نے باخچہ پر ہمار کر کریڈول دیا اور پھر ایک بہن پر نیس کر دیا۔

”لیں مادام“ ..... دوسری طرف سے اس کی سکریٹری کی مددگار آواز سنائی دی۔

”ملحق ہارڈی کو میرے آفس بھجواؤ۔ فوراً۔“ مادام ڈکسن نے کہا اور ریسور رکھ دیا کیونکہ وہ ہارڈی کو گرانٹ ماسٹر چاہ کے بارے میں خصوصی بدلایات دینا چاہتی تھی۔

کا۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہ۔۔۔

”کیا اطلاع ہے عمران صاحب۔۔۔ صاحب نے پوچھا۔۔۔

”اطلاع کے مطابق پورے ہونا شاہ میں یہ انواع تکمیل گئی ہے کہ  
چاؤ گروپ کا چیف ہے گرینڈ ماسٹر چاؤ کہا جاتا ہے اپنے نسل  
ساتھیوں سمیت کل صح شاہ کلب میں ہونے والا خصوصی پروگرام  
دیکھنے آ رہا ہے اور اس نے حکم دیا ہے کہ جب وہ کلب پہنچ تو  
وہاں سوائے مادام ڈکسن کے اور کوئی آدمی نہ ہو۔ وہ صرف مادام  
ڈکسن کے ساتھ پہنچ کر خصوصی پروگرام دیکھے گا۔ اس کے نسل ساتھی  
کلب کے اندر اس کی حفاظت کریں گے جبکہ مادام ڈکسن کے  
ساتھی کلب سے باہر رہ کر ان کی حفاظت کریں گے اور اگر واقعی  
ایسا ہو رہا ہے تو یہ ہمارے لئے شہری موقع ہو گا کہ ہم اس کلب  
میں ہی اس گرینڈ ماسٹر کو قابو کر کے بدل پر نہ صرف آسانی سے  
بندہ کر سکتے ہیں بلکہ سر سلطان کو بھی آسانی سے آزاد کر سکتے  
ہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر سُنگی کے  
ناڑات ابراہ آئے۔۔۔

”میرے خیال میں اگر ایسا ہو جائے تو ہم واقعی کامیابی کے  
ذریعہ پہنچ جائیں گے۔۔۔ صدر نے کہا۔۔۔

”عمران صاحب۔۔۔ صرف اس گرینڈ ماسٹر کے قابو آجائے سے  
مال میں موجود تربیت تو فتح نہیں۔۔۔ ہم اسیں گے۔۔۔ کمپنی تکمیل  
لئے کہ تو سب بے اختیار چوتھے۔۔۔

سارے ہی ساتھی مشن کی باتیں کر رہے تھے کیونکہ پڑے طویل  
عرسے بعد انہیں کسی بین الاقوامی مشن میں شمولیت کا موقع مل رہا  
تھا۔۔۔

”عمران صاحب۔ کیا ہم یہاں پہنچ رہیں گے۔۔۔ صدر نے  
نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔

”نہیں۔ تم نظرے بھی ہو سکتے ہو اور چاہو تو لیٹ کبھی سکتے  
ہو۔۔۔ عمران نے سمجھیدہ لمحے میں جواب دیا تو سب بے اختیار پس  
پڑے۔۔۔

”عمران صاحب۔ صدر نے کا مطلب تھا کہ ہمیں یہاں پہنچنے کی  
تجالی ہونا شو جانا چاہئے۔۔۔ فرمائی نے سکراتے ہوئے کہا۔۔۔

”مجھے معلوم ہے کہ مشن ہونا شو میں ہی تکمیل ہو گا لیکن دہاں  
بلیک شار کا ایک سیکشن ہمارے استقبال کے لئے پہنچ چکا ہے اور یہ  
بھی بتا دوں کہ اس سیکشن کی اپنارچ ایک ادھیڑ عمر غورت مادام  
ڈکسن ہے۔ جنک میں رہنمائی کے لئے ایک آدمی کنگ شاہ کا میں  
نے پڑے چالیا تھا لیکن اس مادام ڈکسن نے اس کنگ شاہ کو بلاک  
کر کے اس کے کلب پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے تربیت یافتہ  
آدمی انتہائی چدید ترین مشینری کے ساتھ پورے ہونا شو میں ہمیں

خلاص کرتے پڑ رہے ہیں۔ البتہ راؤش نے مجھے ایک انتہائی اہم  
اطلاع دی ہے اور میں نے اسے اس اطلاع کی حقیقی تصدیق کے  
لئے بھیجا ہے۔ اس کے آئنے کے بعد کوئی لائم عمل ملے کیا جائے

چاہکتے ہے۔۔۔ جو لیا نے انتہائی سمجھیدہ بچے میں کہا تو عمران کے پیروں پر یک لفڑ اس کے لئے شیئن کے تاثرات امہر آئے۔  
”لگہ جو لیا۔ تم نے واقعی بہرین حکمت عملی تیار کی ہے۔ عمران نے ستائی بچے میں کہا۔  
”جیسا کہ۔ لیکن یہ کام بیک وقت ہوتا چاہئے۔ دفعہ وقوع

سے شیئن ورثہ سب بچوں کے کارہہ جائے گا۔۔۔ جو لیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال نیل کی آواز سنائی دی۔

”میرا خیال ہے راذش آیا ہے۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ شیئس میں اسے لے آتا ہوں۔۔۔ صدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”جیکہ میرا خیال درسرا ہے۔۔۔ اچاک جو لیا نے انتہائی سمجھیدہ بچے میں کہا۔

”وہ کیا۔۔۔ عمران سمیت سب نے اسی چاک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔  
”دہمیں بیک وقت تین اطراف میں کام کرنا ہو گا۔۔۔ ہونا شو میر مادام ڈکسن کے خلاف، جنگل میں چاؤ گروپ کے خلاف اور سمندہ کی طرف سے جنگل میں موجود افراد کے خلاف۔۔۔ اس طرح ہم ال شدید خطرے میں ہیں۔۔۔ صدقی نے کہا۔

”بھیس بر قوم کا خدا شہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔۔۔ عمران نے تمام زور ایک ہی طرف لگا دیا تو ہمیں چاروں طرف سے گھرا ہو۔

”محظی معلوم ہے لیکن اس گرانڈ ماٹر سے ہم پوری تفصیل معلوم کر کے ایسے راستوں کو استعمال کریں گے جو یقیناً محفوظ ہوں گے۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اوہ عمران صاحب۔۔۔ اگر یہ حکم انداہ ثابت ہوئی تہ۔۔۔ صدقی نے کہا۔

”تو پھر ہم نے پہلے ہونا شو پہنچ کر مادام ڈکسن اور اس کے گروپ کا خاتمه کرنا ہے۔۔۔ اس کے بعد ہم جنگل میں گھس جائیں گے پھر ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لگہ شو۔۔۔ میں بھی سیک چاہتا ہوں کہ ایک بار ہم اندر گھس جائیں پھر راستے خود بخوبی بن جائیں گے۔۔۔ خاموش بیٹھے تھوڑے نے چک کر کہا۔

”جیکہ میرا خیال درسرا ہے۔۔۔ اچاک جو لیا نے انتہائی سمجھیدہ بچے میں کہا۔

”وہ کیا۔۔۔ عمران سمیت سب نے اسی چاک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔  
”دہمیں بیک وقت تین اطراف میں کام کرنا ہو گا۔۔۔ ہونا شو میر مادام ڈکسن کے خلاف، جنگل میں چاؤ گروپ کے خلاف اور سمندہ کی طرف سے جنگل میں موجود افراد کے خلاف۔۔۔ اس طرح ہم ال شدید خطرے میں ہیں۔۔۔ صدقی نے کہا۔

”بھیس بر قوم کا خدا شہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔۔۔ عمران نے

کشفم ہوئی ہے یا نہیں۔ عمران نے راؤش سے گاہب ہو کر کہا۔

”اطلاع درست ہے۔ البتہ اس میں ایک ترمیم کی لگتی ہے۔“  
راؤش نے جواب دیا۔

”وہ کیا؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”گرافٹ ماٹر چاؤ کے سلسلے افراد ہی نہ صرف کلب کے اندر موجود ہوں گے بلکہ کلب کو گھنی وہ چاروں طرف سے گھیرے رکھیں گے اور ہر مخلوق آدمی کو گولی سے ازادی نے کافیں حکم دیا گیا ہے جبکہ بیک شار کے افراد اس وقت کلب کے قریب گھنی شد جائیں گے جب تک گرافٹ ماٹر چاؤ اپنے ساتھیوں سمیت واپس بڑھ لیں چنان چلا جانا اس لئے ماڈم ڈکسن اپنے ساتھیوں کو حکم دیا ہے کہ جب تک گرافٹ ماٹر چاؤ کلب میں رہے گا وہ اپنے ہیئت کوارٹ تک محدود رہیں گے تاکہ کسی فحش کی غلط گفتگی کی بناء پر دونوں گروپ آپس میں نہ لڑ پڑیں۔“..... راؤش نے جواب دیا۔  
”ان کا ہیئت کوارٹ کہاں ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ہونا شو میں ایک پرائیویٹ رہائش کا ہوتی ہے جس کی کالوں کیجا گاتا ہے۔ اس کالوں کی سب سے بڑی کوئی جس کا نام ڈاکٹر ہاؤس ہے، اس میں ماڈم ڈکسن کا ہیئت کوارٹ ہے۔“  
راؤش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سخیدہ بیکہ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں واقعی کسی بھی معاملے میں لاپرواہ نہیں رہتا چاہئے۔“..... جولیا نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا تو جنور نے بے اختیار ہونٹ پھینک لئے۔

”ٹھریپ بولیا۔ تمہاری ہائی سے میری بات میں وزن پیدا ہو جاتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”کتنا وزن۔“..... صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”اوٹ کی کمر پر آخری جنکا کے برابر۔“..... عمران نے جواب دیا تو جولیا کے پیڑے پر یک لفٹ غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”تم میرا ماق اڑا رہے ہو۔“..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے غرا کر کہا۔

”ارے۔ ارے۔ میں نے صرف جنک تو نہیں کہا۔ اوٹ کی کمر پر آخری جنکا کہا ہے۔“..... جنکا جس کے وزن سے اوٹ کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔“..... عمران نے جلدی سے کہا تو سب ایک پار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے صدر اندر واپس ہوا۔ اس کے پیچھے راؤش تھا۔

راؤش اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر جھیک رہا تھا۔  
”آؤ میخو راؤش۔ یہ سب اپنے ہی لوگ ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راؤش نے سب کو سلام کیا اور پھر ایک سایبان پر موجود خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اس گرافٹ ماٹر چاؤ کے کلب آنے کے پارے میں اطلاع

تفصیل بتا شروع کر دی۔

"نحیک ہے۔ تم واقعی بے حد سمجھو دار آدمی ہو۔ میں چیف کو تمہاری تخصوصی تعریف کروں گا۔" عمران نے کہا تو راؤش کا ساتھ ادا پڑھہ یکجنت اس طرح پچک اٹھا جیسے کسی نے اس کی جلد کے نیچے ہزاروں دوائیں کے بلپ جلا دیے ہوں اور عمران کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھتے رہ گئے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ یہاں سے ہزاروں میل دور پہنچے چیف کا اس غیر ملکی پایہا کیا رعب ہے کہ وہ اس کے نمائندے کی معقولی سی گھری کی پر ہی کامیاب لگ گیا اور عمومی تعریف پر اس کا جھرہ کمل اٹھا ہے۔

"نحیک ہے۔ ہم دیکھتے بعد گوللن گھاٹ پر ہجتی جائیں گے۔" عمران نے کہا تو راؤش انھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ میں ویس موجود ہوں گا۔ اب مجھے اجازت۔" راؤش نے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر وہ ہیروئن دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ اسی صدر خاموشی سے اٹھا اور اس کے پیچے باہر چلا گیا۔

"جو یا نے نحیک کہا ہے۔ تمیں تین اطراف سے آپریشن کرنا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے عمران صاحب۔ یہ عام جگلی نہیں ہے۔ ہاں ہر قدم پر چاؤ گروپ تے نجاست کیا کیا انتظامات کئے ہوئے ہوں گے۔" کمپنیں قفلیں نے کہا۔

"یہ کہیا نام ہے ڈارک باؤس۔"..... عمران نے چونکہ کر پوچھا۔

"شروع سے تو اس کا سینک نام ہے۔"..... راؤش نے جواب دیا۔ "اب یہ بتاؤ کہ ہاں ہوتا شہر میں ہمارے لئے کوئی نہ پ، کوئی رہائش گاہ، نرانچورٹ۔ اس کا کیا ہو گا۔"..... عمران نے کہا۔

"اس کے انتظامات کر لئے ہیں لیکن رقم دو گناہ دینا پڑی ہے۔" راؤش نے جواب دیا۔

"آئندہ رقم کی بات مت کرنا۔ سمجھے۔"..... عمران نے یکجنت غراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

"آئیں ایم سوری سر۔ بس دیسے ہی من سے لکل گیا تھا۔" راؤش نے عمران کا لجھہ ہلتے ہی یکجنت گھبراۓ ہوئے لجھے میں کہا۔

"ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ بات چیف تک پہنچا دی تو تم تو کیا تمہارا پورا خاندان کمین نظر نہیں آئے گا۔ کیا تمہیں رقم کا سمجھی کی رہی ہے۔"..... عمران کا لجھہ بدستور سرد تھا۔

"نہیں سر۔ آئی ایم سوری۔ آئی ایم رائل سوری۔"..... راؤش نے اور زیادہ گھبراۓ ہوئے لجھے میں کہا۔

"بہر حال آئندہ مختال رہتا اور اب تفصیل بتاؤ۔"..... عمران نے اس پار نرم لجھے میں کہا تو راؤش نے اس طرح اطمینان نہجرا طویل سانس لیا جیسے موت کا فرشتہ آ کر وہاں چل گیا ہو اور پھر اس سے URDUFANS.COM

جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”تو پھر آپ تناہیں۔ آپ کے ذہن میں کیا لامحہ عمل ہے۔“  
کیپن ٹکلیل نے کہا۔

”کمال ہے۔ پہلے تم خود میرے ذہن کو پڑھ کر سب کو بتایا کرتے تھے اب مجھ سے پوچھ رہے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جب سے آپ نے میں جولیا کی تجویز کی تائید کی ہے آپ نے خود سوچتا چھوڑ دیا ہے اس لئے میں کیا پڑھوں اور کیا بتاؤ۔“  
کیپن ٹکلیل نے جواب دیا تو عمران سمیت سب بے اختیار اچھل کھلیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔“..... جولیا نے پوچھ کر انتہائی جرأت پھرے لجھے میں کہا۔  
”تم نے کیسے اندازہ لگایا کہ میں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔“

”مردانے مسکراتے ہوئے کہا۔  
”عمران صاحب۔ اس کے ساتھی بھی تو اس کے ساتھ ہی ہوں گے اور وہ سب بھی ان انتظامات سے واقف ہوں گے اور اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ کون کون سے راستے محفوظ ہیں اور اسراطان کو جگل میں کھا رکھا گیا ہے۔“ صدیقی نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ میں نے واقعی جولیا کی بہترین اخراج کے بعد مزید سوچنا بند کر دیا تھا۔ اب اگر جولیا کے تو وہ دارہ ہمیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہ پچا سکے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر ہم ان انتظامات کو دیکھتے رہے تو ہم مارے جائیں گے۔  
ہمیں ہر صورت میں جگل میں داخل ہونے کا رسک لینا ہو گا۔“  
تو پیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہم اعماقوں کی طرح آنکھیں بند کر کے بھی جگل میں داخل نہیں ہو سکتے ورنہ ایک آدمی بھی زندہ نہ چکے گا۔“..... کیپن ٹکلیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”اگر ہم اس گراٹ مسٹر کو چابو میں کر لیں تو اس سے ہمیں تمام اندروںی صورت حال معلوم ہو سکتی ہے۔“..... عمران نے کہا اور اسی لمحے صدیقی واپس کر کرے میں آ گیا۔

”یہ لوگ اپنے نظریات سے کملہ ہوتے ہیں۔ یہ مرتو سکتے ہیں لیکن جب نہیں سکتے اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو کہ گرانڈ ماسٹر چاہے ہمیں اندر کے بارے میں چکھتا دے گا۔“..... جولیا نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس کے ساتھی بھی تو اس کے ساتھ ہی ہوں گے اور وہ سب بھی ان انتظامات سے واقف ہوں گے اور اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ کون کون سے راستے محفوظ ہیں اور اسراطان کو جگل میں کھا رکھا گیا ہے۔“ صدیقی نے کہا۔

”ہا۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ تو لوگ مافیا کے ساتھی عیار اخراج کے بعد مزید سوچنا بند کر دیا تھا۔ اب اگر جولیا کے تو وہ دارہ ہمیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہ پچا سکے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر بیک شاربگی بھی انہیں بیان نہ رکھتی۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ چاہو  
گروپ جو فضیلتی سب سے ہی تحریک ہے انتہائی خطرناک ترین  
لوگوں پر مشتمل ہے۔ ہمیں باقاعدہ جنگل کے اندر ان کے لیکے ایک  
آدمی سے لڑنا پڑے گا۔ پھر انہی ہم سرسلطان تک پہنچ سکیں گے اور  
وہ سری بات یہ کہ وہ لوگ سمندر پر خصوصی طور پر نظر رکھتے ہوں گے  
اور سمندر کی طرف سے یقیناً انہوں نے جزویے تک قبول پروف  
انتظامات کر دیکے ہوں گے اس لئے یہ راحتی ہے کہ ہمیں سب  
سے پہلے ہوتا شو میں مادام ذکر ان اور پھر اس چاؤ گروپ کے گراٹ  
ماڑی کے خلاف فل آپریشن کرنا ہو گا۔ اس کے بعد ہم جنگل میں  
 داخل ہوں اور سرسلطان کو حاصل کر لینے کے بعد ان کی لانچوں  
میں ہمیں دہان سے لکھا ہو گا۔..... صدر نے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں  
کہا۔

”صدر کی بات درست ہے۔ میں اپنی جو یون و اپنی لیتی ہوں۔  
واقعی ہمیں اسی انداز میں کام کرنا چاہئے۔..... جولیا نے کہا تو صدر  
پوک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ جب جولیا نے جو یون تیریں  
کی تھی تو صدر موجود تھا۔ وہ راؤش کو لینے پا ہرگز ہوا تھا۔  
”کون سی تجویز۔..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا تو  
صدیقی نے اسے جولیا کی تجویز اور پھر عمران کے اس پر تبصرے  
کے بارے میں بنا دیا۔.....

”مس جولیا کی تجویز عام حالات میں واقعی بہترین ہے لیکن

”تو تم میرا مذاق ادا رہے تھے۔..... جولیا نے ہونٹ چباتے  
ہوئے کہا۔ ”ارے نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ تمہاری جو یون پر ہر یون سوچا جا  
سکتا ہے۔ میرے خیال میں ہم خود کو تمن گروپ میں تقسیم کر لیں۔  
تینوں گروپوں کے درمیان زیرہ سکس ڈرامسٹر کے ذریعے مشتعل  
رباطہ رہتے۔ ایک گروپ شاہ کلب پر حملہ کرنے اور دہان چاؤ  
گروپ کے گراٹ ماڑی سے بر قیمت پر جنگل کے اندر وہی حقانی  
القدامات کے بارے میں معلومات حاصل کرے پھر یہ معلومات  
وہ سری گروپ کو منتقل کر دے جو جنگل میں داخل ہو اور سیدھا  
سرسلطان تک پہنچ۔ انہیں دہان سے نکال کر وہ واپس ہوتا شو آئے  
کی بجائے سمندر کی طرف موجود تیرے گروپ تک پہنچا دے اور  
تیرا گروپ سرسلطان کو لے کر سیدھا سمندر کے راستے میکھی بھجوایا جا سکتا ہے۔  
”جہاں سے انہیں آسانی سے پاکیشا بھجوایا جا سکتا ہے۔

عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔  
”عمران صاحب۔ آپ شاید مذاق کے مذہ میں ہیں جو اس  
طرح کی پاٹیں کر رہے ہیں۔..... صدر نے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں  
کہا۔

”کیا مطلب۔..... عمران نے چوک کر کہا۔  
”آپ اس طرح بات کر رہے ہیں جیسے یہ سب قلمی میں ہوں  
اور آپ ڈائریکٹر۔ اگر سرسلطان تک اتنی آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے

نے جواب دیا۔

” عمران صاحب۔ آخر اس شاؤ کلب میں ایسے کیا پروگرام  
وکھائے جا رہے ہوں گے کہ ان حالات میں گراٹ ماٹر بغل سے  
لکل کر دہاں لکھی رہا ہے۔ نعمانی نے عمران کے قریب ۲ کر  
آہستہ سے کہا۔

” تم نے یہی اہم بات پوچھی ہے نعمانی۔ مجھے خوشی ہے کہ تم  
اس انداز میں ہٹ کر سوچتے ہو۔ جہاں تک میرا خیال ہے گراٹ  
ماٹر سے پروگرام ویکھنے کا صرف بہانہ بنا یا ہے۔ وہ اپنے آدمی  
دام دیکھنے کے گرد چھوڑتا چھاتا ہے تاکہ اگر ہم مادام دیکھنے  
پہنچ جائیں تو اسے پہنچی اطلاع مل سکے۔..... عمران نے جواب دیا۔  
” لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہو گا؟..... نعمانی نے تھیڑت  
بھرے لہجے میں پوچھا۔

” وہ بھیں نہیں جانتا اور نہ بھیں نہیں کر سکتا ہے جبکہ مادام  
دیکھنے کے آدمی تربیت یافتے ہیں۔ وہ ہونا شو میں مشکوک افراد کو  
چھپ کر سکتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا تو نعمانی نے اثبات  
میں سر بلادیا۔

موجودہ حالات عام حالات نہیں ہیں۔..... صدر نے کہا۔

” میرا خیال ہے کہ تم سب پر اس چاہا گردب کا رعب پر گیا  
ہے۔ تم سب ذہنی طور پر اس سے مرغوب ہو گے ہو۔ کیا پاکیشی  
سیکرٹ سروس اب ان غشیات فروشوں سے خوفزدہ ہو کر دیہاں دیکھا  
رہے گی۔..... خوبی نے کات کھانے والے لہجے میں کہا۔

” تو نے یا مرغوب ہونے کی بات نہیں ہے تو خوبی حکمت عملی کی  
بات ہو رہی ہے۔..... صدر نے خوبی کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

” یہیں حکمت عملی تو ہمیں سوت کر دیتی ہے۔ سرسلطان کو ان  
بھرمولیں کی گرفت سے چھڑانا ہے تو اس کے لئے کیا حکمت عملی ہو  
سکتی ہے اور کیا اس حکمت عملی سے یہ لوگ خود سرسلطان کو پاکیشی  
پہنچا دیں گے۔..... خوبی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

” نہ۔ کافی بحث ہو گئی ہے۔ اب کام کا وقت آگیا ہے۔ ہم  
نے گولدن گلھات پر پہنچا ہے جہاں ایک فیری راڈیٹ نے ہمارے  
لئے بک کرائی ہوئی ہے جو بھیں ہونا شو پہنچائے گی۔ دہاں جب تم  
پہنچیں کالوںی میں اپنے لئے ریزو کی گئی کوئی پہنچیں گے تو باقی

حکمت عملی دہاں سوچ لیں گے۔..... عمران نے اپنے ہوئے کہا اور  
اس کے اگھتے اسی سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

” عمران صاحب۔ آپ نے شاید کوئی مشینری بھی منشوائی تھی۔  
اس کا کیا ہوا۔..... صدر نے کہا۔

” وہ دہاں اس پہنچیکی کا لوٹی والی کوئی میں پہنچ چکی ہے۔..... عمران

دھاریاں ہیں۔ یہ چاؤ گروپ کی خاص نشانی تھی۔ مادام ڈکسن آفس میں بیٹھی ملکی گرانٹ ماہر آفس میں کوئی آدمی کلب میں موجود نہیں ہے تو پھر گرانٹ ماہر کو خصوصی شو کیسے دکھانے جائیں گے لیکن یہ فرمائش خود گرانٹ ماہر کی تھی کہ جب وہ کلب میں داخل ہو تو وہاں اس کے گروپ کے آدمیوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ ہو۔ دیے گئے مادام ڈکسن نے اپنی رہائش گاہ پر اپنے کلب میٹھر کو کال کر کے اسے پابند کر دیا تھا کہ وہ خصوصی شو کے لئے اپنے رابطے تکمل رکھے۔ جب پھر مادام ڈکسن اسے کال کرے وہ شو میں پیش ہونے والی لاڑکیوں کو لے کر کلب فتحی جانے اس لئے مادام ڈکسن مطمئن تھی کہ وہ آسانی سے گرانٹ ماہر کو وہ خصوصی شو دکھانے کے لیے جس کی تعریف سن کر وہ یہاں آنے پر مجبور ہوا ہے۔ ابھی وہ بیٹھی یہ سب کچھ سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور یوں نیکارم پہنچنے والے ایک آدمی نے اندر واپس ہو کر مادام ڈکسن کو سلام کیا۔ ”گرانٹ ماہر کلب میں داخل ہو گئے ہیں“ آنے والے نے یہ سے مدد بات لے لیتیں کہا۔

”لہیک ہے۔ اسے یہاں لے آؤ“..... مادام ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے اس طرح مادام ڈکسن کی طرف دیکھا جیسے اسے اپنے کافلوں پر لیکن نہ آ رہا تو کہ گرانٹ ماہر کے پارے میں ایک ٹولوت اس لاپرواہی سے بھی بات کر سکتی ہے۔ اس نے ہونٹ پہنچنے اور تیزی سے باہر چلا گیا۔

مادام ڈکسن شاؤ کلب کے شاندار آفس میں بیٹھی گرانٹ ماہر چاؤ کا انتخاب کر رہی تھی۔ اسے تباہی کی تھا کہ گرانٹ ماہر تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ رہا ہے۔ کلب کے باہر خصوصی طور پر ایک تھنچی لئک رہی تھی کہ گاؤں زر و جوہات کی بناء پر آج کلب بند رہے گا اور آنے والوں کو کپاڈٹھی گیت سے باہر ہی واپس کیا جا رہا تھا۔ مادام ڈکسن خود جب اپنی رہائش گاہ سے یہاں پہنچی تھی تو وہ کلب میں داخل ہونے سے لے کر اپنے آفس تک پہنچنے کے دوران یہ دیکھ کر جیان رہ گئی کہ کلب میں اس کا ایک بھی آدمی دکھائی نہ دے رہا تھا بلکہ ہر طرف بزر و جبوں والی کمائڈو یونیفارم پہنچے اور مشینیں تیکیں کانڈھوں سے لکھائے انتہائی صحت مند اور طویل القامت افراد خاصی تعداد میں نظر آ رہے تھے۔ ان سب کے سر پہنچنے تھے اور ان سب کے گلے میں سرخ رنگ کی پیاس بندگی ہوئی تھیں جن پر زرد رنگ کی

میں کہا تو مادام ذکر نے بے اختیار بس چڑی۔

”گرانٹ ماشر چاؤ۔ تم اس وقت جہاں مہماں ہو اس لئے میں تمہیں کوئی سخت جواب نہیں دینا چاہتی۔ میں جاؤ اور اپنے ان آدمیوں کو پابرجا بھجواؤ۔ مادام ذکر نے کا لبھ یک لفڑ پتھر یا سا ہو گیا تھا۔

”تم۔ تم بھرپوی تو چین کر رہی ہو۔ میری۔ گرانٹ ماشر چاؤ کی۔“  
گرانٹ ماشر چاؤ نے یک لفڑ پتھر ہوئے لجھے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے لکھنے لگے تھے۔ اس کے پیچے آنے والے دونوں آدمیوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گھسیں یک لفت سیدھی کر لیں۔

”گرانٹ ماشر چاؤ۔ میرا اعلیٰ بلیک نوار سے ہے اور میں اس کی سیکشن چیف ہوں۔ یہ ایک نیمن الاقوایی سٹیم ہے۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں صرف ایک کلب کی مالکہ یا بجزل مجرم ہوں تو اس بات کو زہن سے نکال دو ورنہ تمہارے پورے جنگل پر نیسام بیوں کی پارش ہو سکتی ہے اور یہ بھی سن لو کہ بظاہر میں حصیں بیان اکلی نظر۔ آرہی ہوں لیکن اس وقت بھی ہزاروں آنکھیں ہمیں دکھرائی ہیں۔

اور ہمارے درمان ہوتے ہوئے دالی بات چیزیں بھی کئی چارہی ہیں اس لئے ان دونوں کو پابرجا بھجواؤ اور میں جاؤ۔“ مادام ذکر نے اپنی اہلی سرد لیچے میں جواب دیا تو گرانٹ ماشر چاؤ چند لمحے حاصل کرنا مادام ذکر نے دیکھتا رہا بھر اس نے بے اختیار ایک طویل

”ہونہ۔ نجات یہ لوگ کیوں خواہ گواہ اس نائب کا رعب قائم کرنے کا شوق رکھتے ہیں جیسے یہ انسانوں سے ہٹ کر کوئی غیر مردی مخلوق ہوں۔“ ..... مادام ذکر نے اس آدمی کے پیارے کے چہرے پر اگر آنے والے تاثرات کو کچھ ہوتے ہوئے بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر بخوبی دیر بعد روزاہد ایک وہاکے سے کھلا اور ایک دیوقامت آدمی جس کا جسم کسی گینڈے کی طرح پھیلا ہوا اور مضبوط تھا ہرے شاہزادہ انداز میں اندر دخل ہوا۔ اس کا سر گنجائی تھا اور اس نے بھی لگے میں سرخ پی پاندھی ہوئی تھی۔ جس پر زرد دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ وہ بیڑاں کی دھیوں والی کمائیوں یوں تفارم کی بجائے سیاہ رنگ کے دھیوں والی یوں تفارم پہنے ہوئے تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں بڑی بڑی بالیاں تھیں۔ آنکھیں سرخ اور بڑا سا پیہہ آگ کی طرح تیکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ دیکھنے والے پر خود بکوڑ اس کا رعب پڑ جاتا تھا لیکن میری کو دوسرا طرف پڑھنی ہوئی ہوئی مادام ذکر نے کا چہرہ تباہ تھا کہ اس پر آنے والے کا رعب پڑنے کی بجائے اتنا بوریت محسوس ہو رہی تھی۔ اس آدمی کے پیچھے دو آدمی تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گھسیں تھیں۔

”تمہارا نام گرانٹ ماشر چاؤ ہے۔“ مادام ذکر نے کہی یہ پیٹھے پیٹھے براسانہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور تم نے اٹھ کر ہمارا استقبال کیوں نہیں کیا۔ کیا جسمیں اپنی زندگی عزیز نہیں۔“ ..... گرانٹ ماشر چاؤ نے بڑے رعب دار لمحے

پہلے جنگل کا حاکم تھا لیکن پھر وہ بودھا ہو گیا تو میں نے اسے جنگل سے نکال دیا لیکن بہر حال وہ میرا کزن تھا اور مجھے اس کی موت کا سن کر بے حد غصہ آیا ہے۔۔۔ گراٹ ماشر نے کہا۔

"وہ پاکیشا نیکرت مردی کا مجرم سن کر تمہارے جنگل کے تمام راز اپنیں تناول پر تدار ہو گیا تھا۔ اس کی اطلاع ہمارے چیف کو مل گئی۔ چنانچہ اسے فوری طور پر سکرین سے بہانا ضروری ہو گیا تھا درت یہ لوگ تمہارے جنگل میں قیامت برپا کر دیتے۔۔۔ مادام ذکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے دوسروں پار پاکیشا نیکرت مردی کا نام لایا ہے۔ کون ہیں یہ لوگ۔۔۔ گراٹ ماشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشا براعظم الشیا کا ایک ملک ہے جس کے سکریٹری خاچہ کو انداز کر کے تمہارے تحویل میں دیا گیا ہے اور یہ مردی اس آدمی کو چھڑوانے کے لئے یہاں پہنچ رہی ہے اور یہ ابھائی خطرہ الیکشن میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو۔ بہر حال یہ بتاؤ کہ تمہیں پہنچے ہوئے یہاں اس انداز میں آئنے کے بارے میں کیا سوچی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ پاکیشا نیکرت مردی کسی بھی لئے یہاں پہنچ سکتی ہے۔۔۔ مادام ذکر نے آگے کی طرف جلتے ہوئے مرد لجھ میں کہا۔

"اچھا۔۔۔ وہ بودھا ایشیائی آدمی تھے تم نے مارطانہ حکومت کی ایمانگ پر اس کے حوالے کرنا ہے۔۔۔ گراٹ ماشر نے کہا۔

"ہاں وہی اور میرا لیکشن یہاں ان لوگوں کو تم ملک چکنے سے دوست کے لئے موجود ہے اور یہ تمہارے ساتھ ساتھ ہمارے چیف کی بھی بوجہوئی ہے درت ہمارا مشن تو اسی وقت فتح ہو گیا تھا جب تم نے اس بوڑھے کو ماکیشا سے انداز کر کے حکومت مارخانہ کے کہنے پر قفسہ کر لیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شاہ میرا کزن تھا۔۔۔

سافس لیا اور اس کے ساتھ تھی اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو اس کے عقب میں موجود اس کے دونوں ساتھی بھل کی سی تجزی سے آفی سے باہر نکل گئے اور گراٹ ماشر چاڑی میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کری پر بیٹھ گیا۔

"میں نے زندگی میں بھلی بار کسی عورت کی بات مانی ہے اور وہ بھی صرف اس لئے کہ مجھے ابھی تم سے کچھ کام لینا ہے ورنہ جس انداز میں تم نے مجھ سے بات کی ہے تمہاری روح اس دوران ہراروں پار تمہارا جسم چھوڑنے پر بھجو ہو چکی ہوتی۔۔۔ گراٹ ماشر چاڑے ہوئے چباتے ہوئے قدرے غصیلے لجھ میں کہا تو مادام ذکر نے اختیار پس پڑی۔

"اور تم بھی اس لئے زندہ نظر آ رہے ہو کہ ہمارے چیف نے ایک اہم کام کام تمہارے پرداز کیا ہوا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ اس مشیں کوئی رکاوٹ پیدا ہو۔ بہر حال یہ بتاؤ کہ تمہیں پہنچے ہوئے یہاں اس انداز میں آئنے کے بارے میں کیا سوچی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ پاکیشا نیکرت مردی کسی بھی لئے یہاں پہنچ سکتی ہے۔۔۔ مادام ذکر نے آگے کی طرف جلتے ہوئے مرد لجھ میں کہا۔

"یعنی تو میں معلوم کرنے آیا ہوں کہ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو اور تم نے سانگ شاہ کو کیوں بلاک کیا ہے اور پھر اس کے کلب پر قفسہ کر لیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شاہ میرا کزن تھا۔۔۔

ال احسان کو پاہ رکھنا کہ میں نے جھیں زمہد بیجاں سے جانے کی ابازت دی ہے۔ چلو انھوں... گرانٹ ماہر نے کہا اور اس کے ساتھ ان وہ خود بھی ایک جھکٹے سے اچھل کر کرڑا ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چار سلسلے چاؤ تیزی سے اندر واپسی ہوئے اور انہوں نے مادام ڈکسن کو اس طرح گھیر لیا جیسے مادام ڈکسن اپاکٹ غائب ہو جائے گی اور وہ اسے غائب ہونے سے روکنا پڑجئے ہوں۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا رہی ہوں۔" مادام ڈکسن نے ایک طولی ساقی لپٹتے ہوئے کہا اور بھر اس نے پیزکی دروازہ کھول کر اس میں سے ایک سرخ رنگ کا فون جیسی اٹھا کر میز پر موجود یہک میں والا اور یہک کانٹھے سے لٹکا کر دو اونچ کر کلڑی ہو گئی۔

"اسے کلب سے باہر چھوڑ آؤ۔" گرانٹ ماہر نے اپنے آدمیوں سے کہا۔

"چلو۔" ان میں سے ایک نے انجینی اور شست لمحے میں کہا۔

"ہاں چلو۔" مادام ڈکسن نے سرد لمحے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے کپوڈن سے باہر پہنچ گئی تھی۔ دیساں واقعی ہر طرف چاؤ گروپ کے افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ مادام ڈکسن نے ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو خالی ٹیکسی اس کے قریب آ کر رک گئی۔ مادام ڈکسن ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔

ترہمارے حوالے کر دی تھا۔ اب جو کچھ ہوتا اس سے جہاد کوئی تعقیل نہ تھا لیکن ہمارا چیف آخیری میسے تک اپنے مشن کی خلافت کرنے کا قائل ہے اس لئے اس نے میرا ٹیکسی بیجاں تعینات کیا ہے اور میرے آدمی پورے ہونا شو میں انہیں کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ لوگ بیجاں ٹیکسی گے میرے آدمیوں کے ہاتھوں ملاک ہو جائیں گے۔ اس طرح تم پر جملہ ٹیکسی ہو سکے گا۔" مادام ڈکسن نے کہا۔

"تم کبھی چاؤ بھل میں نہیں آئیں درست جھیں معلوم ہو جاتا کہ وہاں قدم قدم پر موت پھنکاری رہتی ہے۔ وہاں کوئی اجنبی کسی بھی صورت دوسرا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ بہر حال تم جو چاہے کرتی پھر وہ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن جھیں یہ کلب چھوڑنا ہو گا۔ یہ کلب میرے کزن کا ہے اور اب اس کا مالک میں ہوں۔" گرانٹ ماہر نے منہ ہاتھ ہوئے سرد لمحے میں کہا۔

"تم بیجاں خوشی پر گرام دیکھتے آئے ہو یا اس کلب پر قبضہ کرنے کے لئے۔" مادام ڈکسن نے کہا تو گرانٹ ماہر چاؤ بے اختیار بھس پڑا۔

"اس وقت کلب کے اندر اور باہر میرے آدمیوں کا قبضہ ہے۔ تہمارے آدمیوں کا سایہ تک اس کلب پر نہیں پڑ سکتا اور میں نے آس پا تھا کہ شو کی موت کا حباب تم سے لوں گا لیکن میں شہید معاف کرتا ہوں۔ اخواں اور کلب سے باہر چاؤ اور ہمیشہ میرے

آگے بڑھ کر اسے دھکیلا تو کھڑکی اندر کی طرف کھلتی چلی گئی تو اس نے جرت بھرے انداز میں پہلے تو اندر چھانٹا لیکن اندر الیک خاموشی تھی جیسے کوئی موجود نہ ہوا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ یہ اس کے سیکشن کا بیہقی وار تھا۔ وہ خود تو کلب میں علیٰ رہتی تھی لیکن اس کے گروپ کے تین افراد سیکل رہتے تھے۔ وہ اندر داخل ہوئی اور اس نے کھڑکی کو بند کر دیا۔

”یہ کیسی خاموشی ہے؟“ مادام ڈسکن نے جرت بھرے لجھے میں بڑھ رہا تھا کہا اور پھر ہونٹ پہنچنے والے اندر ولی عمارت کی طرف یوچنٹ چلی گئی اور پھر جیسے ہی وہ میں بال میں داخل ہوئی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر یہک وقت ہزاروں ہم پھٹ پڑے ہوں۔ اس کا جسم یکخت لہرا سا گیا۔ اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے اندر ہمرا سا چھا گیا ہوا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

”اوہ گاڑا۔ یہ سب کیا ہے؟“ اس کے من سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھیوں اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کیونکہ بال میں کریساں ایک طرف کر کے رکھ دی گئی تھیں جبکہ اس کے سیکشن کے تمام افراد ایک قطار میں پڑے ہوئے تھے اور ان سب کی حالت بتا رہی تھی کہ انہیں بے ہوش کرنے کے بعد گولیاں ماری گئی ہیں اور ہمار ان کی لاٹیں یاں تھیں کہ رکھ دی گئی ہیں۔ اس نے بے اختیار ایک کری کا سہارا لیا اور پھر وہ اس کری پر جیسے گرسی پڑی۔

”تجھیکی کا لوٹی ڈارک ہاؤس لے چلا۔“ مادام ڈسکن نے کہا۔ ”لیں میدم“۔ تھیکی ڈرائیور نے موہبہ لجھے میں کہا اور اس کے ساتھی تھیکی ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ مادام ڈسکن پہنچنے موقع رہتی تھی کہ کیا وہ پہلے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لے اور پھر چیف کو پورٹ دے یا پہلے چیف سے بات کر کے پھر ان لوگوں کے خلاف ایکشن لے لیکن وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکی تھی کہ تھیکی ایک رہائشی کا لوٹی میں داخل ہو گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک شاندار کوئی کے بند گیک تھے کے سامنے رک گئی۔ ستون پر ڈارک ہاؤس کی پلیٹ موجود تھی۔ مادام ڈسکن نے بیک سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

”باقی تمہاری ٹپ“۔ مادام ڈسکن نے کہا۔

”تجھک یو میدم“۔ تھیکی ڈرائیور نے سرت بھرے لجھے میں کہا اور مادام ڈسکن اس کے انداز پر بے اختیار مکارا دی۔ تھیکی سے پچھے اتری تو تھیکی ڈرائیور نے ایک جھٹکے سے تھیکی آگے بڑھائی اور پھر اسے اس قدر تجزیہ رفتاری سے دوزاتا ہوا موڑ مڑ گیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ مادام ڈسکن کہنی اس سے نوٹ واپس نہ لے۔ مادام ڈسکن نے آگے بڑھ کر ستون پر موجود کال بیتل کا بنن پر لیں کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑکی ہو گئی لیکن دوسرے لمحے وہ دیکھ کر چونک پڑی کہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی بند نہ تھی۔ اس نے

165  
اے سیکشن کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔“ مادام ڈکسن نے قدرے  
لٹری بچھے میں کہا۔

”کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب؟“ دوسرا طرف سے جرت  
اے بچھے میں کہا گیا تو مادام ڈکسن نے گرانٹ ماسٹر چاؤ کا پیغام  
ملنے سے لے کر اس کے کلب میں آئے، اس سے پہلے وی جانے  
والی پذیری اور پھر اس سے ہوتے والی ٹکٹوکی سمیت یہاں پہنچ کواڑ  
لپٹتے اور یہاں موجود سیکشن کے افراد کی لاشوں تک کی تمام تفصیل  
ناہی۔

”دیری بیٹھ۔ لیکن تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کام اس چاؤ گروپ  
کا ہے؟“ چیف نے کہا۔

”تو اور کس کا ہو سکتا ہے چیف؟“ مادام ڈکسن نے غصے سے  
پیش ہوئے بچھے میں کہا۔

”تمہارا اندازہ غلط ہے مادام ڈکسن۔ بچھے معلوم ہے کہ چاؤ  
گروپ کس انداز میں کام کرتا ہے۔ یہ بے تباہ فائزگ کر کے  
سیکشن کے تمام افراد کو گولیوں سے ادا کئے ہیں۔ پوری کوشش پر  
ہوں کی پارش کر سکتے ہیں لیکن یہ ان کا طریقہ کارثی ہے کہ وہ  
پہلے کوشش کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اور پھر  
اندر داخل ہو کر بے ہوش افراد کو ہلاک کریں اور پھر ان کی لاشیں  
کی پڑے کمرے میں ترتیب سے رکھ دیں۔ یہ سب ان کی نظر  
کے خلاف ہے۔“ چیف نے تیز بچھے میں کہا تو مادام ڈکسن کے

”یہ۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ اور۔ اور۔ اس  
لئے وہ چاؤ بچھے دھمکیاں دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اس نے بچھے  
زندہ چھوڑ دیا ہے یہ اس کا احسان ہے۔ ویری بیٹھ۔ اس کا مطلب  
ہے کہ یہ سب اس کے آدمیوں نے کیا ہے۔ ویری بیٹھ۔ میرا پر  
سیکشن ہی ختم ہو گیا ہے۔ ویری بیٹھ۔“ مادام ڈکسن نے پیرواتے  
ہوئے کہا۔ وہ پار پار ویری بیٹھ، ویری بیٹھ اس طرح کہہ رہی تھی جیسے  
ان الخاطر کی باقاعدہ گردوان کر رہی ہو۔ پھر چند لمحوں تک بچھے  
سائنس لینے کے بعد اس نے بیگ میں سے وہ سرخ رنگ کا فون  
نکلا جو اس نے کلب میں اپنی آفس نیچل کی دروازے کھال کر بیگ  
میں رکھا تھا اور اس کے پیچے موجود ایک بہن پر نیچل کر دیا۔ بہن  
پر نیچل کرتے ہی فون بیگ کے اوپر سبز رنگ کی لائٹ جل اٹھی تو  
مادام ڈکسن نے تیزی سے بیگ پر نیچل کرنے شروع کر دیئے۔ پھر  
لمحے دوسرا طرف تھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیدر  
الٹھالیا گیا۔

”میں۔ چیف اندھنگ یا۔“ چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔  
”مادام ڈکسن بول رہی ہوں ہو؛ شو آئی لینڈ سے۔“ مادام  
ڈکسن نے کہا۔

”اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا پاکیشا یکرٹ سروس کا خاتمہ ہو گیا یا نہیں۔“  
دوسرا طرف سے چونک کر کہا گیا۔  
”پاکیشا یکرٹ سروس تو ابھی ہو نہ چکھی ای نیس البتہ میرے۔“

لوگوں نے یہ ہولناک کارروائی کی ہے وہ اب یقیناً میرے پیچھے اول گئے۔ گھاٹ پر میری خصوصی فیری موجود ہے۔ میں اس سے میکاہی پہنچ کر آپ کو کال کروں گی..... ماڈام ڈسکن نے کہا۔  
”اوکے۔“ دوسرا طرف سے کھا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماڈام ڈسکن نے فون آف کر کے اسے واپس بھرے لے چکھا۔

”یہ کام لازماً پاکیشیا سیکرت سروس کا ہو گا۔ انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا کہ تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور انہوں نے وہاں رینے کر دیا۔ اس طرح ایک تین جملے میں انہوں نے تمہارا پورا سیکشن قائم کر دیا۔ اب وہ چاؤ گروپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔“ چیف نے کہا۔  
”لیکن چیف۔ وہ مجھے تو کسی صورت بھی نہ چھوڑتے جبکہ وہ کلب میں آئے ہیں تھیں۔“..... ماڈام ڈسکن نے کہا۔

”بہر حال اب تمہارا وہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تم یہ لاشیں وہیں چھوڑ کر اور ضروری سامان لے کر فوری طور پر ہوتا شو چھوڑ دو اور میگاہی پہنچ کر مجھے کال کرو۔ میں وہاں چیل سیکشن کو بھجو دوں گا۔ پھر تم اس سیکشن سمیت دوبارہ ہوتا شو پہنچ جانا۔ چیل سیکشن آسافی سے معلوم کر لے گا کہ یہ ساری کارروائی کس کی ہے اور جس نے بھی یہ کام کیا ہو گا تم چیل سیکشن کی مدد سے ان سے ہولناک انقام آسافی سے لے سکو گی۔“..... چیف نے کہا۔

”نہیک ہے چیف۔ میں انہی روایت ہو چاتی ہوں کیونکہ جن

چہرے پر یکلخت حرمت کے تاثرات امجد آئے۔  
”اوہ۔ اوہ چیف۔ آپ درست کہ رہے ہیں۔ میری ان لوگوں سے مخفی ملاقات ہوئی ہے۔ یہ واقعی اس ہے آپ کا تخلف تھیں کہ

سکتے ہیں پھر یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔“..... ماڈام ڈسکن نے حرمت بھرے لے چکھا۔

”یہ کام لازماً پاکیشیا سیکرت سروس کا ہو گا۔ انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا کہ تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور انہوں نے وہاں رینے کر دیا۔ اس طرح ایک تین جملے میں انہوں نے تمہارا پورا سیکشن قائم کر دیا۔ اب وہ چاؤ گروپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔“ چیف نے کہا۔

”لیکن چیف۔ وہ مجھے تو کسی صورت بھی نہ چھوڑتے جبکہ وہ کلب میں آئے ہیں تھیں۔“..... ماڈام ڈسکن نے کہا۔

”لاشیں وہیں چھوڑ کر اور ضروری سامان لے کر فوری طور پر ہوتا شو چھوڑ دو اور میگاہی پہنچ کر مجھے کال کرو۔ میں وہاں چیل سیکشن کو بھجو دوں گا۔ پھر تم اس سیکشن سمیت دوبارہ ہوتا شو پہنچ جانا۔ چیل سیکشن آسافی سے معلوم کر لے گا کہ یہ ساری کارروائی کس کی ہے اور جس نے بھی یہ کام کیا ہو گا تم چیل سیکشن کی مدد سے ان سے ہولناک انقام آسافی سے لے سکو گی۔“..... چیف نے کہا۔

”نہیک ہے چیف۔ میں انہی روایت ہو چاتی ہوں کیونکہ جن

رکھا گیا تھا اور ان کے ذمے یہ لگایا گیا تھا کہ وہ چاؤ گروپ کے اس جگل کا جائزہ لے کر واپس آئیں تاکہ ہونا شو میں مادام ڈکسن گروپ اور چاؤ گروپ سے خشنے کے بعد وہ سب اس جگل میں داخل ہو کر سرسلطان حکم پہنچیں۔ عمران نے سمندر کے راستے جگل میں داخل ہونے کا آئینہ یا ذرا پ کر دیا تھا کیونکہ جس خصوصی فیروزی پر وہ میکائی سے ہونا شکنپی تھے اس کے کپتان سے عمران نے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق سمندر کے اندر تقریباً میں نات بحکم سمندر کے اندر چاؤ گروپ نے انجامی جدید ترین بیلو ریز پہنچائی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے چھوٹی لائچی سے لے کر جگل چہاز تک اس ایسے میں داخل ہوتے ہی تکل طور پر جاہ ہو جاتے تھے اور صرف چاؤ گروپ کی لاٹھیں اور چہاز جن پر اشتنی بلیو ریز آلات نصب تھے وہ سمندر میں سفر کرنے تھے اس نے عمران نے سمندر کی طرف سے جگل میں داخل ہوتے کا آئینہ یا ذرا پ کر دیا تھا۔ وہ راگروپ توبیر، نہمانی اور خاور پر مشتمل تھا۔ ان کی ذمہ داری مادام ڈکسن سکیشن کا اس انداز میں خاتمه کرنا تھا کہ کسی کو اس پارے میں فوری علم نہ ہو سکے جبکہ تیرا گروپ وہ تھا جو اس وقت پہنک کلب میں چاؤ گروپ کا گرانٹ ماشر آیا ہوا ہے اس لئے دبائی ہیئت کو اڑ رہی تھیں کالوں کی کوئی کالوں کی کوئی ڈارک ہاؤس میں ہے اور آج کلب میں صرف مادام ڈکسن ہو گی جبکہ اس کے گروپ کے نام افراد ہیئے کو اڑ رہے تھے ہی صھود رہیں گے۔ اس طالعہ کی وجہ سے عمران نے اپنی نیم کوئین گروپیں میں تھیم کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک گروپ کی لیڈر جولیا تھی۔ اس گروپ میں صالح اور چوبان ا

عمران نے جیپ شاؤ کلب سے کافی پہلے ایک سائینڈ پر کر کے روک دی۔ ہری ہی جیپ کی ڈرائیور ہیٹ پر عمران تھا جبکہ سائینڈ سیٹ پر صدر پہنچا ہوا تھا۔ عجی سیٹ پر کیپشن ٹکلیل اور صدیقی موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک ٹکنڈ پہلے خصوصی فیروز کے ذریعے ہونا شکنپی تھا اور پھر وہ سب گھات سے سیدھے گھنکیں کالوں پہنچتے۔ راؤش نے انہیں بتا دیا تھا کہ مادام ڈکسن کا ہیئت کو اڑ رہی تھیں کالوں کی کوئی کالوں کی کوئی ڈارک ہاؤس میں ہے اور آج چوبان کلب میں چاؤ گروپ کا گرانٹ ماشر آیا ہوا ہے اس لئے دبائی ہیئت کو اڑ رہی تھیں کالوں کی کوئی کالوں کی کوئی ڈارک ہاؤس میں ہے اور آج کلب میں صرف مادام ڈکسن ہو گی جبکہ اس کے گروپ کے نام افراد ہیئے کو اڑ رہے تھے ہی صھود رہیں گے۔ اس طالعہ کی وجہ سے عمران نے اپنی نیم کوئین گروپیں میں تھیم کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک گروپ کی لیڈر جولیا تھی۔ اس گروپ میں صالح اور چوبان ا

سب نے اپنات میں سر ہلا دیئے۔ وہ چاروں اس وقت ایک بیٹھنے لیک اپ میں تھے اور ان سب نے سوت پینک رکھ کے تھے۔

”آؤ پھر آپریشن گرافٹ ماہر کا آغاز کریں۔“..... عمران نے سُکرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلتے گئے۔ کلب کا کپاونڈ گیٹ بند تھا اور گیٹ کے باہر ایک پلیٹ موجود تھی کہ کلب ناگزیر دیوبات کی وجہ سے بند رہے گا۔ پھانک اونچا تھا اس لئے پھانک کے سامنے موجود برآمدے میں چار سینے سردوں والے آدمی اکثر کھڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان کے جسموں پر بزر ہجیوں والی کمائٹوں یو نیفارم تھی۔ گھے میں سرخ رنگ کی پیمان بندگی ہوئی تھیں جن پر زرد رنگ کی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ ان چاروں کے کامیوں سے مشین تھیں لٹک رہی تھیں اور وہ اپنے چہروں کے خدوخال سے مقابی افرا و دکھائی دے رہے تھے لیکن قد و قامت اور جسامت سے وہ خاصے محنت مند اور خود نظر آ رہے تھے اور ان کے چہروں پر تختی کا تاثر دور سے ہی خاصا نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی چیسے ہی گیٹ پر پہنچنے والے سے ایک پھانگتا ہوا برآمدے سے اتر اور کمائٹوں کے انداز میں دوڑتا ہوا گیٹ پر آ گیا۔

”جاوہ کلب بند ہے۔ چاؤ بھاگ جاؤ۔“..... اس نے کرک دار لبکش کہا۔

کے مطابق یہ گردپ لڑتے ہجڑتے میں ماہر تھا اور بدمعاشوں اور غنزوں کی فطرت کے مطابق یہ لوگ کوئی چلانے اور درودوں کو بلکر کرنے میں معمولی تھی بچپا ہست کا بھی اخبار نہ کرتے تھے اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ اگر وہ یہ سمجھیں کہ حالات ان کے خلاف ہیں تو کوئی چلانے یا لڑنے سے ہرگز گرفز نہ کریں اس لئے ان سب کی جیسوں میں مشین پلٹلو اور ان کے فاضل میگرین خاصی تعداد میں موجود تھے۔

”کلب تو بند ہے عمران صاحب۔“..... خلدہ نے جیپ سے پیچے اتر ج ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے کلب میں اس وقت خصوصی شو ہو رہا ہو گا اور یہ شو گرافٹ ماہر بنیش تھیں وہیکہ رہا ہو گا اس لئے عام پلک کے لئے کلب کو بند کر دیا گیا ہو گا۔“..... عمران نے پیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ عقیقی سیٹوں پر پہنچنے ہوئے کمپنیں ٹکلیں اور صدیقی بھی پیچے اتر آئے۔

”عمران صاحب۔ اگر کلب بند کر دیا گیا ہے تو پھر تو ہمیں وہ لوگ کسی صورت اندر نہ چانے دیں گے۔“..... کمپنیں ٹکلیں نے کہا۔

”میں کوشش کروں گا کہ ان لوگوں کو بچ دے کہ گرافٹ ماہر تھک پھنچ جاؤں لیکن اگر بات نہ ہی تو پھر ہمیں تجویر کی غیر حاضری میں تجویر ایکشن ہی کرنا پڑے گا کیونکہ گرافٹ ماہر کو کو کرنے کا یہ گولنگن چاں ہے پھر شاید یہ ہاتھ نہ آئے۔“..... عمران نے کہا تو

نہ دیا ہو گا۔

”چھانک بند کر دو اور آڑ جلدی“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اسی دہ مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدے کی طرف بھاگنا پڑا گی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچے بھاگ رہے تھے۔

”مشین گھنیں لے لو اند شاید زیادہ آدمی ہوں“..... عمران نے یکلنت رک کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے ان تینوں کے باقیوں سے مشین گھنیں اپک لیں جو برآمدے سے پکھ فاسٹلے پر زمین پر مردہ پڑے ہوئے تھے جبکہ چھانک کے قریب پڑا ہوا تھا۔ برآمدے میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران نے پینڈل گھما کر اسے کھونے کی کوشش کی لیکن وہ اندر سے لاک کر دیا گیا تھا۔ عمران نے مشین پنڈل کی نال لال کے سلم پر رکھ کر فریج مردہ دیا۔ ایک دھماکے سے لاک نوئے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے لات مار کر بھاری دروازہ کھول دیا۔ اندر ایک گلری تھی جو اگے چاکر گھوم گئی تھی۔

”ایک آدمی یہاں خبر گا تاکہ عصب سے کوئی نہ آ جائے۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گی۔ اس کے پیچے صدر اور کپٹن ٹھیکلیں بھی دوڑتے ہوئے آگے پڑھتے چلے گئے جبکہ صدیقی ویس دروازے کے قریب رک گیا تھا۔ عمران ابھی گلری کے موڑ تک پہنچا تھا کہ اسے دوسرا طرف سے دوڑتے اورے قدموں کی آوازیں سنائی دیئے گئیں۔ آنے والا ایک دی

”ستو چاؤ بواۓ۔ میرا نام ہارڈی ہے اور یہ میرے سسٹمنٹس ہیں۔ جا کر اپنے گرانٹ ماٹر سے کہو وہ مجھ سے فوری ملاقات کر لے ورنہ اس کے جھلک پر کسی بھی وقت قیامت نوٹ ہوتی ہے۔ جاؤ چاؤ بواۓ اور اسے بتا د کہ کارڈیا کا ہارڈی بنات خود اس کے لئے ایک بڑی آفر لے کر آیا ہے۔ جاؤ“..... عمران نے اس سے بھی زیادہ اوپنی آواز اور اچانک سخت لمحے میں کہا۔

”میں کہتا ہوں تم بُوکوئی بھی ہو دفعہ ہو جاؤ۔ گرانٹ ماٹر میہاں موجود نہیں ہے۔ وہ واپس چلا گیا ہے۔ جاؤ ورنہ میں ظاری کھول دوں گا۔“..... اس آدمی نے غصے سے چیختھے ہوئے لمحے میں کہا۔ اس کے ساتھیوں ہی اس نے بیکل کی سی تیزی سے کامن ہے سے مشین گھن اتار لی تھی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ، تکملہ ہوتا عمران اسکی بندرگی سے چھانک پر چاکرا اور پھر اس سے پہلے کہ چاؤ بواۓ کچھ سمجھتا عمران نے اندر چلا گئ لگا دی۔

”رک چاؤ۔ کون ہو تم۔ رک چاؤ“..... برآمدے میں موجود تینوں چاؤ عمران کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر پیچھے ہوئے چھانک کی طرف بھاگ گئیں دوسرے لمحے ریٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ چارل پیچھتے ہوئے خیز گرسے جبکہ عمران نے بڑے اطمینان سے مڑ کر چھانک کا چھوٹا حصہ اندر سے کھول دیا۔ اس نے مڑ کر بھی ان چاؤ بواز کو نہ دیکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بہادر است ول میں اتر جانے والی گولیوں نے انہیں ترپے کا بھی موقع

اس نے زور سے دروازے پر لات ماری تو حجورا سا کھلا ہوا دروازہ ایک دھمکے سے کھلا تو ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں تیزی سے دروازے کی طرف گھوم گئیں۔ حتیٰ کہ شیخ پر ابتدائی فحش انداز میں ناچنے والی لاکیاں بھی یکٹ رک گئیں۔

”خبردار۔ اگر کسی نے فائز کیا تو سب کو ادا دیا جائے گا۔ ہم نے صرف گراہن ماشر سے ملتا ہے۔۔۔ عمران نے اندر دراصل ہوتے ہی چیخ کر لہا۔ اس کے ساتھی اس کی دلوں سائیڈوں پر کھڑے تھے۔ ہال میں موجود چاؤ گروپ کے افراد کے پیروں پر اس قدر چیرت تھی چیجے انہیں اپنی آنکھوں پر لیکن نہ آ رہا ہو۔

”کون ہو تم اور بیان مک کیے ہیں گے۔ گراہن ماشر تو وہیں بیکل میں ٹپے گئے ہیں۔۔۔ اچاک ایک لےے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے اٹھ کر ان کی طرف گھوٹھے ہوئے کہا۔

”تم کون ہو۔۔۔ عمران نے تجزیہ میں کہا۔

”تمہاری یہ جرأت کرم مجھ سے گراہن ماشر نو مارڈو سے اس لبکھ میں بات کر دو۔۔۔ اس آدمی نے یہ لفڑت چیختے ہوئے کہا۔

”اس کو ہاف آف جبکہ باقی سب کو ختم کر دو۔۔۔ اس کا فقرہ لٹھ ہوتے ہی عمران نے چیخ کر کبا اور اس کے ساتھی ہی عمران، صدر اور کپشن کلکلیں تینوں نے بیکل سے بھی زیادہ تجزیہ رفتاری سے پلاٹکیں لگائیں اور وہ تینوں جزے بڑے ستاؤں کی اوت میں ہو گئے اور ان پر کچے جانے والے فائز ان کے قریب سے گزرتے ”ہوشیار۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ اُن

آدمی تھا۔ عمران نہ صرف خود رک گیا بلکہ اس نے اپنے بیچھے آنے والے ساتھیوں کو بھی رئنے کا اشارہ کر دیا اور وہ تینوں موڑ کے قریب دروازے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ دروازے لئے ایک چاؤ کا ندھر سے مشین گن لٹکے دوستا ہوا جیسے ہی موڑ مڑا عمران کے بازو حرکت میں آئے اور وہ آدمی ایک لمحے کے لئے گھوم کر عمران کے بینے سے لگا لیکن دروازے لمحے بھلی ہی کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا پھر سکی ہوا جسم یکخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے اسے فرش پر لایا اور اس کی مشین گن لے کر وہ جیزی سے موڑ کر 2 گے پڑھا تو ٹیکری کا اختتام ایک بند دروازے پر ہوا تھا۔ دروازے کی دوسری طرف میوزک اور انسانوں کا ملا جلا شور سنائی دے رہا تھا۔ عمران نے دروازہ آہستہ سے دبیا تو وہ کھلنا چلا گیا اور پھر جھری سے عمران نے جو کچھ دیکھا اس سے اس کے ہوشت بھی گئے۔ یہ ایک کافی بڑا بال کرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر بڑا سائٹھ تھا۔ شیخ پر وہ کے قریب توجہ ان لاکیاں تقریباً عربیں لباس میں ابتدائی فحش انداز میں ڈالنے کرنے میں مصروف تھیں جبکہ شیخ کے سامنے وہ چاؤ گروپ کے آدمی کریسوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وہ کے قریب چاؤ گروپ کے آدمی ہال میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان سب کے ہاتھوں میں مشین گھسیں تھیں لیکن سب کی توجہ شیخ کی طرف تھی۔

لے ہیں۔ وہ یہ سمجھ کر مشین گنوں کا میکرین ختم ہو جانے کے بعد اب یہ نہیتے ہو چکے ہیں، ستونوں کی اوٹ سے نکل آئے تھے اور اس لئے وہ مارے بھی گئے تھے ورنہ وہ جس ماہراں انداز میں ستونوں کی اوٹ سے فائزگ ہک کر رہے تھے اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کے علاوہ کسی اور طرف تجہز دینا ہی تقریباً ہمکن براہ راست تھا۔

”چاؤ مارڈو نکل گیا ہے۔ میں اس کے پیچے چا رہا ہوں۔ تم اسے کلب میں بھیل چاؤ اور جو نظر آئے ازا دو۔“ عمران نے کر کپا اور دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا جو شیخ کی سائیدنیں تھیں اور کھلا ہوا تھا۔ جہاں سے شیخ کی اوٹ لے کر مارڈو نکلنے میں کامیاب ہوا تھا۔ عمران جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا اس نے پھٹا ٹکنگ لگائی اور دروازے کے دوسرا طرف پہنچا۔ وہ تیزی سے گھوم گیا۔ ایک گلزاری ہائیں سائیدن پر جا رہی تھیں جو گے جا کر گھوم چاہی تھی۔ عمران تیزی سے اس طرف کو پڑھنے کا ان دوسرے لئے وہ چند آوازیں سن کر بے اختیار اچل کر تیزی نہ رہ لگتے ہوئے ستونوں کی اوٹ سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آنے لگے لیکن دوسرے لئے وہ چاروں چینے پر آؤ کر پوری شدت سے ایک دوسرے سے تھشم گھٹا ہو رہے ہوئے اچل کر پیچے جا گرے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں۔ عمران جیسے ہی گلزاری کا موڑ مڑا اسی لئے ایک بھاری جسم جیسے مشین گھنیں پھیک کر جیوں سے مشین پسل کالا لئے تھے۔ پہاڑا عمران سے گلرا یا اور اس اچاک پڑنے والی افتادے سے عمران گروپ کو شاید اندازو ہی نہ تھا کہ ان کے پاس مشین پسل بھی، قدم بھی اکثر گئے اور وہ ایک لئے کے لئے اس بھاری جسم کے

چلے گئے لیکن دوسرے لئے ان ستون کی مشین گنوں سے بھی فائزگ شروع ہو گئی۔ ادھر چاؤ گروپ کے بھی کمی افراود ستونوں کی اوٹ لے چکے تھے جن میں وہ مارڈو بھی شامل تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی فائزگ سے چاؤ گروپ کے افراود چھپتے سے گرتے والی مردوں چپکلوں کی طرح پیچے گر رہے تھے کیونکہ صرف چند افراود ہی ستونوں کی اوٹ لے سکے تھے۔ باقی سب چونکہ براہ راست

فائزگ کی زد میں تھے اس لئے وہ رُخی ہو کر گرتے رہے جبکہ مارڈو جو فائزگ ہوتے ہیں پیچے کی اوٹ میں ہو گیا تھا ریختا ہوا عینی دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پیچ پڑنا تھے والی لڑکیاں جیجنی ہوئی عقیقی دروازے سے باہر ناٹک ہو گئی تھیں۔ چونکہ فائزگ کا رخ پیچ کی طرف نہ تھا اس لئے وہ سب پیچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی مسلسل فائزگ کر رہے تھے۔ مسلسل فائزگ کرنے کی وجہ سے مشین گنوں کا میکرین ختم ہو گیا تو انہوں نے مشین گھنیں پھیک دیں۔ ان کے مشین گھنیں پھیکنے ہی ستونوں کی اوٹ میں موجود چار مسلسل چاؤ ٹھاٹ تھا۔ فاتحانہ انداز میں نہ رہ لگتے ہوئے ستونوں کی اوٹ سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آنے لگے لیکن دوسرے لئے وہ چاروں چینے ہوئے اچل کر پیچے جا گرے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں۔ اسی لئے ایک بھاری جسم جیسے مشین گھنیں پھیک کر جیوں سے مشین پسل کالا لئے تھے۔ پہاڑا عمران سے گلرا یا اور اس اچاک پڑنے والی افتادے سے عمران گروپ کو شاید اندازو ہی نہ تھا کہ ان کے پاس مشین پسل بھی، قدم بھی اکثر گئے اور وہ ایک لئے کے لئے اس بھاری جسم کے

نیچے دب ساگی تھکن دوسرے لمحے وہ بکلی کی سی تیزی سے تراپا۔ پھر گرا اور پھر ہم دونوں اسکتھے ای اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ خاصاً اس پر گرنے والا بھاری جسم یکخت ازتا ہوا سائیڈ دیوار سے ٹکرایا۔

”ارے عمران صاحب آپ“۔ اسی لمحے عمران کے کافی میں صدیقی کی آواز پڑی تو عمران یکخت تراپ کر اٹھ کھڑا۔ ہماری میں نے اسے زندہ رکھتے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہ جس طرح بھاگ دیوار سے ٹکرا کر اور روپ ہو کر گرنے والا بھاری جسم ویسے اسی لرا رہا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ عام آدمیوں سے بہت کر ہوا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی بیچان کر کے وہ مار دیا۔

”تم اور کہاں سے آگئے اور یہ تم سے کیسے ٹکرائی؟“۔ عمران نے چرت بھری نظروں سے سامنے کھڑے مکرتاتے ہوئے صدیقے کے فضا میں اچھال دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اب یہ دوسری بات سے کہا جس کا پچھہ اور جسم پیسے سے تر نظر آ رہا تھا۔ لیکن اس اونچے کہا۔

”اندر فائر کھلتے ہی میں نے اوھر سے عورتوں کے چینے“۔ ”تھبہارا پورا جسم اور چہرہ جس طرح پیسے میں تر ہو رہا ہے اس دوڑنے کی آوازیں سنیں تو میں اوھر آ گیا۔ نیم عریاں لڑکیاں نے مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم نے کس انداز میں ٹاؤ کر اس لگایا دیکھ کر اور زیادہ تجھی ہوئی آگے بڑھیں تو میں نے انہیں جانتا ہے۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے صدیقی۔ دیل ڈن“۔ عمران نے اشارہ کیا اور پھر میں واپس اپنی جگہ پر جانے کے لئے جیسے اگے بڑھ کر صدیقی کے کانہ میں پہنچی دیجئے ہوئے کہا تو صدیقی واپس مڑا میں نے کسی مرد کے دوزخے قدموں کی آواز کا کاپنے سے تر پھر یکخت بیدار کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ اسی فائر ٹک اندر مسلسل ہو رہی تھی۔ اس صورت حال میں کسی مرد لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اوھر آتی سنائی دیں تو عمران قدموں کی آواز من کر میں واپس مڑا تو یہ آدمی دوزخہ ہوا اپنا اور صدیقی دونوں اچھل پڑے۔

مجھے سے ٹکرا گیا۔ اس اچاکٹک مکراتے سے میں نیچے گر گیا جبکہ یہ صدر اور کینٹین ٹکلیں ہیں“۔ عمران نے کہا اور اس کے

نیچے دب ساگی تھکن دوسرے لمحے وہ بکلی کی سی تیزی سے تراپا۔ پھر گرا اور پھر ہم دونوں اسکتھے ای اٹھ کھڑے ہوئے۔

”ارے عمران صاحب آپ“۔ اسی لمحے عمران کے کافی میں صدیقی کی آواز پڑی تو عمران یکخت تراپ کر اٹھ کھڑا۔ ہماری دیوار سے ٹکرا کر اور روپ ہو کر گرنے والا بھاری جسم ویسے اسی لرا رہا تھا کہ یہ عام آدمیوں سے بہت کر ہوا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی بیچان کر کے وہ مار دیا۔

”تم اور کہاں سے آگئے اور یہ تم سے کیسے ٹکرائی؟“۔ عمران نے چرت بھری نظروں سے سامنے کھڑے مکرتاتے ہوئے صدیقے کے فضا میں اچھال دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اب یہ دوسری بات سے کہا جس کا پچھہ اور جسم پیسے سے تر نظر آ رہا تھا۔ لیکن اس پا و جوڑو وہ کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"پھر بھی واقعی تمہاری بہت ہے"..... صدر نے تمیں آئیز لے گئے  
لیں کہا تو صدیقی کا چہرہ ایک بار پھر گلزار سا ہو گیا۔  
جبیک کو عقیقی دروازے کی طرف لے آؤ۔ چنانکہ کی طرف  
الیں پڑی ہوتی ہیں"..... عمران نے صدر سے کہا۔  
"محبک ہے۔ اس مارڈو کو اخدا ہم نے بھی فوری بیہاں سے  
لکھا ہے کیونکہ پولیس کسی بھی لمحے بیہاں پرستی نہیں ہے"..... عمران  
نے کہا۔  
"پولیس کی تو آپ فلر نہ کریں۔ وہ ایسے کلبول کا رخ ہی جنمیں  
کرتی البتہ میں بیہاں سے واقعی نکل جاتا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے  
کہ چاؤ گروپ کے کچھ لوگ اور اہم موجود ہوں"..... صدر نے کہا۔  
جبکہ نیشن ٹکلیل نے اس دوران جبکہ کرفش پر بے ہوش پڑے  
ہوئے مارڈو کو اخدا کر کا نہتے پر ڈال لی تھا۔

"یہ مارڈو ہی سب کچھ بتائے گا"..... عمران نے جواب دیا اور  
بادر وہ ایک طولیں راہداری سے گزر کر ایک دروازے پر بھی گئے۔  
ای لمحے دور سے جب کے قریب آئے کی آواز شانی دینے لگی۔  
"صدر جبکہ لے آیا ہے"..... صدیقی نے کہا اور عمران نے  
اثاثت میں سر ملا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جبکہ میں سوار اپنی  
رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ گلکیسی کا لوئی  
دہاں سے زیادہ دور جیسی تھی اس لمحے تھوڑی دیر بعد ہی وہ اپنا  
رہائش گاہ کے سامنے پہنچ گئے۔ بارہ دینے کے چند لمحوں بعد ہوا  
چانکہ کھل گیا اور عمران جبکہ اندر لے آیا۔ دہاں ایک کار اور ایک  
اپ پلے سے موجود تھی۔

ساتھ ہی وہ دونوں بوڑتے ہوئے دہاں پہنچ گئے۔  
"کلب تو خالی پڑا ہے عمران صاحب۔" عقیقی طرف ایک دروازہ  
کھلا ہوا ہے۔ یہ لرکیاں شاید اہم سے نکل گئی ہیں"..... صدر نے کہا۔  
"محبک ہے۔ اس مارڈو کو اخدا ہم نے بھی فوری بیہاں سے  
لکھا ہے کیونکہ پولیس کسی بھی لمحے بیہاں پرستی نہیں ہے"..... عمران  
نے کہا۔  
"پولیس کی تو آپ فلر نہ کریں۔ وہ ایسے کلبول کا رخ ہی جنمیں  
کرتی البتہ میں بیہاں سے واقعی نکل جاتا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے  
کہ چاؤ گروپ کے کچھ لوگ اور اہم موجود ہوں"..... صدر نے کہا۔  
جبکہ نیشن ٹکلیل نے اس دوران جبکہ کرفش پر بے ہوش پڑے  
ہوئے مارڈو کو اخدا کر کا نہتے پر ڈال لی تھا۔

"اسے آپ نے بے ہوش کیا ہے"..... صدر نے کہا۔  
"یہ کارنا مس صدیقی نے انجام دیا ہے۔ ذرا سوچوں کے صدیقی نے  
کس قدر بہت سے کام لیا ہے کہ اس قدر وذی اور منبوط جسم کے  
آدمی کو نانو کراس لگانے میں کامیاب ہو گیا ہے"..... عمران نے  
سکراتے ہوئے کہا۔  
"نانو کراس اور اس مارڈو کو۔ جیسے ہے"..... صدر نے قیل  
جیسے ہے میں کہا تو صدیقی بے اختیار مکارا دیا۔  
"میں اسے ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ صرف بے ہوش کرنا چاہتا تھا  
اس لئے مجبوری تھی"..... صدیقی نے جواب دیا۔

اللی میں جگہ تک لوگ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس سے  
ہے۔۔۔ عمران نے حبیپ سے اترتے ہوئے کہا۔  
”اپنی کے عالم میں انہیں گولیاں مار دیں گے اور پھر ان کی لاشیں  
الماکر ایک کمرے میں ڈال دیں گے تاکہ ہمسایوں کو دوسرا منزل  
رقاری کا مظاہرہ کیا ہے۔۔۔ صدر نے بھی یہی اترتے ہوئے کہ  
جبکہ کیپٹن ٹکلیں نے صدیقی کی مدد سے جب کے آخری حصے میں  
پڑے ہوئے مارڈو کے بے ہوش جسم کو باہر کھینچا اور پھر اس  
کا نہ ہے پر لا دیا۔ اس درود ان تحریر پر چاہک بند کر کے واپس آچکا تھا۔  
”کیا ہوا تحریر؟۔۔۔ عمران نے قدرے میں مجھن سے لجھے میں  
پوچھا۔

”کیا ہوتا تھا۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ تحریر نے منہ بناتے ہوئے کہ  
”کیا مطلب۔ کیا وہاں بیک سار کے لوگ موجود نہیں تھے۔۔۔ عمران نے  
عمران نے جرمان ہو کر پوچھا۔ وہ سب اندروتوںی عمارات کی  
طرف پڑھے پڑھے جا رہے تھے۔  
”موجود تھے لیکن میرے ساتھ جانے والے نہیں اور خار  
”ہاں دونوں بارہ کا خیال رکھیں گے۔۔۔ عمران نے کہا تو نہیں اور  
دونوں اس بات پر یقین کیے کہ پڑھے باہر سے بے ہوش کر دیں  
والی گیس اندر فائز کی جائے پھر انہیں ہلاک کیا جائے ہا کہ اور گر۔  
کی کوئی بھیوں میں موجود افراد پولیس کو کالا کار کو لویں اور ان کا یہ کی  
خیال تھا کہ یہ سب تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اگر انہیں بے  
ہوش نہ کیا گی تو معاملہ الچھ بھی سکتا ہے۔ ان دو کی ایک رائے تھی۔  
اس لئے گیس فائز کے بعد جب تم اندر داخل ہوئے تو پوری  
”اصالح تم بتاؤ ورنہ جس طریقہ اہماز میں اس نے بات کی ہے  
اں اسے گوئی بھی مار سکتی ہوں۔۔۔ جو لیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔  
”ارے۔ ارے۔ میں نے ہرگز طریقہ کیا بلکہ مجھے سو فائدہ

میں پہنچے۔ وہاں عمران نے دیوار میں موجود ایک کپ کو کھینچا تو فرش کا ایک حصہ ہٹ گیا۔ اب وہاں بیرھیاں مجھے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"سامان تو اخالتیں"..... صدر نے کہا۔

"سامان کو چھوڑو۔ جلدی آؤ۔ جلدی"..... عمران نے اجتنابی غصیلے لہجے میں کہا اور بھل کی سی تیزی سے بیرونیاں اترتا چلا گیا۔ بیرھیوں کے اختتام پر ایک خاصا پورا سرگز کما راست تھا۔ وہ سب تیزی سے اس راستے پر دوڑتے چلے گئے لیکن ابھی اس راستے کا اختتام نہ ہوا تھا کہ خوفناک دھاکوں کے ساتھ ہی زمین اس طرح لرزنے لگی جیسے اجتنابی خوفناک زلزلہ آگئا ہو لیں انہوں نے اپنے قدم نہ روکے اور پھر یہ سرگز کما راستے یکخت ختم ہو گیا تو عمران نے دیوار کی جز میں زور سے پیدا را تو سر کی آواز ساتھ ہی سامنے دیوار میں خلاء سامنودار ہو گیا۔ دوسروی طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔ وہ سب پاری باری اس خلاء میں سے نکل کر اس پرے کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک کمرے کا بند دروازہ ایک دھاکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی دو متحابی آؤیں۔ شین گئیں اٹھائے ہوئے جو رحمات اندھا میں اندر واخی ہوئے اور اس کے ساتھ ہی دوست کی آوازوں اور انسانی چیزوں سے گونج اخفا۔

یقین ہے کہ جہاں کیک نہ شد دو شد۔ بیپ خواتین ہوں دہاں۔ چارہ کارنامہ تو ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا نظر آنے لگ جانا ہے۔ عمران نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ جگل والی کافی صرف پر پہنچتا ہے۔" وہاں جگل کے اندر کافی دور سکت ہو کر واپس آئی ہیں۔ "ہمیں وہاں کوئی انسان تو کیا چیزاں کا بچے سک نظر نہیں آیا۔" صالح نے کہا عمران کے ساتھ ساتھ دیگر ساتھی جو وہاں موجود تھے بے احتیاط اچھل پڑے۔

"ہم ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آئے ہیں۔ کیوں۔" صالح نے عمران کو اس انداز میں اچھتے دیکھ کر جیت بھرے لہجے میں اور پھر اس سے پہلے کہ ہر یہ کوئی بات ہوتی اچانک باہر۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب چار جھنپیں باہر آ کر رکی ہیں۔ ان میں ہی گروپ کے لوگ ہیں اور ان کے پاس کراس میراں گئیں موجود ہیں۔" تھماں نے اندر واخی ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پر ہمیں دوڑتا ہوا اندر آ گیا۔

"عکی طرف دو بڑی جھنپیں آ کر رکی ہیں۔" ..... پوچھاں نے کہ "چلو بیجاں ت۔ آؤ میرے چھپے۔ جلدی فوراً درستہ وہ پورا کوئی کو میراں کوں سے ازا دیں گے۔" ..... عمران نے چیخ کر کہا پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچے دوڑتے ہوئے ساییدہ کر۔

ہے اور یہ بات بھی سرسلطان کو لوگی نے ہی تیاری تھی کہ اس پنگل پر چاؤ گردپ کا قبضہ ہے جنہوں نے یہاں قدم قدم پر انتہائی حرمت حفاظتی انظمات کے ہوئے ہیں اور پھر سرسلطان کے پوچھنے پر لوگی نے ہی انہیں بتایا تھا کہ انہیں زندہ اس لئے رکھا گیا ہے ہا کہ پاکیشیا کی حکومت کو بلیک میں کر کے ان سے کسی ماحصلے میں شمولیت پر رضاختی ماحصل کی جائے۔ گورنمنٹ سرسلطان نے لوگی کو کسی بار کہا تھا کہ وہ کسی طرح فون پر یا کسی روزنمیٹ پر ان کی بات پاکیشیا کے صدر سے کرادے تاکہ وہ انہیں بتا سکیں لیکن لوگی نے انہیں صاف کہہ دیا تھا کہ اسے ان سے ہمدردی ضرور ہے لیکن وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتی جس کے نتیجے میں ان کے ساتھ ساتھ اسے بھی گوکی مار دی جائے۔ لوگی شروع شروع میں اپنی خصوصی معاشرت کی بناء پر جب شیم عربان لباس میں سرسلطان کے پاس آئی تو سرسلطان نے صرف اسے تکملہ لباس پہننے کے لئے کہا بلکہ ساتھ تھا یہ بھی کہہ دیا کہ وہ ان کی بینی کے برادر ہے اور وہ اپنی بینی کو اس قسم کے لباس میں دیکھنا کسی صورت گوارہ نہیں کر سکتے تو سرسلطان کی بات کا لوگی پر ایسا اثر ہوا کہ اس دن کے بعد لوگی نے نہ صرف ہر وقت تکملہ لباس پہننا شروع کر دیا تھا بلکہ وہ باقاعدہ سر کو ڈھانپ کر سرسلطان کے سامنے آتی تھی۔ دراصل لوگی کو سرسلطان کی خصوصی خدمت پر انتہیات کیا گیا تھا لیکن اس چاؤ گردپ کا باسط شماید سرسلطان تھیسے آؤی سے بلکل بار پر اتحاد کیا

سرسلطان ایک تہہ خانے میں کری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پڑھے پر نہ صرف گہری سنجیدگی تھی بلکہ پڑھے پر تھکادشت اور مالیوں کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ہوت بھیجنے ہوئے خلاء میں اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے کسی گہری سوچ میں گم ہوں کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلنے کی بلکل سی آواز گوئی تو انہیں نے چوک کر گردن موڑی اور درسرے لئے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی ایک نوجوان لڑکی کو دیکھ کر وہ بے اختیار سکرا دیئے۔ سرسلطان گزشتہ وہیں پارہ روز سے یہاں موجود تھے۔ انہیں دہان پاکیشیا میں بے ہوش کیا گیا تھا اور پھر جب انہیں ہوش آیا تو وہ اس تہہ خانے میں موجود تھے اور پہلی بار یہ لڑکی جس کا نام لوگی تھا ان کے سامنے آئی تھی اور اس لڑکی لوگی نے ہی انہیں بتایا تھا کہ انہیں پاکیشیا سے اخواز کر کے یہاں ہونا شو جزیرے پر واقع اس خوفناک بجلگی میں لاایا گیا

آپ پریشان ہو گئے ہیں تو میں معدودت خواہ ہوں کہ میں نے یہ نام لے کر آپ کو اس حد تک پریشان کر دیا ہے۔ لوگی نے انتہائی معدودت خواہ بھی میں کہا تو سرسلطان بے اختیار ہے۔

"تم معدودت کر رہی ہو جبکہ تم نے یہ نام لے کر میرے بیٹے میں بھروسی ہوئی آگ کو یافتہ بھٹکا کر دیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ نام کہاں سے سن لیا ہے اور کیسے۔ پلیز۔ قصیل بتاؤ۔" میرے لئے انتہائی اہم ترین بات ہے۔ سرسلطان نے اپنی عادت کے خلاف انتہائی منت بھرے بجھے میں کہا تو لوگی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سرسلطان قیروں میں اور بے بن ہوئے کے باوجود کسی بھی معاملے میں جھکتے کا انتہار نہ کی کرتے تھے لیکن عمران کا نام سن کر ان کا جو روگل سامنے آیا تھا وہ پہلے سے قطعی بر عکس تھا اس نے لوگی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پہلے آپ بتائیں کہ یہ آدمی کون ہے۔ آپ کا کیا لگتا ہے۔" لوگی نے کہا تو سرسلطان بے اختیار اپنے پڑتال پر۔

"یہ آدمی صرف بیری ہی نہیں پورے پاکیشی کی جان ہے، وہ ج ہے۔ میرا کوئی حقیقی بیٹا نہیں ہے لیکن عمران مجھے حقیقی بیٹوں سے بھی بیٹہ کر عزیز ہے۔ پلیز لوگی بتاؤ کہ یہ نام تم نے کہاں سے سن ابے اور کس سلسلے میں سن ابے۔ پلیز۔" سرسلطان اب باقاعدہ

لئے لوگی پر سرسلطان کی باتوں کا گمراہ تھا اور شاید یہ اسی اثر کا عملی نتیجہ تھا کہ اسے سرسلطان کے ساتھ ہوئی ہمدردی ہو گئی تھی لیکن چونکہ اسے معلوم تھا کہ پریشان چاؤ گروپ کے انتظامات اس قدر خخت تھے کہ پریشان سے کسی کا فرار ہو جانا سوچ اور عمل دونوں لحاظ سے ہی نامکن ہے اس لئے لوگی بھروسی کو وہ سرسلطان سے دی ہمدردی کے پا وجود انہیں پریشان سے فرار کرنے یا انہیں کوئی فون یا فراہمیز مہیا کرنے سے قاصر تھی۔

"سر۔ کیا ایک بات میں آپ سے پوچھے سکتی ہوں۔" تاشٹ دغیرہ کرنے اور برتن ہٹانے کے بعد لوگی نے سرسلطان کے قریب آگر بڑے پراسار سے بجھے میں کہا تو سرسلطان بے اختیار چونکہ پڑتال پر۔

"ایسی کیا بات ہے لوگی جو تم اس انداز میں پوچھ رہی ہو۔" سرسلطان نے حیرت بھرے بجھے میں کہا۔

"پاکیشیا میں آپ کیا کسی ایسے آدمی سے واقف ہیں جس کا نام عمران ہو۔" لوگی نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ایک جھلک سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے پر یافحت ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ لوگی خوفزدہ ہی ہو کر بے اختیار دو قدم پیچے ہٹ گئی۔

"یہ۔ یہ نام تم نے کہاں سے سن لیا ہے۔" سرسلطان نے انتہائی حیرت بھرے بجھے میں کہا۔

"آپ۔ آپ بیٹھیں تو سمجھی۔ کیا یہ نام اس قدر خوفناک ہے کہ

خود ہی مارا جائے گا۔۔۔ لوگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”ایسا ممکن ہی نہیں ہے لیکن عمران کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں  
بیہاں ہوں۔ میرا تو خیال تھا کہ میری بیہاں موجودگی کا عمران اور  
اس کے ساتھیوں کو کسی بھی صورت علم نہ ہو سکے گا۔۔۔ سرسلطان  
نے قدر سے سرت بھرے لپجھ میں کہا۔

”سب لوگ اس عمران کو انجامی خفرناک قرار دے رہے تھے  
اور مارڈو نے ہواشو میں اس عظیم کے ہینگوارہ کی بھی ٹکرانی کا  
انظام کر رکھا ہے تاکہ اگر یہ دہاں جائیں تو بھی مارے جائیں  
اور مجھے افسوس ہے سرسلطان کہ عمران کو اس کی موت بیہاں لے کر  
آری ہے۔۔۔ لوگی نے کہا تو سرسلطان ایک بار پھر اس انداز میں  
ہنس پڑے جیسے لوگی نے انجامی پہکاٹ پات کر دی ہو۔

”تم عمران کو جانتی تھیں ہو لوگی اس نے تم یہ بات کر رہی ہو۔  
بہرحال میری ایک درخواست ہے کہ تم اس عمران کے پارے میں  
مجھے تازہ ترین معلومات ضرور مہیا کریں رہنا۔۔۔ سرسلطان نے  
منٹ بھرے لپجھ میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ یاتکی تو میں نے اتفاقاً نہیں لیں گی اسکے لیے  
میں خصوصی طور پر معلومات رکھوں گی۔۔۔ لوگی نے کہا اور ناشیت  
کے خانی برلن اٹھا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

”تو عمران بیہاں تک پہنچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے  
گا۔۔۔ سرسلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر

منتوں پر اتر آئے تھے اور بیکی بات لوگی کو مسلسل حرمت میں جلا  
کرتی چلی چارہ تھی۔

”میں نے تو اس نے پوچھا تھا کہ آج صحیح گراہٹ ماشر ہونا شو  
شہر گئے تھے۔ وہاں ان کے دوست کے کلب پر کسی میں الاقوای  
عظیم نے اس بنا پر بقدحہ کر لیا تھا کہ اس عظیم کے خلاف کام  
کرنے اور آپ کو بیہاں سے چھڑوانے کے لئے پائیکھا سے کوئی نہ  
ہونا شو حکم پختے والی ہے جس کا سربراہ کوئی عمران ہے لیکن گراہٹ ماشر کو  
اطلاع ملی تھی کہ عمران نے اس عظیم کے اس عیش کی جس نے  
کلب پر بفتک کیا ہوا تھا، وہ پر وہ تھاںیت حاصل کر لی ہے اور وہ اس  
کے ساتھ عمل کر بیہاں جنگل پر جملہ کرے گا۔ اس پر گراہٹ ماشر نے  
ایک چال چلی۔ اس نے اس کلب کی انجاریج ہے مادام ڈسکن کما  
جاتا ہے، کو پیغام بھیجا کر وہ اپنے تمام آدمیوں کو کلب سے ہٹا  
دے کیونکہ گراہٹ ماشر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کلب میں آ رہا ہے۔  
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور گراہٹ ماشر اپنے پیچیوں ساتھیوں سمیت دہاں  
پہنچ گئے۔ انہوں نے مادام ڈسکن کو کلب سے نکال دیا اور کلب  
اپنے نمبر تو مارڈو کے چارچوں میں دے کر خود اپنے مخصوص ساتھیوں  
سمیت واپس آ گئے۔ اب مارڈو اور اس کے ساتھی دہاں موجود  
ہیں۔ انہوں نے مادام ڈسکن کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔  
اس طرح اب عمران کی ساریں کامیاب تھے ہوئے گی بلکہ عمران  
جب کلب میں آئے گا تو مارڈو اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں

ہارش لجھے میں کہا تو سرسلطان ایک بار پھر نہیں پڑے۔

"تم عمران کو میرا دشمن کہہ رہی ہو جبکہ میں نے کہا ہے کہ عمران تو پورے پاکیشی کی روح ہے"..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہنسا تو دشمن کی موت پر جاتا ہے۔ عزیز دوں کی موت پر تو ردیا جاتا ہے"..... لوگی نے اسی طرح قدرے ہارش لجھے میں کہا۔

"ہم سلطان تو دشمن کی موت پر بھی نہیں بنتے۔ تم یہ بات سمجھو نہ سکو گی۔ میں اس نے نہیں ہنسا کہ عمران دشمن خالکہ اس لئے پڑا ہوں کہ تمہاری خبر یقیناً خطا ہے۔ تم اگر مجھے کہو کہ سورج کی روشنی بھی گئی ہے تو ظاہر ہے میں اس پہنچانہ بات پر نہیں گا دعا"۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا عمران انسان نہیں ہے۔ کیا وہ ہلاک نہیں ہو سکا"..... لوگی نے کہا۔

"وہ واقعی انسان ہے اور انسان فانی ہے اور وہ یقیناً ہلاک بھی ہو سکتا ہے لیکن عمران کی موت کی خبر تو ایک طرف اس کی لاش دیکھ کر بھی مجھے یقین شد آئے گا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ اسی قسم کا آدمی ہے"..... سرسلطان نے کہا۔

"آپ یقین کریں کہ وہ مارا جا چکا ہے"..... لوگی نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تفصیل تو بتاؤ"..... سرسلطان نے کہا۔

انہوں نے ایک طرف پڑی ہوئی کتابیں میں سے ایک کتاب الحادی کراہیے پڑھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے مخصوص درخواست کر کے لوگی سے یہ کتب مٹکوالی حسیں کیونکہ یہاں ان کے لئے کوئی کام تو نہ تھا اس لئے وہ زیادہ وقت پڑھنے میں ہی گزارتے تھے۔ کوئی انہوں نے اخبار اور اُنی وی بھی مہیا کرنے کی درخواست کی تھی لیکن ان کی صرف کتابیں وہی درخواست مٹکور کی تھی تھی۔ لوگی کے منہ سے عمران کے بارے میں سن کر ان کو وہی اور ذاتی طور پر ایک سہارا سامل گیا تھا۔ ابھی انہیں کافی ہیں پڑھنے ہوئے کچھ زیادہ وقت نہیں ہوا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور لوگی اندر واصل ہوئی لیکن لوگی کے پھرے پر موجود تاثرات دیکھ کر سرسلطان بے اختیار چکنک پڑے۔

"آپ کی ایم سوری سرسلطان۔ میرے پاس آپ کے لئے بری خبر ہے"..... لوگی نے ہونت کا نتے ہوئے کہا۔

"کیا خبر ہے"..... سرسلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کا بیٹا عمران ہلاک ہو چکا ہے"..... لوگی نے کہا تو سرسلطان بے اختیار اس پڑے اور لوگی کے پھرے پر یکخت جیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ بُش رہے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ عمران آپ کا بیٹا نہیں تھا، دشمن تھا"..... لوگی نے ہونت چباتے ہوئے قدرے

"اہمی اہمی ہونا شو سے ایک چاؤ داپن آیا ہے۔ اس نے گراں ماسٹر کو جو کچھ بتایا ہے وہ میں نے بھی سن لیا ہے۔ میں اس وقت گراٹس ماسٹر کے ساتھ والے کمرے میں اس کے ایک چینیتی کی خدمت کرتی تھی"..... لوگی نے پولنا شروع کر دیا۔  
"کیا سا بے تم نے"..... سرسلطان نے اس توکتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ اس کی عادت جان گئے تھے اگر وہ اسے نہ توکتے تو یقیناً لوگی اپنی عادت کے مطابق چینیتی کی خدمت کی تفصیل بتانا شروع کر دیتی۔

195  
چار افراد کو بے ہوش اور رُخی مارڈو کو اٹھائے عُجی دروازے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس پر ہر یہ معلومات حاصل کی گئیں تو پہنچا کر عُجی دروازے پر ایک بڑی جیپ آئی تھی اور چار افراد اس جیپ پر سوار ہو کر گئے تھے۔ پھر پہنچا کر یہ جیپ ہونا شو کی ایک رہائش کاalonی کی کوئی میں موجود ہے۔ چنانچہ اس کو چاؤ کے آدمیوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ پھر اس پر میرزاں فائز راستے کے گئے۔ اس کے ساتھ تھی چند چاؤ اس کے ایک خفیہ راستے کے دوسرے دہانے پر گئے تھے۔ دہان کے بارے میں انہیں اسی کالوں میں رہنے والے ایک آدمی نے بتایا تھا۔ دہان جانے والے دو چاؤ تھے۔ ان کا وہاں ان لوگوں سے مکرراہ ہو گیا اور ایک چاؤ بلاک ہو گیا جبکہ دوسرا چاؤ زندہ داپن آ گیا۔ اس نے بتایا کہ خفیہ راستے کے دوسرے دہانے سے آٹھ مرد اور دو عورتیں نکلی تھیں جن پر فائز کھول دیا گیا۔ انہیوں نے بھی جوانی فائز گک کی جس سے ایک چاؤ بلاک ہو گیا لیکن دوسرے نے سب کو بلاک کر دیا اور دوسرا رُخی چاؤ زندہ رکھ کر آ گیا۔ کوئی تباہ ہو چکی تھی۔ دہان سے مارڈو کی لاش بھی ملی ہے جس کے میراںکوں نے پر چھے اڑا دیئے تھے۔ وہ خفیہ راستہ بھی تلاش کر لیا گیا اور پھر جب دوسری طرف جا کر چیک کیا گیا تو دہان خون تو چکد جگد موجود تھا لیکن لاشیں اٹھائی تھیں اور جب ان لاشوں کو تلاش کیا گیا تو قریب تھی ایک کوئی کے پڑے کمرے سے آٹھ لاشیں مل گئیں۔ وہ سب گولیوں سے بلاک ہوئے تھے اور یہ ساری

ہلاکت کو بھی خواب سمجھ کر اس پر یقین نہیں کرتا ہے جبکہ صحیح معلوم ہے کہ گراٹہ ماشر سے بھی کوئی نکلے بیانی نہیں کرتا اس لئے اگر اس نے کہہ دیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں تو یقیناً وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔ لوگی نے اس بار قدر سے غصیلے لمحے میں کہا۔

”تم خواہ تجواد مجھ پر ناراض ہو رہی ہو لوگی۔ تمہارے اپنے چند باتیں میں اور میرے اپنے اور جب صحیح معلوم ہو گی تو پھر صحیح معلوم ہو گا کہ میں خواب پرست ہوں یا حقیقت پسند۔ بہرحال اب اس قصے کو ختم کر دو۔“ سرسلطان نے کہا تو لوگی اثاثت میں سر ہلاتی ہوئی مڑی۔ اس کے پیچے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ دردناک گھول کر باہر چلی گئی تو سرسلطان نے بے اختیار دو ٹوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کر دی۔ گو وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہے تھے لیکن ان کے پیچے پر امیر آتے والے تاثرات صاف تارہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگی اور کامیابی کی دعا مانگ رہے تھے۔

رپورٹ سن کر گراٹہ ماشر کو یقین آ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور یہ آپ کے حنف میں بھی اچھا ہوا ہے۔ لوگی نے مسلسل پولتے ہوئے کہا۔

”میرے لئے کیا اچھا ہوا۔“ سرسلطان نے پوچھ کر پوچھا۔ ”اگر گراٹہ ماشر کو یہ یقین نہ آ جاتا کہ عمران ہلاک ہو چکا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی ہلاکت کا حکم دے دیتا۔“ لوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن گراٹہ ماشر کو کیسے یقین آ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔“ سرسلطان نے کہا۔

”ظاہر ہے وہ رُخی ہو کر ہاں سے نکل کر دوسروی کوئی میں پہنچ۔ ہاں وہ رُخی ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے اور چاؤ گروپ کے آدمیوں نے ہاں پہنچ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ اس طرح یہ بات کنفرم ہو گئی کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔“ لوگی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔“ سرسلطان نے ایک طویل سارس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ ایشیائی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ ایشیائی لوگ بے حد خواب پرست ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر صرف خواب دیکھتے ہیں اور ٹکنیں حقیقت کو بھی خواب ہی سمجھتے ہیں اس لئے آپ عمران کی

دیا جبکہ دوسرے آدمی کے ہاتھ سے مشین گن اچھل کر دور جا گئی  
تھی جبکہ وہ خود نجماںی سے نکلا کر اچھل کر پشت کے مل یعنی جا گرا  
تھا۔ میں یعنی گرتے تھی اس نے یکخت انی طلبازی کھائی اور وہ  
نقیریاً آٹتا ہوا دروازے سے باہر جا گرا۔ اسی سعی پر چوبان نے اس  
پر فائر کھول دیا لیکن گولیاں دروازے سے ہی نکلا کر رہ گئیں۔  
چوبان تیزی سے باہر کی طرف دوڑا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی  
تیزی سے تیزی اور صدیقی کی طرف بڑھے۔ ایک گولی تیزی کے بازو  
کا گوشت کا تھی ہوئی گزر گئی تھی جبکہ صدیقی کی ران پر دو گولیاں لگی  
تھیں۔ عمران اور صدر نے اپنی تیز رفتاری سے اپنی اپنی مشین  
پیشیں سے باہر نکال کر انہیں یعنی کی طرف سے پھر اک پشاں ہا  
کر ان دونوں کے رخوں پر پانچہ دیں تاکہ ان کے رخوں سے لکھتا  
ہوا خون رک جائے۔ اس دو ران چوبان واپس آ گیا۔

”وہ کل گیا ہے“..... چوبان نے کہا۔

”ہمیں بھی اب فوری طور پر پیاس سے لکھتا ہو گا۔ آؤ۔“ عمران  
نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ  
تلک سی ایک عجیب گلی میں دوڑتے ہوئے سڑک پر آ گئے اور پھر کچھ  
ڈھنڈے پر ایک چھوٹی سی کوئی کے چھالک پر موجود کرائے کے لئے  
غلائی ہے، کا بورڈ عمران کو نظر آ گیا۔ پھر تیز عمران اپنے ساتھیوں  
سمیت اس کوئی میں داخل ہو گیا۔ بورڈ عمران کی ہدایت پر اتنا دیا  
گیا تھا۔

ان سلسلے افراد کے اچانک اندر آئے کے باوجود عمران اور اس  
کے ساتھیوں نے اپنی خصوصی تربیت کی بناء پر الاشتوانی طور پر  
سائینڈوں میں چھلانگیں لگا دیں لیکن تیزی اور صدیقی دونوں نے  
بچائے سائینڈوں پر چھلانگیں لگانے کے ان دونوں سلسلے افراد پر  
چھلانگیں لگا دیں۔ اس کے ساتھ ہی کروہ مشین گنوں کی فائر گک اور  
صدیقی اور تیزی اور دونوں کے طبق سے بے اختیار نکلنے والی چھوٹی سے  
گونج اٹھا۔ انہیں چھلانگ لگانے میں پھر گنوں کی دیر ہو گئی تھی جس  
کی وجہ سے وہ دونوں فائر گکی زد میں آ کر یعنی فرش پر گرے  
ہی تھے کہ اچانک سائینڈوں پر موجود چوبان اور نجماںی نے ان سلسلے  
افراد پر چھلانگیں لگا دیں اور وہ ان دونوں کو گرانے میں کامیاب ہو  
گئے۔ ایک آدمی کی مشین گن چوبان کے ہاتھ میں آ چکی تھی۔  
چنانچہ اس نے بھل سے بھی زیادہ تیزی سے اس آدمی پر فائر کھول

نقسان پہنچا دیا ہے اس طرح اب عینی طرف سے ہم پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔ اب جو مشکلات ہمیں پیش آئیں گی اس جنگل کے خلافی انتقامات سے ہی پیش آئیں گی۔..... عمران نے جواب ایسے ہوئے کہا۔

”میرے ذہن میں ایک تجویز آتی ہے۔..... خاموشی بھی ہوئی جو لیا نے اپا نک انجائی سمجھیہ لمحہ میں کہا تو سب نے چوک کر اس کی طرف دیکھا۔

”وہ کیا؟..... عمران نے پوچھا۔

”میں، صالح اور چوہاں کے ساتھ جنگل کے اندر کافی دور تک پہنچی تھیں لیکن ہمیں نہیں شدی چوک کیا گیا اور نہ ہی ہماری گمراہی کی تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ عورتوں کو بے ضرر سمجھتے ہیں اس لئے کیوں نہ میں اور صالح اگے جا کر زیر و سکس نہ اسی پر جسمیں حالات سے آگاہ کرتی رہیں اور تم ہمارے پیچے آگے ہستے رہو۔ اس طرح ہم آسانی سے ان کے کپ سک جائیں گے۔..... جو لیا نے کہا۔

”جو لیا کی بات درست ہے۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ کتنی لذتیں ہیں مسلسل دیکھ رہی ہیں لیکن ہمیں روکا نہیں گی۔ اس سے واقعی سیکھیا ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقعی عورتوں کو بے ضرر سمجھتے ہیں۔..... چوہاں نے کہا۔

”لیکن تم تو عورت نہیں ہے۔ پھر جسمیں کیوں چوک نہیں کیا

”یہ لوگ اس خفیہ راستے کے درمرے دہانے پر کیے چکیے گے ہوں گے۔..... صالح نے کہا۔

”شاید ہمیں اس کوٹھی اور اس کے خفیہ راستے کا چہلے سے علم تھا۔ بہر حال اب ہم نے فوری اس جنگل پر ریڈ کرنا ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کی ہلاکت کے انقام میں سر سلطان کو کوئی نقسان پہنچا دیں۔..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ مارڈو سے تو پوچھ چکھ نہیں ہو سکی ورنہ کچھ آسانی ہو جاتی۔..... صدقہ نے کہا۔

”وہ اب میراں فائزگن سے ہلاک ہو چکا ہو گا اس لئے اب اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اس کوٹھی میں وہ مشینزی موجود تھی جو میں نے راؤٹس کی مدد سے منگوائی تھی۔ وہ بھی میراں فائزگن کی وجہ سے چاہ ہو گی۔..... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار پوچک پڑے۔

”ایسی صورت میں جنگل میں بینی کرنا تو انہی کنوں میں پھلانگ لانے کے مترادف ہو گا۔..... صدقہ نے کہا۔

”آج نہیں تو کل بہر حال یہ کام تو کرنا ہی ہے۔ ہمارا اصل مشن ہی سیکھی ہے جبکہ ہم خواہ توہا اور ادھر کے فضول کاموں میں الجھ کر رہے گئے ہیں۔..... تھویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ جو کچھ ہوا ہے فضول نہیں ہے تھویر۔ تم نے بیک شار کے پورے سیکشن کا خاتمه کر دیا ہے جبکہ ہم نے چاڑ گروپ کو شدید

مشکلات پر حصیتی جائیں گی۔ کم تو نہیں ہوں گی۔۔۔ کچھن مکمل  
نے اجتنابی سمجھدے لیجئے میں کہا۔

”اگر میں نے کچھ سوچا ہوتا تو کم از کم تمہیں تو معلوم ہو جاتا۔  
دیے اہل معاملات یہ تیس کو کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا اور میں نہیں  
پاہتا کہ کوئی انداختا اقدام کر کے تم کے میراث کی جانوں کا رسک  
لوں۔۔۔ عمران نے بات کرتے کرتے آخر میں اجتنابی سمجھدے لیجئے  
میں کہا۔

”اس سب کے پار جو د آخر میں تو مکمل کرنا ہی ہو گا۔۔۔ صدر  
نے کہا۔

”ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ راذش کو کال کر کے اس سے دوبارہ  
مشیزی ملکوائی جائے۔۔۔ فتحانی نے کہا۔

”نہیں۔ اب اس کا وقت نہیں وہاں اب ہمیں خود ہی سب کچھ  
کرنا ہو گا۔ البتہ میں سوچ رہا ہوں کہ جو لیے ہو جو تجویر پیش کی  
ہے اس پر عمل کیا جائے۔ اس میں بہر حال فتح جانے کا چانس موجود  
ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ یہ مردوں کی شان کے خلاف ہے کہ وہ عورتوں کو چارہ  
نا کر آگے گروپھیں۔ میں ایسا نہیں ہوتے دوں گا۔۔۔ تجویر نے  
الف غصیلے لیجئے میں کہا تو سب پے اختیار پس پڑے۔

”اس میں مردوں کی شان کیا تعلق ہے۔ ہم سب تم کے میر  
ہیں کیا سوچا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ہمارے لئے۔۔۔ جو لیا

گیا۔۔۔ صدر نے کہا۔  
”میں نے وہاں مک جو لیا کے ملازم کا کروادا کیا تھا جو ان کا  
سامان اٹھائے ان کے پیچے چل ہے اس نے شاید انہوں نے مجھے  
بھی اس قابل نہیں سمجھا کہ چیک کریں۔۔۔ چوبان نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کا انتہا جو لیا اور صاحب نے تو نہیں  
کیا حالانکہ مردوں کی آنکھیں اگر سات پر دوں کے پیچے بھی  
خواتین کو دیکھیں تو خواتین کو اس کا فوراً احساس ہو جاتا ہے۔۔۔  
مردان نے مکراتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ چوبان کو دیکھتے والی آنکھیں خواتین کی ہوں۔۔۔  
صدیقی نے فوراً کہا تو پورا کرہے اختیار قبضہوں سے گونج اٹھا۔

”تم تو اس طرح عورتوں کی نفیات کی باتیں کرتے ہو چیز تم  
بدات خود عورت رہے ہو۔۔۔ اس پار جو لیا نے مکراتے ہوئے  
کہا۔

”میں کیا اور عورت کی نفیات کیا۔ بڑے بڑے فلاسفہ بھی کہتے  
رہ گئے کہ عورت کی نفیات آج تک کوئی نہیں سمجھ سکا بلکہ میں تو  
کہتا ہوں بدات خود عورت بھی اپنی نفیات نہیں سمجھ سکتی۔۔۔ عمران  
نے جواب دیا اور سب ایک پار پھر پے اختیار پس پڑے۔۔۔

”عمران صاحب۔ اب آخر آپ نے مشن کی مکمل کے بارے  
میں کیا سوچا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ہمارے لئے

اور اگر یہاں نہ بھی ہوں تب بھی الاحوال ہونا شو میں کوئی نہ کوئی چاہے ضرور مل جائے گا۔ اب ان کی مخصوص یو ٹیفارم اور گلے میں موجود پنچا کے بارے میں ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ صدقی نے کہا۔

”ویری گذ۔ یہ واقعی اچھی جھوپ ہے۔ فنا فی، چوبان اور خاور یہ کام کریں گے لیکن تم ہمیں کو اجنبی ہوشیاری سے یہ کام کرنا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ تم انہیں اپنے پیچھے لگا کر یہاں نکلے آؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ بے قدر ہیں عمران صاحب۔“ فنا فی نے کہا۔

”اور صدھ اور کیشین کلیل اس کوئی کی گرفتاری باہر سے کریں گے جبکہ تویر، صدقی، جولیا اور صاطر اندر سے اور عقب سے اس کی گرفتاری کریں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”اور تم کیا کرو گے۔“ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”میں اس گرافٹ ماسٹر کا فون نمبر تریں کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہاں جو فون موجود ہے میں نے چیک کر لیا ہے اس میں نون موجود ہے۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اثاث میں سر ہلا دیے اور پھر وہ سب انھ کر کرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے فون کا رسیور اختیاری اور انکوارٹری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”دیش۔ انکوارٹری پیلسز۔“..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں میگاہی سے بول رہا ہوں۔ یہاں ہونا شو میں کسی ایسے

نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔ ”تم جو مرضی آئے سوچو۔ میں نے جو کہا ہے دیے ہی ہو گا۔“

تویر نے مت بناتے ہوئے اجنبی سرد مردانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو ایسا کر لیتے ہیں کہ جولیا اور صاطر کے ساتھ چوبان کی بجائے تویر کو پیچ دیتے ہیں۔“..... عمران نے پیچ بجاوہ کرنے کے انداز میں کہا۔

”ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے عمران صاحب۔“ ہم دو گروپ ہیا لیتے ہیں اور مختلف علاقوں سے جنگل کے اندر واٹل ہو کر کسی پسک پیچ جاتے ہیں۔ اگر ایک گروپ نہ بھی پیچ کے گا کہنی پڑیں جائے گا تو دوسرا گروپ وہاں پیچ جائے گا اور پھر ایک دوسرے کی مدد بھی کی جائے گی۔“..... صدر نے کہا۔

”میرے خیال میں یہ سب قلعی اندرے اقدام ہیں۔“..... ہمیں ہر صورت میں پہلے اندر کے کسی آدمی کو پکڑ کر لے آتا ہو گا جس سے درست معلومات حاصل کر کے ہی جنگل میں جانا چاہیج ہو گا۔“..... کیشین کلیل نے کہا۔

”اور میرا خیال ہے کہ کسی چاؤ کو پکڑنے کے لئے ہمیں جنگل کے اندر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ان لوگوں نے یہاں ہمیں دونوں اطراف سے گھیر کر بلاک کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے لاحمال یہ لوگ کسی نہ کسی انداز میں اس کا لوٹی میں موجود ہیں

کے ہر سے میں چاہتا ہو۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ گائیڈ تو آپ کوٹل چائے گائیں سر یہاں ہونا شو میں ایک ہی جنگل ہے جو ممنوع علاقہ ہے اس لئے آپ وہاں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا آئی لیڈ اکٹامیس نے اسے ممنوع علاقہ قرار دے رکھا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہم ان سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں جناب۔ یہ علاقہ چاؤ گروپ کے قبضے میں ہے اور چاؤ گروپ ذرگ بزنس کرتا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”تو پھر اس گروپ کے چیف سے بات ہو سکتی ہے۔ ہم نے تو صرف نیاتات کا سردے کرنا ہے۔ میں اس کے بزنس سے کوئی اسٹنچس ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”سوری سر۔ ان کے چیف سے تو آپ کی براہ راست بات ہی نہیں ہو سکتی۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”چلو براہ راست شکی کی دوسرے کے ذریعے کی۔ ہم اس کے لئے آپ کو نہ مالک معاوضہ پیش کر سکتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”معاوہ نہیں کی بات نہیں ہے جناب۔ دیے مجھے یقین ہے کہ

اورے کا فون نمبر دیں جو سایا ہوں کو ہونا شو میں گائیڈ مہیا کرتا ہو۔۔۔ عمران نے ایک بیٹھنے لیجے میں کہا۔

”یہاں سب سے مشور اور کامیاب ادارہ روگاؤڈ ٹریوینگ ہے۔ میں اس کا فون نمبر بتا دیتی ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیجے۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریل دیبا اور فون آنے پر اس نے فون آپریٹر کے تباہ ہونے نمبر پر لیں کر دیتے۔۔۔

”روگاؤڈ ٹریوینگ ہونا شو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک موبدانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

”بزر مختبر سے بات کرائیں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں میگا می سے بول رہا ہوں۔۔۔ عمران نے ایک بیٹھنے لیجے میں کہا۔

”لیں سر۔ ہولڈ کریں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پیلو۔ رساؤ بول رہا ہوں بزر مختبر روگاؤڈ ٹریوینگ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”میرا نام مائیکل ہے اور میں میگا می سے بول رہا ہوں۔۔۔ میں اور میرے آٹھ ساتھی سیاح ہیں گیکن ہم ایک بیٹھنے کی پیشکش یونیورسٹی میں بیانات کے ریسرچ بھی ہیں۔ ہم ہونا شو کا بیاناتی سروے کر جا بیتے ہیں تاکہ ہم ریسرچ کر کے دنیا کو بتائیں کہ یہاں ہونا شو میں کون کون سے نایاب پودے اور درخت پائے جاتے ہیں اور لئے ہمیں کسی ایسے گائیڈ کی ضرورت ہے جو ہونا شو کے ہے۔۔۔

ہو سکا ہے کہ کسی فرضی گرائی ماضی سے بات ہو رے سامنے کراؤ۔  
جائے اس لئے آپ تائیں کہ اس آدمی کی گرائی ماڑی سے سامنے  
کیا حیثیت ہے تاکہ تمیں پورا اٹھیمان ہو سکے اور ہم دس ہزار ڈالر  
بھی خرچ کریں۔..... عمران نے کہا۔

”یہ آدمی گرائی ماڑی کے ساتھ ایک ہی کلب میں کام کرتا رہا  
ہے۔ پھر گرائی، سڑک، ڈرگ برنس کی طرف نکل گیا اور آج وہ ڈرگ  
برنس کا بڑا آدمی ہے جنکی آج بھی وہ اپنے اس دوست کی قدر کرتا  
ہے۔..... رسادو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے اس آدمی کی تفصیل بتائیں۔ میں اسے رقم  
دے دوں گا۔..... عمران نے کہا۔

”یہ آدمی تین ہونا شوکار رہنے والا ہے۔ ہوتا شو میں ایک چھوٹا  
سا لین مانا معروف کلب ہے جس کا نام گولڈ کلب ہے۔ آپ  
کسی سے بھی پوچھیں گے تو آپ کو فوراً تادیا جائے گا۔ اس کلب کا  
مالک اور جرزل میخ نوماڈ ہے۔ اسی نوماڈ سے آپ نے بات کرنی  
ہے۔ آپ اسے اپنا نام تائیں گے اور ساتھ ہی میرا جوال دیں  
گے۔..... جرزل میخ رسادو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوے کے۔ بے حد شکریہ۔..... عمران نے کہا اور رسیدور رکھ دیا۔  
ای لمحے کر کے سامنے چاؤ گروپ کے چیف گرائی ماڑی سے باش  
کر کے گا جنکی نیچے کی کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔..... رسادو  
اقب میں وہ سب ساتھی تھے جو کوئی کی باہر اور اندر سے گرفتار کر  
اہے تھے۔

208  
آپ کو اجازت نہیں ملے گی لیکن اگر آپ چاہیں تو کوشش کی جا  
سکتی ہے لیکن نیچے کی کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔..... دوسری طرف  
سے قدرے پہنچاتے ہوئے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ بھیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ  
بات ہمارے سامنے ہو۔..... عمران نے کہا۔  
”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ اپنا فون نمبر دے دیں۔ میں اس  
آدمی سے بات کر کے آپ کو دوبارہ کال کرنا ہوں۔..... جرزل میخ  
نے کہا۔

”میں پہلے فون بوخ سے بات کر رہا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں  
کہ میں دوبارہ کس وقت آپ کو کال کروں۔..... عمران نے کہا۔

”تفصیل گئے بعد۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سا  
اوکے کہہ کر رسیدور رکھ دیا۔ پھر آجھے گئے بعد اس نے دوبارہ  
جزل میخ رسادو سے رابطہ کیا۔

”کیا معلوم ہوا ہے۔..... عمران نے تعارف کرنے کے بعد  
کہا۔

”مسٹر ماہیل۔ میری بات ہو گئی ہے۔ وہ آدمی دس ہزار ڈالر  
لے کر آپ کے سامنے چاؤ گروپ کے چیف گرائی ماڑی سے باش  
کر کے گا جنکی نیچے کی کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔..... رسادو  
جواب دیا۔

”مسٹر رسادو۔ امید ہے کہ آپ ناراض نہ ہوں گے۔ یہ بھی

"کیا ہوا۔ کوئی بات نبی یا نادر زن کی ناکام و اپسی ہوتی ہے۔"

عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو آپ اسے ناکاری کرہ سکتے ہیں۔ پورے ہونا شہ میں کہیں ایک بھی چاؤ نظر نہیں آ رہا۔ ہم نے سوائے جنگل کے پورا ہونا شو حکم لیا ہے۔ اس کا لوٹی میں بھی کہیں کوئی چاؤ موجود نہیں ہے اور اگر ہو گا تو وہ عام لباس میں ہو گا۔ حکوم س لباس میں کوئی نہیں ہے۔"..... فتحانی نے اندر داخل ہو کر اکری پر پیختے ہوئے کہا۔

"اور ہم اس لئے واپس آ گئے ہیں کہ جب کوئی موجود ہی نہیں تو پھر غرائبی کا کیا فائدہ۔"..... صدر نے کہا تو عمران نے اشہات میں سر پلا دیا۔

"اب ظاہر ہے میں ہی رہ جاتا ہوں کچھ کرنے کے لئے۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سب نے بے اختیار ہوتے پہنچنے لئے۔

"کیا کیا ہے تم نے۔"..... جولیا نے کاٹ کھانے والے بچے میں کہا۔

"پکو کرنے کے لئے حرکت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے مجھے بھی حرکت میں آنا ہو گا اور نہیں بھی۔"..... عمران نے کہا تو جولیا سیست قائم ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چوک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیسی حرکت۔"..... جولیا نے قدرے غصیلے لہے

میں کہا۔

"اے۔ اے۔ حرکت کے لفڑ کو مغلی معنوں میں مت ہے جاؤ۔ بھلا یہ کیسے ملکن ہے کہ توبو کے سامنے کوئی مغلی حرکت کر سکوں اس لئے بہت ثابت حرکت کی ہے۔"..... عمران نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہتا کیا ہو گا۔"..... جولیا نے بھلاۓ ہوئے لجھے میں کہا۔

"تم اس کری سے اٹھو گی اور میں بھی اپنی کری سے اٹھوں گا۔ پھر ہم دونوں اکٹھے اس کرے کے دروازے کی طرف بڑھیں گے۔ لیڈر یونیورسٹ کے اصول کے تحت تم پہلے کری سے اٹھو گی اور میں بعد میں۔"..... عمران نے وضاحت کرنا شروع کر دی۔

"اور میں کری سے اٹھ کر تھرا سر پھوڑ دوں گی۔ کیوں۔"..... جولیا کی بھلاہٹ اپنے عروج پر تائی گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ کو کی کال کا انتظار ہے۔"..... صدر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اے۔ اب ہمیں کس نے کال کرنا ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی وقت بھی واپسی کی کال آ سکتی ہے۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا اب یہ آپ کی فطرت نافیہ ہن پچلی ہے کہ آپ اپنے سابقوں کے ساتھ بچوں جیسا سلوک کریں۔"

لہذا ہات کر دی گی یہ اتنی ہی بخش کے آنکھی طرح آئتا تو چاہے گا..... جو لیا نے صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم اس وقت جس کوئی میں موجود ہیں یہاں کسی بھی وقت کوئی آنکھا ہے۔ چاؤ گروپ یقیناً ہماری حلاش میں ہو گا۔ چاہے ٹوڑو یا انہوں نے یہاں کے کسی گروپ کو ہمیں فریں کرنے کے لئے ہاڑ کر لیا ہو اور تم میر کرنے کی باتیں کر رہی ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ ہاتا میں کہ ہم کیا کریں"..... اس بار صاحب نے بھی بلائے ہوئے لجھ میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو کہ وہ ہمیں نیک بہایت دے اور ہمایوں تے میرے ساتھ چلتا ہے یا میں کسی اور کو ساتھ لے جاؤں۔"..... عمران نے صاحب سے بات کرتے کرتے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں"..... جو لیا نے چونکہ کر کہا۔

"جہاں میں تمہیں لے جاؤں"..... عمران نے ایک بار پھر ہوا سے اترتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں لیکن تجویز ساتھ جئے گا"..... جو لیا نے بھی اس اور ترکی پر ترکی جواب دیا۔

"تجویز کے ساتھ جانے پر مجھے کیا امراض ہو سکتا ہے۔ بھائی ہوں کے ساتھ جانے تھی رجتے ہیں لیکن تجویز رنجی ہے اور زندگی ہونا اس وقت شناخت ہو گی"..... عمران نے جواب دیا۔

خاموش ٹیکھی ہوئی صاحب نے لفکت قدر سے ٹھیک لجھ میں کہا۔ "ہر آدمی کے اندر ایک پچ پچھا رہتا ہے۔ اجتنبیٰ مجیدہ سے مجیدہ اور بڑے سے بڑے عالم فاضل آدمی کے سامنے بھی کوئی پچھے ہو تو اس کے اندر پچھا ہوا پچھے پورا سامنے آ جاتا ہے اور پھر وہ سامنے موجود پچھے کو پہنانے اور خوش کرنے کے لئے ایسے اپنے مرد ہاتا ہے اور اسکی ایسکی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کی ساری سماں بھی گی اور ساری طبیعت اسی لمحے بھاپ بن کر اڑ جاتی ہے"..... عمران نے باقاعدہ فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس کوئی پوچھا نہیں ہے تو پھر آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ہونا شہزادیے کی سیر کر لیں، گھومیں پھریں اور کلب وغیرہ انڈ کریں"..... صاحب نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور میں تمہارے چیف کو کیا جواب دوں گا۔ یہ بھی ہتا دو۔"..... عمران نے مدد نہیں کیا۔

"کیا مطلب۔ کیا جواب"..... صاحب نے چونکہ کر پوچھا۔

"یہی کہ تمہاری قبریں کہاں ہیں تاکہ چیف ان پر قوالمیں کراکے"..... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز آپ بعض اوقات بغیر سوچے کبھی بات کر جاتے ہیں"..... صاحب نے قدر سے آزدہ سے لمحے میں کہا۔

"تم خواہ کوواہ اس سے بات کر کے اپنا خون جلا رہی ہو۔ تم

ہے۔ صادر بھی جا سکتی ہے یا ہم میں سے کوئی بھی چکتا ہے۔۔۔  
صدر نے قدرے شرارت پھرے لجھے میں کہا۔  
”اصل بات سننا چاہتے ہو۔۔۔ عمران نے ابھی تجیدہ لجھے  
میں کہا تو سب پے اختیار چک کر اتے دیکھنے لگے۔ خاص طور پر  
جو لیا کے چھرے پر عجیب سی کیفیت ابھر آئی تھی۔  
”ہا۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے اسے بتایا ہے کہ میرا اور یہرے ساتھیوں کا تعلق  
اکیلیہن یونیورسٹی سے ہے اور جو لوگ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں  
وہ صاحب علم ہوتے ہیں اور صاحبان علم کے چہروں پر علیت ادا  
چلکتی ہے اور یہاں میرے سمیت سوائے جو لیا کے باقی کسی کے  
چھرے پر علیت تو ایک طرف علم کی میں بھی نہیں ہی نظر آتی  
ہے۔۔۔ عمران نے یہ سادہ سے لچھے میں کہا تو کمرہ پے اختیار  
قہقہوں سے گونخ اخال۔

”چلو اٹھو۔ خواہ تھوا وقت مت شائع کرو۔۔۔ جو لیا نے منہ  
ہناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی اسی وہ کری سے انھ کھڑی ہوئی  
تو عمران بھی مسکراتا ہوا انھ کھڑا ہوا۔

”عمران صاحب۔ اس کوئی میں کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے  
اور ہمارے پاس دوسرا کوئی ریاست گاہ نہیں ہے اس لئے میرا خیال  
ہے کہ نہیں یہاں سے نکل کر کسی ہول پھی جانا چاہئے کیونکہ اب  
بیک سارے کے آدمی تو تم ہو چکے ہیں اور چاؤ گروپ بھی بظاہر نظر

”آپ جانا کہاں چاہتے ہیں عمران صاحب۔۔۔ صدر نے  
کہا۔۔۔  
”یہاں ہونا شو میں ایک چھوٹا سا لیکن معروف کلب ہے جس کا  
نام گولڈن کلب ہے۔ اس کلب کا مالک اور جنل سینٹر نوماؤڈ ہے جو  
چاؤ گروپ کے گرامنٹ ماشر کا دوست ہے۔ کیونکہ دونوں پلے ایک ہی  
کلب میں کام کرتے رہے ہیں اور پھر گرامنٹ ماشر ڈرگ برس کی  
طرف نکل گیا اور اب چاؤ گروپ کا گرامنٹ ماشر ہے جبکہ نوماؤڈ  
یہاں اپنا کلب پلاتا ہے۔ ان دونوں میں ابھی تک دوستی قائم  
ہے۔۔۔ عمران نے اس پار سجیدہ لجھے میں تفصیل بتاتے ہوئے  
کہا۔۔۔

”آپ کو یہاں پہنچنے پہنچنے کیسے یہ سب معلوم ہو گیا۔۔۔ صدر  
نے جریت پھرے لجھے میں کہا۔  
”میں نے بتایا تھا کہ یہاں موجود فون میں فون موجود ہے اور  
میں اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا اور وہ فائدہ میں نے  
اٹھا لیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے فون پر ہوتے والی  
بات جیت پہنچ دی جا رہی تھی۔۔۔

”تو اب آپ جو لیا کے ساتھ اس نوماؤڈ سے ملنے جا رہے ہیں۔۔۔  
صدر نے کہا۔۔۔

”ہا۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔  
”لیکن آپ نے خاص طور پر جو لیا کا ہی کیوں انتساب کیا

۔۔۔  
۔۔۔

”گولڈن کلب چلو“..... عمران نے پیسی کی عقیلی سیت پر جو لیا  
کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرامہ نے محنت بھری نظر وہ سے  
ان دلوں کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اس طرح کامنے  
اپکائے جیسے اپنی بیٹی کا اظہار کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس  
نے ایک جھکٹ سے پیسی آگے بڑاہ دی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا  
پاہتا تھا لیکن کہہ نہیں سکا تھا۔

”یکا بات ہے ڈرامہ۔ کیا گولڈن کلب کوئی خطرناک جگہ ہے؟“  
مران نے سکراتے ہوئے پوچھا۔

”اظہار خطرناک تو اس کے لئے بے حد کم ہے جتاب اور آپ  
کے پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ مری مجبوری ہے کہ میں اس  
سے زیادہ سچے نہیں کہہ سکتا۔“..... ڈرامہ نے جواب دیا۔  
”تمہاری میراثی کہ تم نے ہمیں اس بارے میں آگاہ کیا ہے  
لیکن یہ تو اس کے مالک کی کال پر اس سے ملتے جا رہے ہیں؟“  
مران نے کہا۔

”آپ فرماؤ سے ملاقات کے لئے جا رہے ہیں۔“..... ڈرامہ  
لے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اچاک کسی پھونے کاٹ  
لا ہو۔

”ہاں۔ کیوں“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”خیک ہے جتاب۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر میرا ایک لفڑا

نہیں آ رہا۔“..... صدر نے بھی کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”خیک ہے۔ لیکن اس بھول والوں کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے  
کہ تم سب ایک گروپ ہو۔“ جسیں میخدہ علیحدہ کرے لینے ہوں  
گے۔ میں زیر و قائم راستہ سے تم سے معلوم کر لوں گا کہ تم کس  
بھول میں ہو اور تم سب نے ٹگرانی کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ہو سکتا  
ہے کہ کوئی مقامی گروپ ٹگرانی کر رہا ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے اب ہم پنج قاتیں ہیں جو آپ نے اس انداز میں  
بدایات دینی شروع کر دی ہیں۔“..... صدر نے منہ بناتے ہوئے  
کہا۔

”صلح کو پہلے سے معلوم ہے کہ تم پنج قاتیں ہو بلکہ برائیوں  
سے پچھے ہوئے ہو۔ پھر خواہ تجوہ رب ذات کے لئے ضرور یہ  
بات کرنی تھی۔“..... عمران نے کہا تو سب پس پڑے۔ البتہ صدر  
کے پڑھے پر بلکل یہ شرمندگی کا ہاڑا ابھر آیا جبکہ صاحب بے اختیار  
کھلکھلا کر پس پڑی اور اس کے اس انداز سے پھنسنے پر صدر کا چیزوں  
مزید سرخ پڑا۔

”آؤ جو لیا۔ ہم تو چلیں۔ اب یہ خود ہی فعل کرتے رہیں گے  
کہ کون کیا ہے۔“..... عمران نے کہا اور جیز تیز قدم اخھاتا کرے  
سے باہر آ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ اور جو لیا سوچی کے عقیل دروازے  
سے عقبی گلی میں آ گئے اور پھر وہاں سے پھٹے ہوئے ایک بڑی  
سرک پر پہنچ گئے۔ تھوڑا آگے بڑھتے ہی اُنہیں ایک خالی پیسی میں

نے اپنات میں سر بلا دیا۔ کلب میں آنے جانے والے لوگ خاصے  
نچلے طبقے کے دکھانی دے رہے تھے۔ وہ دونوں کلب میں داخل  
ہوئے تو ہمارا واقعی ایک ہنگامہ سار پا تھا لیکن خلاف قواعد کی وجہ  
کوئی ایک بات نہیں کی تھیں کہ عمران نازیبا سمجھتے اس لئے وہ جو لیا  
سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ نوجوان لیکیں سروں وینے  
میں معروف حقیقیں جبکہ ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہال کا اس طرح  
جا رکھنے لے رہا تھا جیسے کوئی پچھے اچاک کسی وڈر لینڈ میں داخل ہو کر  
ریکھتا ہے لیکن جلد ہی عمران سمجھ گیا کہ اس آدمی کے چہرے اور  
آنکھوں میں ابھر آنے والی حرمت کی شدید پرچھائیاں انہیں دیکھ کر  
پیدا ہوئی ہیں۔ عمران اور جولیا کے قریب پہنچنے تک وہ سٹول سے اتر  
کر گھرا ہو گیا۔

”میں سر۔ آپ بیہاں کیسے آ گئے؟“..... نوجوان نے حرمت  
بھرے لیجھے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم بھیں یونورٹی میں میرے شاگرد ہے  
اہ۔ عمران نے حرمت بھرے لیجھے میں کہا تو وہ نوجوان بے  
اقیر میں پڑا۔

”اہ۔ تو آپ یونورٹی میں پڑھاتے ہیں اس لئے آپ کو دیکھ  
کر فوراً اسکی دوستی کے کام بہت پڑھے لکھنے ہیں لیکن یہاں کا  
حوال تو آپ کے لائق نہیں ہے جاتا“..... نوجوان نے آخری  
الطا آہستہ سے کہے۔ وہ شاید ذاتی طور پر عمران سے مرغوب ہو گیا  
ہاں۔ ہمیں بہر حال محتاط رہنا ہو گا۔..... عمران نے کہا تو نوجوان

بھی اس تک پہنچ گیا تو نہ ہی میں رہوں گا اور نہ میرے گھر والے۔  
ڈرامیور نے کامنے ہے اچھاتے ہوئے کہا۔

”تم بے فخر ہو۔ تمہارا ہمارے ساتھ بولا ہوا ایک لفڑی بھی اس  
تک نہ پہنچے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے آپ پر اختیار ہے لیکن میں پھر بھی اس سے زیادہ سچے  
ٹینیں کہہ سکتا کہ اس جیسا عمار، مکار آدمی شاید ہی آئندہ کی  
صد بیوں تک پیدا ہو سکے۔ وہ ایک ہزار شیطانوں کا مجھوں ہے  
جناب۔“..... لیکن ڈرامیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیش  
کو موڑا اور پھر پچھے آگے لے جا کر اس نے ایک دو منزلہ عمارت  
کے کپاڑا نہ گیت کے قریب پہنچنے تک وہ سٹول کلب  
کا بڑا سائیون سائیک جل پکھ رہا تھا۔

”جناب۔ اندر ٹیکی لے جانا منع ہے۔ آپ ٹینیں اتر جائیں۔“  
ڈرامیور نے کہا تو عمران سر بلاتا ہوا ٹیکی سے پیچے اتر آیا۔ دوسری  
طرف سے جو یہ بھی پیچے اتر آئی تھی۔ عمران نے ٹیکی ڈرامیور کا  
ایک بڑا نوٹ دے کر باقی رکھ لینے کا کہا اور پھر کپاڑا نہ گیت کی  
طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ تھی۔

”یہ ڈرامیور تو یہ رہا تھا کہ فوڈاؤ مکار اور عمار آدمی ہے اس  
لئے کہیں یہ ہمارے لئے تریپ نہ ہو۔“..... جولیا نے آہستہ  
کہا۔

طرف ہٹ گیا۔

”تشریف لے جائیں..... اس آدمی نے مودبادن بھجے میں کہا تو عمران سر بلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جو لیا اس کے پیچے تھا۔ یہ ایک غاصبہ اکرمہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجا لیا گی تھا لیکن میر کے پیچے کرپی پر کوئی آدمی موجود تھی لیکن جسے ہی عمران اور جو لیا اندر داخل ہوئے سائینڈ کا دروازہ کھلا اور ایک دبلا چلا لیکن لے کے قد کا آدمی جس نے سوت پکن رکھا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کا سر اس کی جسمات کے لحاظ سے بڑا دھکائی دے رہا تھا۔ آنکھیں کرچی رنگ کی تھیں اور اس انداز کی تھیں جیسے کسی نے تیز چاقو سے کاٹ کر نہیں ہوں۔ اس کے پیڑے پر دو قمی مکاری اور عیاری کوت کوت کر لگی ہوئی صاف دھکائی دے رہی تھی۔

”میرا نام فواؤ ہے اور میں آپ کو اپنے آفس میں خوش آمدید لہاتا ہوں..... اس نے آگے بڑھ کر عمران کی طرف صفائی کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”فکری۔۔۔ میرا نام مانیکل ہے اور یہ میری ساتھی مارگریٹ۔۔۔ اسک نے کہا جبکہ جو لیا اس دوران ایک سائینڈ پر موجود صوفے پر پہنچی تھی۔۔۔

”تشریف رکھیں..... تو ماڈ نے عمران سے صفائی کرنے کے آفس نیجل کے پیچے موجود کری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور اس طرح اطمینان سے کرپی پر پیٹھ گیا جیسے کوئی آدمی طویل

تھا۔

”میرا نام مانیکل ہے اور یہ میری ساتھی مارگریٹ ہیں۔۔۔ یہ بھی یونورشی میں پڑھاتی ہیں۔۔۔ ہم نے کلب کے مالک تو ماڈ سے ملا ہے۔۔۔ اس سلطے میں ان سے روگاڈ ٹریونگ کے جرل منیج رساؤ کے ذریعے اہتمامی بات چیت ہو پچی ہے۔۔۔ عمران نے اس پار صحیدہ بھجے میں کہا۔۔۔

”اوہ اچھا جتاب۔۔۔ نوجوان نے چوک کر کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے اشکام کا رسیور اخما کر کیے بعد دیگرے دو ہنپ پر لیں کر دیے۔۔۔

”کاؤنٹر سے روڈش بول رہا ہوں۔۔۔ اس نوجوان نے انجائی مودبادن بھجے میں کہا اور پھر عمران کی بیانی پات دوہرا دی اور پھر دوسری طرف سے کی جاتے والی بات خاموشی سے منت رہا۔۔۔

”لیں سر۔۔۔ اس نے آخر میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک آدمی کو اشارے سے بالا۔۔۔

”انکل گب چیف کے آفس میں لے جاؤ۔۔۔ اس آدمی نے آئے والے سے کہا۔۔۔

”آئیے جتاب۔۔۔ اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ عمران اور جو لیا اس کے پیچے چلتے ہوئے اس راہداری میں داخل ہوئے۔۔۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔۔۔ اس نے دروازہ کھولا اور خود ایک

سفر طے کر کے منزل پر بیٹھ جاتا ہے۔ عمران بھی اس صوفی کی طرف مرا جس پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر عمران چیزے اسی صوفیہ پیٹھا اچاک ان دونوں کے جسموں پر جیز سرخ رنگ کی لائٹ یعنی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا چیزے اس کے ذہن پر کسی نے سیاہ پر وہ ڈال دیا ہو۔ البتہ ذہن کے تاریک ہونے سے پہلے اس کے کانوں میں نوماؤ کا شیطانی قبیلہ محفوظ رہ گیا تھا۔

چاہے گروپ کا گرام ماسٹر اپنے مخصوص آفس میں بیز کے بیچے رکھی ہوئی ایک اوپی پشت کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنی مخصوص یونیفارم میں تھا۔ اس کا یہ آفس زیر زمین بنا ہوا تھا اور اس کے گروپ کی باقی تمام قیمتیات سے علیحدہ تھا۔ اس غارت کی اندر اور باہر سے اتنی تختی سے حفاظت کی جاتی تھی کہ شاید اتنی تختی سے ایکری بیبا کے صدر کی بھی حفاظت نہ کر جاتی ہو گی۔ گروپ کا ارگ برنس پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا اور بے شمار انجامی طاقتور ٹیکیں گروپ کے ساتھ برنس کرنی تھیں اور چونکہ گروپ کا تمام سرمایہ گرام ماسٹر کی تحمل میں رہتا تھا اور تمام برنس کا انتشار جسی ہوئی تھا اس کی جگہ لیتہ اس برنس سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کا خواب تھا لیکن گرام ماسٹر نے اپنی حفاظت کا ایسا فول اوف نظام قائم کر دکھا تھا کہ اس کے خلاف ہونے والی معنوی سی

مہمول حرکت ہو جاتی تو یہ آلات فوری عورت پر اسے ہلاک کر دیتے تھے اس لئے گرائٹ ماسٹر نے اب اس کا یہ حل نکالا تھا کہ ان خانچتی انتظامات سے بچاؤ کے لئے اس نے خصوصی چیزوں تیار کروادا کر ان سب کے جسموں میں آپریشن کے ذریعے نصب کروادی تھیں۔ ان چیزوں کی وجہ سے وہ سب ان خانچتی انتظامات سے ہر طرح محظوظ رہتے تھے حتیٰ کہ ایک چپ گرائٹ ماسٹر نے بھی اپنے جسم میں رکھوائی ہوئی تھی لیکن یہ اس کی آواز میں مخصوص الفاظ سے آپریشن ہوتی تھی اور گرائٹ ماسٹر جب چاہتا ایک مخصوص لفظ بول کر اسے آپریشن کر لیتا تھا اور جب چاہتا مخصوص لفظ بول کر اسے آف کر دیتا تھا۔ اس کے علاوہ اس چپ میں ایسکی سینکڑے بھی کی تھیں کہ اگر گرائٹ ماسٹر کسی سیکورٹی گارڈ یا کسی عورت کے خلاف زبان سے کوئی حکم دھات تو چپ کے ذریعے میں ہینڈ کوارٹر میں نصب تمام آلات حرکت میں آجائے اور گرائٹ ماسٹر کے من سے نکلے ہوئے ٹکرم کی اتنی تیزی سے فیصل ہو جاتی تھی کہ جیسے جانت اس کے ہاتھ ہوں۔ گرائٹ ماسٹر اس وقت اپنے مخصوص آفس میں کرنی پر بینا ایک مخصوص شراب پینے میں مصروف تھا۔ اسے اطلاع مل بھی تھی کہ پاکیشی سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو اس کے گروپ نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب وہ ہر طرح سے مطمئن تھا کیونکہ پاکیشی سیکرٹ سروس کے بارے میں اس نے جس سے بھی بات کی تھی اسے بھی بتایا گیا تھا کہ یہ سروس اپنی خطرناک ہے۔ حکومت

ساڑش بھی اپنی ابتدائی شیخ پر ہی ناکام ہو جاتی تھی۔ اس عمارت ہے ہینڈ کوارٹر کہا جاتا تھا میں پہلوں چاڑہ سیکورٹی کا کام کرتے تھے۔ ان کے علاوہ میں کے قریب نوجوان لاکیاں حصیں جو ہر قدم کی خدمات انجام دینے میں خصوصی مہارت رکھتی تھیں۔ گرائٹ ماسٹر خصوصی ماہرین اور خصوصی مشینز کے ذریعے ان سیکرٹری، گارڈر اور ان عورتوں کے جن کی پہنچ کسی بھی انداز میں اس نکل تھی باقاعدہ برین و اونٹ کر کے ان میں اپنی وفاداری کا جذبہ بھر دیا تھا۔ میک دجھی کر کسی سیکورٹی گارڈ کو کبھی گرائٹ ماسٹر کی خلافت یا سازش کی سوچ نکل نہ آئی تھی بلکہ وہ گرائٹ ماسٹر کی ایک نیا نظر سے عملی طور پر بجا کرتے تھے۔ وہ اس کے معمولی سے اشارے پر اپنے عدی پاکھوں خود اپنی گروں کاٹنے سے بھی درجہ خوبی کرتے تھے اور اس کے احکامات کی چاہے وہ اس کی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں فوراً طور پر اور مکمل بھیکھل اس کی فطرت ٹائیپ بن چکی تھی اور سیکھی صورت حال عورتوں کی بھی تھیں اس عورتوں کی تعداد محدود تھی اور وہ عورتیں صرف گرائٹ ماسٹر تک ہی محدود رہتی تھیں بلکہ کچھ عورتیں ان سیکورٹی گارڈ کی خدمات کے لئے مخصوص تھیں۔ اس کے ساتھ اس پوری عمارت میں بے شمار خانچتی سائنسی آلات بھی نسبتی جو خود کار تھے۔ ان کو آپریشن کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ اس بخود کام کرتے رہتے تھے اور یہ اس قدر حساس تھے کہ بعض اوقات کسی سیکورٹی گارڈ یا کسی عورت سے بھی کوئی معمولی ہی بھی خلاف

اے تھے جن کا اچارج اس کا خاص آدمی گزورا تھا۔ گراٹ ماٹر  
فون کی گفتگو بنتے پر با تھہ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ؟..... گراٹ ماٹر نے چیختے ہوئے لمحے میں کہا۔

"گولڈن کلب کا نوماؤ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف۔"  
اگری طرف سے ایک موڈیا نہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"نوماؤ۔ اوہ اچھا۔ کراؤ بات۔..... گراٹ ماٹر نے چوک کر  
لایا۔

"بیلو۔ نوماؤ بول رہا ہوں گولڈن کلب سے۔..... چند لمحوں بعد  
اب اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لیہجہ پہلا موڈیا نہ اور قدرے بے  
الافاہ تھا۔

"ہاں بولو۔ نوماؤ بولو۔ کیا چاہئے تمہیں۔ تم میرے دوست ہو  
لائے میں تمہاری بات سنوں گا۔..... گراٹ ماٹر نے بڑے نوت  
اے لیجہ میں کہا۔

"ایک بیساکی ایک پونڈورشی کے دیرچ سکار تمہارے جنگل  
لہیڑی یومنیوں پر رسیج کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ  
جنگل پر چاؤ گروپ کا ہولٹ ہے اور انہیں کسی صورت اس جنگل  
اس فنسر پر جو بھی کال آتی تھی وہ پہلے چوک ہوتی تھی پھر بیساکی  
فون کی گفتگو بھتی تھی۔ ویسے بھی گراٹ ماٹر کے اس خصوصی فون کا  
تمبر صرف خاص خاص افراد کے پاس ہی تھا ورنہ برس کا تمام کام  
اے اس فون کرنے کے دس ہزار ڈالر دیں گے۔ وہ کسی بھی لمحے  
ہوتا شو کے ہیئت کوارٹر جس کا نام سارا دن تھا، میں اس کے تائبے  
کلب میں آئے والے ہیں لیکن میں نے سوچا کہ پہلے تم

مارٹانہ اور بیک شار کے کمپنے پر اس نے پا کیٹیا کے سکرٹری خارجہ  
سرسلطان کو اپنے پاس قید رکھا ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مارطانہ  
حکومت کے اعلیٰ حکام نے اسے مارطانہ میں ڈرگ برس کے سلطے  
میں خصوصی معاملات پہنچانے کا وعدہ کیا تھا اور بیک شار کے چیف  
نے بھی انکریمیا میں چاؤ گروپ کو تیرید منظم کرنے میں مدد دینے کا  
 وعدہ کیا تھا۔ گو بیک شار کے ایک سکیشن نے ہوتا شو میں چاؤ  
گروپ کے کلب پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اس نے دامت سکیشن اچارج  
مادام ڈسکن کو زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے مادام  
ڈسکن کی اہمیت اس کے چیف کی نظر میں میں اس کے آدمیوں سے  
بہر حال زیادہ ہو گی۔ وہ بیٹھا لیکی با تسلی سوچ رہا تھا اور ساتھ ساتھ  
ایک خاص قسم کی شراب پینے میں مصروف تھا کہ میر پر پڑے ہوئے  
سیاہ رنگ کے فون کی گفتگو بیخ انہی۔ اسے معلوم تھا کہ اس فون پر  
ہونے والی بات چیت نہیں کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی طرح  
ملجھدہ سے سنی جاسکتی ہے۔ فون کا رابطہ سٹیلائٹ سے تھا اس لئے  
کسی اپنے چیخ وغیرہ میں یہ نمبر موجود نہ تھا اور نہ ہی کسی ملک کی  
اکواڑی تھی کہ ہوتا شو کی اکواڑی کو بھی اس نمبر کا علم نہیں تھا۔ پھر  
اس نمبر پر جو بھی کال آتی تھی وہ پہلے چوک ہوتی تھی پھر بیساکی  
فون کی گفتگو بھتی تھی۔ ویسے بھی گراٹ ماٹر کے اس خصوصی فون کا  
تمبر صرف خاص خاص افراد کے پاس ہی تھا ورنہ برس کا تمام کام  
ہوتا شو کے ہیئت کوارٹر جس کا نام سارا دن تھا، میں اس کے تائبے

ل سے اخراجی مسروت بھرے لجئے میں کہا گیا تو گراٹ ماشر نے  
لائے ہوئے ہاتھ پڑھا کر کریل دہلیا اور بھر اس نے جیسے ہی  
اٹھایا۔

”لیں معلم ہے کہ انہیں اجازت نہیں میں میں گی بھر بھی وہ تم  
رقم دینا چاہتے ہیں۔ کیوں“..... گراٹ ماشر نے حیرت بھرے  
”شارون کے گرسما سے میری بات کرو“..... گراٹ ماشر نے  
میں کہا۔  
”لیکن بات تو میری بھج نہیں آ رہی۔ شاید ان کا ذیوال  
کہ آپ مجھے انکار نہیں کریں گے۔“..... نوازہ نے جواب دیا۔  
”نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں بھج گیا ہوں کہ وہ ایسا کی  
کہ رہے ہیں۔ وہ میرا خصوصی فون نمبر معلوم کرتا چاہتے ہیں  
مودبات آواز سنائی دی۔“  
گراٹ ماشر نے پوچھ کر کہا۔

”گرسما۔ ابھی گولڈن کلب کے نوازو نے مجھے فون کر  
تاہیا ہے کہ اس کے پاس ایکریمین یونیورسٹی کا ایک گروپ آ رہا  
بھرے لجئے میں کہا۔  
”وہ بھارتے ہیں اور جیزی پوٹیاں ٹھالیں کرنا چاہتے ہیں اور  
”یہ وہ خود تائیں گے۔ تم ایسا کرو جیسے ہی یہ لوگ تمہارے  
اب انہیں تایا گیا کہ انہیں اس کی اجازت نہیں ملے گی تو انہوں  
پاس پہنچیں تم انہیں بے ہوش کر کے شارون میں بیٹھو دو۔“  
”مرف اس بات پر وہ ہزار ڈالر معاوضہ دیئے کی حاجی محری  
میرے خاص آدمی موجود ہیں۔ وہ ان سے خود اسی سب کچھ  
کر لیں گے۔“..... گراٹ ماشر نے کہا۔

”آپ کے حکم کی قبولی ہو گی۔“..... نوازہ نے کہا۔  
”تم قلمروت کرو۔ جیسے ہی یہ لوگ شارون پہنچ جیہیں وہ  
اک تمام حالات تا دیئے ہیں اور میں نے اسے حکم دے دیا  
ڈارٹس میکس ایک لاکھ ڈالر میں گئے۔“..... گراٹ ماشر نے  
کہ وہ آنے والوں کو بے ہوش کر کے شارون میں پہنچا دے۔  
”اوہ۔ اوہ۔ آپ واقعی بے حد ہی اور فیاض ہیں۔“.....

سے بات کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ تم انکار کرنے کے ساتھ ساتھ  
سے بھی نہ اٹھ ہو جاؤ۔“..... نوازہ نے تدریس مودبادہ بھجے ہیں  
”انہیں معلم ہے کہ انہیں اجازت نہیں میں گی بھر بھی وہ تم  
رقم دینا چاہتے ہیں۔ کیوں“..... گراٹ ماشر نے حیرت بھرے  
میں کہا۔  
”لیکن بات تو میری بھج نہیں آ رہی۔ شاید ان کا ذیوال  
کہ آپ مجھے انکار نہیں کریں گے۔“..... نوازہ نے جواب دیا۔

”نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں بھج گیا ہوں کہ وہ ایسا کی  
کہ رہے ہیں۔ وہ میرا خصوصی فون نمبر معلوم کرتا چاہتے ہیں  
مودبات آواز سنائی دی۔“  
گراٹ ماشر نے پوچھ کر کہا۔  
”لیکن اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا۔“..... نوازہ نے ج

”تم قلمروت کرو۔ جیسے ہی یہ لوگ شارون پہنچ جیہیں وہ  
ڈارٹس میکس ایک لاکھ ڈالر میں گئے۔“..... گراٹ ماشر نے  
کہ وہ آنے والوں کو بے ہوش کر کے شارون میں پہنچا دے۔  
”اوہ۔ اوہ۔ آپ واقعی بے حد ہی اور فیاض ہیں۔“.....

اور اگر یہ وہ لوگ تھے ہوں جب بھی ان کا یہی انجام ہوتا چاہئے۔  
گراٹ ماڈرن سسٹل بولتے ہوئے کہا۔

”چیف ایک لاکھ ڈالر کے دینے ہیں۔“ گرسما نے پوچھا۔  
”یہ رقم نوماؤں کو پہنچا دینا۔ یہ اس کا انعام ہو گا۔“ یہے جو لوگ  
کلب میں جائیں گے انہیں نوماؤں خود بے ہوش کر کے تمہارے  
آدمیوں کے حوالے کر دے گا۔ پانی افراد کو تمہارے آدمی خود رکھیں  
کریں گے۔“ گراٹ ماڈرن نے کہا۔  
”یہی چیف۔ آپ کے احکامات کی تکمیل اور فوری تکمیل ہو گی۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اب تم نے خود ہی دوسرے گروپ کی بات کی ہے تو انکی  
صورت میں چھپیں بے حد جھاط رہنا ہو گا۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ  
ہوتے ہیں۔“ گراٹ ماڈرن نے کہا۔

”آپ بے قلر رہیں چیف۔ ان کے تربیت یافت ہونے کی وجہ  
سے ہی ہم آسانی سے انہیں پہچان لیں گے۔ ایسے لوگ عام لوگوں  
سے مختلف ہوتے ہیں۔“ گرسما نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ان سے پوچھ چکھ کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کے  
بعد مجھے فون کر کے بتا دینا۔“ گراٹ ماڈرن نے کہا۔

”یہی چیف۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو اس کے ساتھی  
گراٹ ماڈرن نے رسپورٹ رکھ دیا۔

اسے اس کے عوض ایک لاکھ ڈالر جائیں گے اور میرے آدمی  
ان سے معلوم کر لیں گے کہ وہ کون ہیں اور کیوں یہ سب کر رہے  
ہیں۔“ گراٹ ماڈرن سسٹل بولتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ یہ لوگ کہنی وہ پاکستانی نہ ہوں۔“ گرسما نے  
لمحے خاموشی رہنے کے بعد قدرتے پہنچاتے ہوئے کہا۔  
”یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ پہلے تھاری طرف سے ہی روپورت  
ہے کہ وہ لوگ ہلاک کر دیے گئے ہیں اور مجھے بھی شہزادہ  
روپورت پر بھروسہ رہا ہے۔“ گراٹ ماڈرن نے قدرتے غصیل  
میں کہا۔

”یہ ان کا دوسرا گروپ بھی تو ہو سکتا ہے چیف۔“ گرسما  
کہا تو گراٹ ماڈرن بے اختیار چوک چڑا۔

”اوہ ہا۔“ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ سرکاری ادارے چند اڑا  
کے ناتھے سے ختم نہیں ہو جاتے۔ تھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔“  
ایسا کرو کہ اپنے کچھ آدمی گولنلن کلب اور اس کے ادگر ہمگوں  
ایک لاکھ ڈالر بھی ساتھی میتوادیا ہو سکتا ہے کہ یہ پورا گروپ ہو  
گولنلن کلب میں کم لوگ آئیں اس لئے پورے گروپ کو زیر  
کرنا ضروری ہے اور جب یہ تسلیم ہو جائے تو ان سب کو  
ہوش کر کے سنارون میں پہنچا دینا اور اچھی طرح جکڑ کر پھر  
سے پوچھ چکھ کرنا اور اگر یہ واقعی پاکستانی گروپ ہو تو ان کو فوج  
پر ہلاک کر دینا اور ان کی لاٹیں بھی بر قی بھی میں ڈالا۔

ہاتا تھا۔ گرسما کے تحت پچاس چاؤ تھے جن میں سے دس تو شار ان میں تی رہتے تھے۔ باقی رہتے تو ہونا شو میں تھے لیکن وہ شار ان آتے جاتے رہتے تھے۔ البتہ گرسما سے ہے وہ چیف کہ کرتے تھے ان کا مستقل رابطہ رہتا تھا۔ ڈرگ برس کے سلسلے میں قائم معاملات گرسما کے ہاتھوں میں تھے۔ اس شار ون میں تھے پیش ہیڈ کوارٹر کہا جاتا تھا ڈرگ برس کے پارے میں تھے یہے فیصلے ہوتے تھے۔ ایک لحاظ سے عملی طور پر چاؤ گروپ کا گرسما ہی چیف تھا لیکن اس کے کسی ساتھی کو بھی جنگل میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی کیونکہ ان کے جسموں میں وہ خصوصی چپ موجود نہ تھی جس کی وجہ سے وہ جنگل میں داخل ہو سکتے تھے اس لئے وہ سب ہونا شو میں ہی چاؤ گروپ کی سرگزیوں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ گرسما اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ گراٹہ ماڑنے اسے کال کر کے بتا دیا تھا کہ کچھ مخلوق لوگ گولڈن کلب میں نمازوں سے ملنے آ رہے ہیں اور گراٹہ ماڑنے نمازوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ آنے والوں کو بے ہوش کر کے شار ون پہنچا دے اور گراٹہ ماڑن کے حکم پر گرسما نے پیش ہیڈ کوارٹر سے ایک آدمی کو ایک لاکھ ڈالر دے کر گولڈن کلب بھجو دیا تھا تاکہ نمازوں پیٹے ہی گراٹہ ماڑن کے حکم کی قیمت کرے وہ اسے ایک لاکھ ڈالر دے کر ان آدمیوں کو شار ون لے آئیں۔ اس کے ساتھ اس نے ہونا شو میں موجود چاؤ گروپ کے چار خصوصی افراد کو کال کر کے

آفس کے انداز میں بیجے ہوئے ایک کمرے میں کری پر ایک دیوبندی آدمی جس کا جسم گینڈے کی طرح مضبوط تھا، بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خاصا بڑا تھا اور وہ اپنے انداز سے کوئی زبردست لڑاکا دھکائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں خاصی تیز پہنچ تھی۔ اس کے چہرے پر اور ہتھیلوں کی پشت پر جگہ جگہ رعنوں کے مندل نشانات تھے۔ یوں لگتا تھا یہیں اس نے باقاعدہ چہرے پر اور ہتھیلوں کی پشت پر نقش و نگار بنائے ہوئے ہوں۔ اس کے جسم پر کامبڑوں یونہ نیاز مرکب تھی لیکن اس کے لگلے میں پیٹی موجود نہ تھی۔ پیٹ پر مختلف رنگوں کے کئی فون رکھے ہوئے تھے۔ یہ گرسما تھا۔ ہونا شو میں گراٹہ ماڑن کا نہر نہ۔ چاؤ گروپ کا اصل ہیڈ کوارٹر جنگل کے اندر زیر زمین تھا لیکن جنگل سے باہر ہونا شو جزیرے پر یہ غمارت بھی ہیڈ کوارٹر کیلاتی تھی اور اسے شار ون کہا

طرف سے جواب دیا گیا۔

”ان دونوں کو فوراً شارون پہنچا اور خیال رکھنا ان کا سامان بھی ساتھ لے آتا ہے تم نے۔۔۔“ گرسما نے کہا۔

”ان دونوں کی تلاشی لی گئی ہے۔ ان دونوں کی مجبوں سے مشین پہل ملے ہیں اور مرد کی جیب سے چدیہ ترین زیر و قابوں رائنسیم۔ بھی برآمد ہوا ہے۔۔۔“ زاشا نے موڈباند لجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹرانسیم۔ اور پھر تو میرا آئندیا درست ہے۔ یہ ایک مردوں کا دوسرا گروپ ہے اور ٹرانسیم کی موجودگی کا مطلب ہے کہ ان کا اپنے باقی ساچھیوں سے رابطہ اسی ٹرانسیم سے ہے۔ تم فوراً ان دونوں کو شارون پہنچاؤ ان کے سامان سمیت۔۔۔“ گرسما نے کہا۔

”میں چیف۔۔۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا تو گرسما نے رسیور رکھ کر ایک سائینیٹ پڑھے ہوئے اندر کام کا رسیور اخفاکر یکے بعد دیگرے دو ہٹن پر لیں کر دیے۔

”میں چیف۔۔۔“ دوسرا طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لجھ بے حد موڈباند تھا۔

”سالٹو۔ زاشا ایک مرد اور ایک عورت کو جو بے ہوش ہیں گولڈن کلب سے لے کر شارون آ رہا ہے۔ تم ان دونوں کو وصول کر کے بیک روم میں ڈال راوز کریوں پر جکڑ دو اور ان میں سے مرد کی جیب سے لٹکنے والا ٹرانسیم بھی زاشا ساتھ لے آئے گا۔۔۔“ دو

انہیں گولڈن کلب کے ساتھ ساتھ پورے ہونا شو میں ملکوک افراد کو چیک کرنے کا کہہ دیا تھا اور اس وقت وہ بیٹھا سکیا سوچ رہا تھا کہ کیا اس کا خیال درست ہے کہ یہ پاکیشی سکرت سروس کا دوسرا گروپ ہے۔ چند لمحوں بعد فون کی تھکنی نئی آئی تو گرسما نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اخفاکل۔

”میں۔۔۔ گرسما نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔“ ”زاشا بول رہا ہوں چیف۔۔۔“ دوسرا طرف سے ایک موڈباند مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہا۔۔۔ کیا روپرٹ ہے گولڈن کلب کی۔۔۔“ گرسما نے چوک کر پوچھا کیونکہ یہ وہی آدنی تھا جسے گرسما نے گولڈن کلب بھیجا تھا۔

”نوماڈ سے ملے ایک ایکٹیین مردا اور ایک ایکٹیین عورت آئے تھے۔ گرانٹ ماٹر کی بہادت کے مطابق ان دونوں کو بے ہوش کر دیا گیا۔ میں نوماڈ سے پہلے ہی مل چکا تھا اس لئے اس نے ان دونوں کو میرے حوالے کر دیا ہے اور میں نے آپ کے حکم کے مطابق ایک لاکھ ڈال نوماڈ کو دے دیے ہیں۔۔۔“ زاشا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ بے ہوش افراد کس پوزیشن میں اور کہاں ہیں۔۔۔“ گرسما نے پوچھا۔

”وہ ابھی تک گولڈن کلب میں ہیں اور بے ہوش ہیں۔۔۔“ دوسرا

فوراً میرے آفس پہنچا دینا۔ ”..... گرسومنے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسرا طرف سے اسی طرح مودباداں لجھے میں کہا گیا تو گرسومنے رسیدر رکھ دیا۔ پھر ترینیا صحف گھست بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک چاؤ انجانی مودباداں انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چوٹا سا لینک چدیہ ساخت کا ٹرانسپلر تھا۔ اس نے وہ ٹرانسپلر گرسومنے کے سامنے میز پر مودباداں انداز میں رکھ دیا۔

”کیا وہ دونوں بے ہوش افراد بھی ہیچ گئے ہیں؟“..... گرسومنے پوچھا۔

”لیں چیف۔ انہیں ڈبل راڈر والی گرسوں پر بٹھا کر جکڑ دیا گیا ہے۔“..... آنے والے نے انجانی مودباداں لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چاؤ۔“..... گرسومنے اپنے سامنے میز پر رکھا ہوا ٹرانسپلر اٹھاتے ہوئے کہا اور آنے والا چاؤ خاموشی سے مزکر آفس سے باہر چلا گیا۔ گرسوما کافی دیر ترین ٹرانسپلر کو دیکھتا رہا۔ پھر اچانک ایک خیال آیا تو اس نے ٹرانسپلر کو میز پر رکھا اور ہاتھ پڑھا کہ اس نے اندر کام کا رسیدر اٹھا کر اس پر لیکے بعد دیگرے کی نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں چیف“..... دوسرا طرف سے ایک مودباداں آواز سنائی دی۔

”مارکوں کو میرے آفس بھجو۔“..... گرسومنے کہا اور اس کے ساتھ تھی اس نے ایک چھٹے سے رسیدر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک پست قد تھیں مخفوظ جسم کا چاؤ اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر داخل ہو کر گرسومنے کو انجانی مودباداں انداز میں سلام کیا۔ ”مارکوں حاضر ہے چیف۔ حکم دیجئے۔“..... مارکوں نے سر جھکا کر انجانی مودباداں لجھے میں کہا۔

”مارکوں۔ یہ ٹرانسپلر دیکھو اور یہیہ ہیا تو اگر اس پر کوئی کال آئے تو کیا اس کال کا ماغذہ فریں کر سکتے ہو۔“..... گرسومنے کہا۔

”یہ زیر و فایو ساخت کا ٹرانسپلر ہے۔ اس کی ٹرینک مشیری ہمارے پاس موجود ہے چیف اور ہم بہت آسانی سے اس پر آنے وال کال کا درست ماغذہ فریں کر سکتے ہیں۔“..... مارکوں نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے لے جاؤ اور جب اس پر کال آئے تو مجھے فوراً اس کا ماغذہ فریں کر کے بھاؤ۔“..... گرسومنے تھمانہ لجھے میں کہا۔

”پہنچ۔ نجاتے اس پر کب کال آئے جگہ یہ قلمہ فریکنی کا ٹرانسپلر ہے اس پر ہم خود کال کر کے اس کا ماغذہ معلوم کر سکتے ہیں۔“..... مارکوں نے ٹرانسپلر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ دیری گلڈ۔ فوراً معلوم کر کے مجھے فون پر بتاؤ۔“..... گرسومنے کہا اور مارکوں سر بلاتا ہوا واچس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندر کام

پر لس کرنے شروع کر دیئے۔  
”چیف بول رہا ہوں“..... گرسما نے اپنے مخصوص لمحے میں  
کہا۔

”لیں چیف۔ حکم چیف“..... دوسری طرف سے بولنے والی کا  
لہجہ یقینت انتہائی مودودا ہے ہو گیا۔  
”ہوں کاشوکا کے کمرہ نمبر دو سو اخمارہ، دو سو اخناجیں اور تین سو  
پندرہ میں کتنے افراد رہ رہے ہیں۔ کس قومیت کے ہیں۔ کتنے مرد  
اور کتنی عورتیں ہیں۔ فوری طور پر معلوم کر کے مجھے آتا۔ درست  
قدار معلوم کرتا۔ کوئی آدمی رہ نہ جائے“..... گرسما نے تیز لمحے  
میں کہا۔

”لیں چیف۔ میں انہی ملتانی ہوں“..... دوسری طرف سے کہا  
گیا اور گرسما نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد  
ون کی تھنی رج انجی تو اس نے ہاتھ پر حاکر رسیور اٹھایا۔

”لیں۔ چیف بول رہا ہوں“..... گرسما نے کہا۔

”شاشوئی بول رہی ہوں چیف“..... دوسری طرف سے اس لڑکی  
کی آواز سنائی دی ہے گرسما نے چیلگ کے لئے کہا تھا۔

”کیا رپورٹ ہے“..... گرسما نے پوچھا۔

”چیف۔ کمرہ نمبر دو سو اخمارہ دو ایکریں افراد کے ہام بک کیا  
گیا ہے جبکہ کمرہ نمبر دو سو اخناجیں بھی دو افراد کے ہام بک ہے اور  
کمرہ نمبر تین سو پندرہ تین افراد کے ہام بک ہے۔ یہ سب ایکریں

کی تھنی رج انجی تو گرسما نے رسیور اٹھایا۔  
”لیں“..... گرسما نے کہا۔

”مارکوس بول رہا ہوں چیف۔ اس ٹرانسیور سے کی گئی کال  
ہوتا شوہر ہے میں سیاحوں کے معروف ہوں کاشوکا میں تین مختلف  
پاؤنش پر رسیور کی گئی ہے لیکن ہم نے بولنے کی بجائے کال آف کر  
دی۔ پھر تینوں پاؤنش سے پاری پاری اس ٹرانسیور سیٹ پر کال کی  
گئی۔ اس طرح تصدیق ہو گئی کہ اس ٹرانسیور والے کے ساتھی  
کاشوکا ہوں کے تین کروں میں علیحدہ علیحدہ موجود ہیں“..... مارکوس  
نے مودودا ہجے میں کہا۔

”کروں کی نشاندہی ہوئی ہے یا نہیں“..... گرسما نے پوچھا۔

”لیں سر۔ چار سے پاس کاشوکا ہوں کا تفصیلی نقش موجود ہے۔  
میں نے اس پر چیلگ کی تو کمرہ نمبر دو سو اخمارہ، دو سو اخناجیں اور  
کمرہ نمبر تین سو پندرہ میں کالیں انڈکی گئی ہیں“..... مارکوس نے  
مودودا ہجے میں کہا۔

”کال میں کیا کہا ہے تم نے“..... گرسما نے پوچھا۔

”ہم نے بات نہیں کی چیف۔ صرف جزو کال کی تھی جسے ان  
تین کروں میں انڈکیا گیا جو ہماری مشیری نے چیک کر لیا اور ہم  
نے کال فوراً آف کر دی“..... مارکوس نے جواب دیا۔

”اوکے“..... گرسما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور  
رکھ دیا اور ہاتھ پر حاکر کافون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر

”سنو۔ یہ لوگ پاکیشی سکرت سروس سے تعلق رکھتے ہیں اس کے یہ ہے حد ہوشیار اور چونکا ہوں گے اس لئے اپنے آدمیوں کو خصوصی طور پر مختار رہتے کہہ دینا۔“..... گرسومانے کہا۔  
 ”لیں چیف“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو گرسومانے رسمور رکھ دیا اور انڑکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یہ بھد دیکھے ابی ہم پر لس کر دیئے۔

”سالتو بول رہا ہوں چیف“..... دوسری طرف سے مودبادہ لجھے میں کہا گیا۔

”سالتو۔ شاشوئی گروپ سات سروس اور ایک عورت کو شار دن پہنچائے گا۔ تم نے ان سب کو بیک روم میں ڈبل راڈز کر سیوں پر بکھر دینا ہے اور جب یہ تعداد تکل ہو جائے تو مجھے اطلاع دیں ہے۔“..... گرسومانے اپنے مخصوص لجھے میں کہا۔  
 ”لیں چیف“..... دوسری طرف سے اسی طرح مودبادہ لجھے میں کہا گیا۔

”جب مدد اور عورت کو گولڈن کلب سے لایا گیا تھا وہ کس پوزیشن میں ہیں؟“..... گرسومانے پوچھا۔  
 ”وہ بیک روم میں ڈبل راڈز کر سیوں پر جکڑے ہوئے ہیں اور ہوشیں کر کے اور بے ہوش کر کے شار ون پہنچا دو اور جو نہیں ہیں انہیں فوراً بے ہوش کر کے شار ون پہنچا دو اور جو نہیں ہیں انہیں ہوشیں کر کے اور بے ہوش کر کے شار ون پہنچا دو“..... اس عورت کو بھی بے ہوش کر کے ساتھ بھجوادو۔“..... گرسومانے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسری طرف سے مودبادہ لجھے میں جواب کر خواہ توہاں تھیں و پاکار کریں گے تم انہیں طویل بے ہوشی کا انگشن

ہیں اور تمام مرد ہیں۔ ان میں کوئی عورت نہیں ہے۔ البتہ ایک رپورٹ کے مطابق ایک ایکریٹین عورت نے بھی کہہ نہیں تھیں ۲ پندرہ سے محققہ کرہ تھیں سو سول پک کر لیا ہے اور وہ عورت اپنے کمرے کی بجائے کہہ نہیں تھیں سو پندرہ میں ہی موجود ہے۔“..... شاشوئی نے جواب دیا۔

”کیا یہ سب مرد اپنے کروں میں موجود ہیں، ان عورت سمیت؟“..... گرسومانے پوچھا۔

”نہیں چیف۔ ان میں سے صرف کہہ نہیں سو پندرہ میں عورت سمیت دو افراد موجود ہیں۔ باقی کروں میں ایک ایک آدل موجود ہے۔“..... شاشوئی نے جواب دیا۔

”ہوں میں ان کے کاغذات کی نقل تو موجود ہوں گی۔“..... گرسومانے پوچھا۔

”لیں چیف“..... شاشوئی نے جواب دیا۔  
 ”ان کے کاغذات کی نقل اور ان پر موجود ان کی تصویریہ ہوتا ہو میں اپنے آدمیوں تک پہنچا دو اور جو افراد کروں میں موجود ہیں انہیں فوراً بے ہوش کر کے شار ون پہنچا دو اور جو نہیں ہیں انہیں ہوشیں کر کے اور بے ہوش کر کے شار ون پہنچا دو“..... اس عورت کو بھی بے ہوش کر کے ساتھ بھجوادو۔“..... گرسومانے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسری طرف سے مودبادہ لجھے میں جواب کیا۔

چاہئے لے رہا ہو۔ اے بھی ایس کراش پاپورٹ سے بے ہوش کر دیا  
گیا اور پھر ان سب کو میں نے اپنے ہیئت کوارٹر میں انتخاب کر دیا۔ اس  
کے بعد ان سب کو ایسی شارون بھجوگا کہ آپ کو روپرٹ دے رہی  
ہوں۔ ”شاشوئی“ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے“..... گرسما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدر  
رکھ دیا۔ چھوڑی دیر بعد اٹارکام کی تھنچی بچ اٹھی تو اس نے ایک بار  
پھر ہاتھ پر جاہا کر رسیدر اٹھا لیا۔

”لیں“..... گرسما نے کہا۔

”سالٹو بول رہا ہوں چیف“..... دوسرا طرف سے مودبناہ لجے  
میں کہا گیا۔

”لیں“..... گرسما نے کہا۔

”شاشوئی ہیڈ کوارٹر سے سات مردوں اور ایک گورٹ کو بے  
ہوش کے عالم میں بھجوایا گیا ہے۔ میں نے انہیں بلیک روم میں  
ذہل را ذذ کر سیلوں میں جکڑ دیا ہے۔“..... سالٹو نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تم بھی ویس پچھ جاؤ اور پانچ  
سلسلے افراد کو بھی بلیک روم میں رہنے کا حکم دو۔“..... گرسما نے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو گرسما نے رسیدر  
رکھا اور کرتی سے انھ کھڑا ہوا۔ اپنے دفتر سے باہر آ کر وہ خوبی  
راہداری سے گزرتا ہوا اور بہاں موجود گروپ کے افراد کے سلام کا

لگا دو تاکر پاٹی افراد کے آنے تک ان کے ہوش میں آتے کا کوئی  
امکان نہیں رہتے۔ ”گرسما نے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو گرسما نے رسیدر  
رکھ دیا اور سائینڈ پر موجود ریک میں سے شراب کی ایک بول اٹھا کر  
اس کا دھکن ہٹایا اور شراب کی بول کو منہ سے لگا کر اس نے ”  
بڑے بڑے گھوٹ لے اور پھر بول کو میز پر رکھ دیا۔ اس کے  
پھرے پر بلیک سرفی چھا گئی تھی۔ اسی طرح مسلسل دو دو گھوٹ کر  
کے وہ شراب پیتا رہا۔ پھر نجاتی لقی دیر بعد فون کی تھنچی بچ اٹھی تو  
اس نے ہاتھ پر جاہا کر رسیدر اٹھا لیا۔

”لیں“..... گرسما نے انتہائی سخت لبجھ میں کہا۔  
”شاشوئی بول رہی ہوں چیف“..... دوسرا طرف سے شاشوئی  
کی مودبناہ آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے۔“..... گرسما نے سرد لبجھ میں پوچھا۔  
”سات مردوں اور ایک گورٹ کو بے ہوش کر کے شارون بھجا  
دیا گیا ہے چیف“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے چیف“..... گرسما نے سخت لبجھ میں کہا۔  
”چیف۔ جو لوگ کروں میں موجود تھے انہیں ویس کروں میں  
ہی بے ہوش کر دیا گیا جبکہ باٹی افراد کو ہونا شو میں نہیں کیا گیا۔“  
ویسے ہی ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ البتہ ایک آدمی چاؤ جنگل کے  
قریب موجود تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جنگل کا قریب سے

”ہاں۔ کرو لو۔۔۔ گرسوما نے کپ اور درمیان میں رکھی ہوئی ایک کری پر بیٹھ گیا۔ اس کے پھرے پر الجھن کے تراشات نمایاں تھے کیونکہ بیلک روم میں آنے سے پہلے بیک اسے یقین تھا کہ یہ لوگ دراصل پا کیشیاں ہیں اور انہوں نے ایک جیہیں میک اپ کر رکھا ہو گا اور گرسوما کا دعویٰ تھا کہ وہ ہر قسم کا میک اپ دیکھتے تو پچان سکتے ہے لیکن اب جب اس نے انہیں پہلی پار دیکھا تو اسے اندازہ ہوا کہ یہ لوگ میک اپ میں نہیں ہیں اور اس کی الجھن کی اصل وجہ بھی سیکھی کہ اگر یہ واقعی پا کیشیاں نہیں ہیں تو پھر اس نے گراٹ ماسٹر کو غلط بتایا ہے کہ یہ پا کیشیاں سیکرت سروس کا درسرا گروپ ہو سکتا ہے۔ وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا جبکہ اس درمیان سالتوں کے علم پر دو افراد نے چدید ترین میک اپ واشر سے پاری باری سب کا میک اپ چیک کر لیا تھا ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں ثابت نہ ہوا تھا۔

”یہ میک اپ میں نہیں ہیں چیف۔۔۔ سالتو نے جسمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پھر ان سے پوچھ چکھ بھی بے کار ہے۔ انہیں اسی عالم میں ہلاک کر دو۔۔۔ گرسوما نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ چیف۔۔۔ سالتو نے کہا اور ایک آدمی سے مشین گن لینے کے لئے مر گیا۔

”رُک جاؤ۔۔۔ اپاکنگ گرسوما نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

جواب دیتے ہوا بیلک روم میں بیٹھ گیا۔ پیشہ ون کا نارچنگ روم تھا جس میں دیوار کے ساتھ کریسیوں کی ایک طویل قطار موجود تھی جو ذہل را ڈر ستم کی تھیں۔ گرون سے میئے تک علیحدہ اور پہلے حصے کا ستم علیحدہ تھا اور یہ دو قوں ستم ہی دروازے کے ساتھ شسلک سوچ بورڈ سے متعلق تھے۔ ہاں اور پر سرخ بنوں کی طویل قطار تھی۔ یہ ہن اور والے ستم کو آپریٹ کرتے تھے جبکہ بیچے زورگ کے بنوں کی قطار تھی۔ یہ جسم کے پہلے حصے کے راڑاٹ کو آپریٹ کرنے والے ہن تھے۔ کرہ ہاں سے بھی زیادہ دست و عربیں تھا۔ ایک طرف نارچنگ کی جدید ترین مشینیں موجود تھیں۔ اس کے ساتھ ان جدید ترین میک اپ واشر بھی موجود تھے۔ کمرے کے درمیان میں دو بڑی کریسیاں موجود تھیں۔ گرسوما جب کمرے میں داخل ہوا تو ہاں ایک پتہ قد گین مٹبوط جسم کا آدمی موجود تھا۔ یہ سالتو تھا۔ شار ون کا اپنارج جبکہ دیوار کے ساتھ پائچ میشین گنوں سے مسلح تونمند افراد بھی موجود تھے۔ سانے کریسیوں کی قفار میں سے دس کریسیوں پر دو عورتیں اور آٹھ مرد بے ہوش کے عالم میں بکرے ہوئے موجود تھے۔ یہ سب کے سب ایک جیہیں تھے۔

”یہ تو مجھے میک اپ میں نظر نہیں آ رہے۔۔۔ گرسوما نے بے ہوش افراد کو غور سے دیکھتے ہوئے سالتو سے چاٹپ ہو کر کہا۔

”اگر آپ حکم دیں تو ان کا میک اپ چیک کر لیا جائے۔۔۔ سالتو نے موبدان لہجے میں کہا۔

عمران کا شعور بیدار ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حقیقت حیران رہ گیا کہ وہ گولڈن کلب میں نوبادو کے آفس میں موجود ہونے کی بجائے ایک بڑے ہال نباش کرے میں کرسیوں کی طویل قطار کے تقریباً درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم کے گرد راہراز تھے۔ یہ راہراز گروں سے لے کر چوروں تک تھے لیکن گروں سے لے کر چپت تک موجود راہراز کا رنگ زرد تھا۔ سامنے وہ بڑی بڑی کریساں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر ایک دیوقامت آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کا جسم کسی جنگلی بھینیے کی طرح تھومند تھا۔ اس کے پورے چھرے پر پندل زخموں کے نشات اس کثثرت سے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ ان نشات سے ہی اس کا چہرہ بنایا گیا ہو۔ اس کے دلوں باخشوں کی پشت پر بھی زخموں کے نشات موجود تھے۔ دوسرا کری پر ایک

"لیں چیف"..... سالتو نے تیزی سے واپس ہڑتے دئے کہا۔ "اب میں یہاں آ گیا ہوں تو بہر حال اب یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ لوگ دراصل کون ہیں۔ کیا واقعی یہ یونیورسٹی کے رسیرچ ہیں یا کوئی اور پکر ہے؟"..... گرسوما نے کہا۔ "جیسے آپ کا حکم چیف۔ کیا ان سب کو ہوش میں لا لایا جائے یا ان میں سے کسی ایک سے آپ پوچھ چکھ کریں گے؟"..... سالتو نے انتہائی مودہ اندلسیجے میں کہا۔

"ان سب کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بھی معلوم ہو سکے کہ ان کے درمیان کوئی تعلق ہے بھی سنی یا مارکوس نے فرمائیں کال کے بارے میں خط بیانی کی ہے"..... گرسوما نے کہا۔ "لیں چیف"..... سالتو نے کہا اور پھر اس نے وہاں موجود اپنے آدمیوں کو مددیات دینی شروع کر دیں۔

آدمی نے عمران کی بات کا جواب دیئے کی جگائے اتنے سوال کرتے  
ہوئے کہ اور عمران اس کے درست یہ الفاظ سن کر بے اختیار  
چڑک پڑا۔

”میں نے کہا ہے کہ پہلے اپنا تعارف کرو اپھر آگے بات ہو گی  
تاکہ نہیں بھی معلوم ہو سکے کہ ہم کس سے ہات کر رہے ہیں اور  
میں کیا بتاتا ہے اور کیا نہیں۔“ عمران نے ابتدائی سمجھیدہ لمحہ میں  
کہا۔

”میرا نام گرسما ہے۔ یہ عمارت جہاں تم موجود ہو یہ سوار ون  
ہے اور یہاں اس عمارت میں ہے شار لوگ میرے ماتحت ہیں اور  
اہاناشو جز برسے پر سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے آدمی موجود ہیں اور  
ہمارا تعلق چاؤ گروپ سے ہے اور ہم چاؤ گروپ کے چیف  
ہیں۔“ اس دیوب قامت نے بڑے فاخر ان لمحے میں بولتے ہوئے  
کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چڑک پڑا۔

”لیکن چاؤ گروپ کے بارے میں تو نہ ہے کہ وہ جنگ کے  
اندر ہی مددور رہتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”وہاں چاؤ گروپ کا ہیڈ کوارٹ ہے اور وہاں گر انڈ ماسٹر اور اس  
کے ساتھی رہتے ہیں۔ ہم وہاں نہیں چاہئے کیونکہ وہاں ہر طرف  
ہوت کے پھندنے موجود ہیں۔ صرف وہ لوگ وہاں رہ سکتے ہیں یا  
ہائکے ہیں جن کے جسموں میں خصوصی آل نصب ہوتا ہے۔ ہمارا  
کام ہونا شو میں ہے۔ چاؤ گروپ کے تمام کاروباری معاملات تحر-

پتہ قامت لیکن مضبوط جسم کا مقابی آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عقب میں  
دیوار کے ساتھ چار مشین گنوں سے مسلسل آدمی کھڑے تھے جبکہ ایک  
آدمی قفار کے سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے  
شیشی لگائے ہوئے تھا۔ عمران یہ لیکے کہ جیران رہ گیا تھا کہ د  
صرف وہ اور جولیا بلکہ پوری سیکرت سروس یہاں موجود تھی۔ جولیا  
اور وہ ساتھی بیٹھنے ہوئے تھے جبکہ جولیا کے ساتھ صاحب اور عمران کے  
ساتھ کچھن کلکلیں اور پھر تقریباً ساری سیکرت سروس موجود تھی۔ تھوڑے  
سب سے آخر میں تھا۔ عمران کو جس انداز میں ہوش آیا تھا اس  
سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے ابتدائی طاقتور گیس کی مدد سے بے ہوش  
کیا گیا تھا اور ہوش میں آجائے کے باوجود اسے اپنے ذہن میں  
چیزیں کوئی پادری تھیں ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے بے اختیار  
ہونٹ بخٹک لئے تھے۔

”تم سب کوں ہوں۔ کہاں سے آئے ہو۔ بولو۔“ اچا کمک  
ایک دیوب قامت آدمی نے بڑے نجٹ بھرے لمحے میں ان سے  
مخاطب ہو کر کہا۔

”پہلے تم اپنا تعارف کرو۔“ سکی اور کے بولنے سے پہلے  
عمران نے بولتے ہوئے کہا تو اس آدمی کے ساتھ ساتھ وہاں  
موجود اس کے سارے ساتھی بھی پچھک کر عمران کی طرف دیکھنے  
لگی۔

”تمہارا اٹھن پا کیشا سیکرت سروس نے ہے۔“ اس دیوب قامت

لے کیا تو گرسما بے اختیار چونکہ پڑا۔  
”آفر۔ میرے لئے۔ کیا مطلب۔ کیمی آفر۔“..... گرسما کے  
لئے میں اس قدر محبت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی اس  
انداز میں مدد پر بے اختیار نہ کر سکتا ہے۔

”اگر تم گراٹھ ماشر سے ہمیں جنگل میں جزوی یونیورس پر رسروں  
کرنے کی اجازت دلو تو تمہیں ایکریمیا کی ذرگ مافیا سے من  
الی مراعات دلوادیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ایکریمیا کی ذرگ مافیا۔ تمہارا اس سے  
کا حلق۔“..... گرسما نے چونکہ کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہو گا کہ ایکریمیا کی ذرگ مافیا کس قدر طاقتور  
اوہ باڑا ہے اور ذرگ مافیا کا لائن چیف کارس ہے پورے ایکریمیا  
ساتھوں اس نے اپنے جسم کے گرد موجود راڈی کا بھی بغور جائزہ لیں  
شروع کر دیا تھا۔ عمران نے کہا تو گرسما بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ تھیک ہے کہ تمہارے میک اپ واٹ نہیں ہوئے گیں جیسے معلوم ہے کہ تمہارا حلقوں پا کیشاں سیکرت سروس سے ہے۔ اس سروس  
کے پیلس گروپ کو تو ہم نے پلاک کر دیا تھا۔ تمہارا گروپ دوسرا  
سرنمیاں تھا۔“.....

”تم میری اس سے فون پر بات کراؤ۔ ابھی تمہیں معلوم ہو  
جائے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے گولنڈن کلب جانے سے پہلے  
کے فون کیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر گراٹھ ماشر انکار کرے  
کہ تم اس آفر پر ضرور بھرداں انداز میں غور کرو گے۔“..... عمران  
میں اسے فون پر بتا دوں۔ پھر وہ خود ہی بندوبست کر دے گا۔“

”منتے ہیں۔“..... گرسما نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے  
اختیار چونکہ پڑا۔ اس کے ذہن کے گرد چھائی ہوئی ہند کی دیوار  
جیسے یکخت ترخی گئی تھی۔ وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی اس  
انداز میں مدد پر بے اختیار نہ کر سکنے لگا۔ جو کچھ یہ آدمی گرسما  
بتارہ تھا اس کے مطابق اس آدمی کے ذریعے وہ آسانی سے چاہ  
جنگل میں واپس ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر اپنے  
ذہن میں ایک منصوبہ مرتب کر لیا۔

”لیکن تمہارا تو کسی ذرگ ہنس سے کوئی تعقیل نہیں ہے۔ ہم تو  
یونیورسٹی کے رسروں سکالر ہیں۔ ہم تو قوماً دو کے پاس اس نے  
آئے تھے تاکہ وہ گراٹھ ماشر سے فون پر بات کر کے ہمیں جنگل  
میں جانے کی اجازت دوازے۔“..... عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ  
ساتھوں اس نے اپنے جسم کے گرد موجود راڈی کا بھی بغور جائزہ لیں  
شروع کر دیا تھا۔ عمران کی بات سن کر گرسما بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ تھیک ہے کہ تمہارے میک اپ واٹ نہیں ہوئے گیں جیسے معلوم ہے کہ تمہارا حلقوں پا کیشاں سیکرت سروس سے ہے۔ اس سروس  
کے پیلس گروپ کو تو ہم نے پلاک کر دیا تھا۔ تمہارا گروپ دوسرا  
سرنمیاں تھا۔“.....

”پاکیشاں تو شیڈ بر اعظم ایشیا کا ملک ہے اور ہمارا بر اعظم ایشیا  
سے کیا تعقیل۔ بہرحال تمہارے لئے ایک آفر ہے۔ مجھے یقین ہے  
کہ تم اس آفر پر ضرور بھرداں انداز میں غور کرو گے۔“..... عمران

ویسے ایک بات تا دوں کہ ڈرگ مافیا اور چاؤ گروپ میں ہمیشہ کاروباری مخالفت رہی ہے۔۔۔ گرسما نے کہا۔  
 ”بگ کارس بڑنی پر دوستی کو ترجیح دیتا ہے۔ تم میری اس سے بات کرو اپنے خود اندازہ کر لیا۔۔۔ عمران نے کہا۔  
 ”سالتو۔۔۔ گرسما نے یکاختت ساتھ پیشے ہوئے آدمی سے فاطب ہو کر کہا۔

”لیں چیف۔۔۔ پتہ قوت نے ہے سالتو کے نام سے پکارا۔  
 گیا تھا پونک کر جواب دیا۔  
 ”مارکوس کو بڑا۔۔۔ گرسما نے کہا۔

”لیں چیف۔۔۔ سالتو نے کہا اور کری سے انھ کر جیز تیز قدم  
 العاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چاگیا۔

”یہ مارکوس کون ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔  
 ”ستاندرون کی مشینی کا انچارج ہے۔ اسی نے تمہارے خصوصی  
 لائسٹ سے کال کر کے تمہارے ساتھیوں کو تریں کیا ہے۔۔۔ گرسما  
 ناراضی سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔ گرسما نے مذہبے پر فتحیہ لیجے میں کہا تو عمران بے اختیار پونک پڑا۔ اس  
 کے پورے پر جوت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ گرسما کی اس

”تم گرانڈ ماٹر سے بات کرو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بگ کارس اس سے اسے اندازہ ہوا تھا کہ یہ کوئی عام سا ہیئت کوارٹر نہیں ہے  
 سے مراعات حاصل کرنے کو ترجیح دے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔  
 ”اہل صرف وفتہ ہو اور پند افراد رہتے ہوں بلکہ یہاں خاصے چدید  
 ”لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم اس کے دوست ہو۔۔۔ ارواق انتظامات تھے۔ تھوڑی دیر بعد سالتو کے ساتھ ایک نوجوان  
 تمہاری خاطر وہ چاؤ گروپ کو مراعات دینے پر تیار ہو جائے گا۔ اور داخل ہوا۔

عمران نے جواب دیا۔  
 ”محیک ہے۔ تم جو کہہ رہے ہو محیک ہو گا لیکن آئیں ایم سوری۔  
 ٹھیکیں بہر حال مرنا ہو گا اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔  
 گرسما نے یکاختت انتہائی سرد لیجے میں کہا تو اس پار عمران بے اختیار پڑا۔  
 ”تم نے شاید یہ سچے کہے بغیر یہ فصل کر لیا ہے گرسما۔ ہماری  
 موت کے بعد پورے چاؤ گروپ پر قیامت نوٹ لٹکتی ہے۔ ٹھیکیں  
 یقیناً ڈرگ مافیا کی طاقت اور رسوخ کا اندازہ نہیں ہے۔۔۔ عمران  
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا تو علت ہی ڈرگ بڑنی سے ہے اس نے مجھے اچھی  
 طرح اندازہ ہے لیکن ٹھیکیں بلاک کرنا میری مجبوری ہے کیونکہ میں  
 گرانڈ ماٹر کو کہہ چکا ہوں کہ تم پاکیشی سکریٹ سروس کا دوسرا گروپ  
 ہو اور اگر اب میں نے کوئی اور بات کی تو گرانڈ ماٹر مجھ سے  
 ناراض ہو سکتا ہے اور اس کی ناراضگی میرے لئے بگ کارس کی  
 ناراضگی سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔ گرسما نے مذہبے پر  
 بناتے ہوئے کہا۔

”تم گرانڈ ماٹر سے بات کرو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بگ کارس اس سے  
 سے مراعات حاصل کرنے کو ترجیح دے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔  
 ”اہل صرف وفتہ ہو اور پند افراد رہتے ہوں بلکہ یہاں خاصے چدید  
 ”لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم اس کے دوست ہو۔۔۔ ارواق انتظامات تھے۔ تھوڑی دیر بعد سالتو کے ساتھ ایک نوجوان  
 تمہاری خاطر وہ چاؤ گروپ کو مراعات دینے پر تیار ہو جائے گا۔ اور داخل ہوا۔

"نیک ہے۔ سالتو۔ اسے گول کر اس کے دوپوں باتھوں کو عقب میں چکلا دو اور پھر اسے مشین روم میں لے آؤ۔ میں بھی دیں جا رہا ہوں۔ اگر یہ حق نبول رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ میں فائدہ حاصل کرنے ہے۔" گرسوما نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد انتہے ہوئے کہا۔

"میں جف۔" سالتو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمیں کوئی خطرہ بہر حال نہیں لینا چاہئے اس لئے جب اسے کری کے راذز سے رہا کیا جائے تو پانچوں گارڈز کی مشین گنوں کا راخ اس کی طرف ہونا چاہئے اور یہ بھی ان لوگوں کی اگر کوئی ہمولی ہی حرکت بھی کرے تو اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیں۔" گرسوما نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"حرکت تو بہر حال مجھے کرنا پڑے گی۔" عمران نے منہ ناتے ہوئے کہا تو گرسوما بے اختیار اچل چڑا۔

"کیا مطلب؟" گرسوما نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "یہاں بھی اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی چیف۔ اب ہا جائے گا۔" مارکوس نے متوجہ باد لہجے میں جواب دیتے ہو کہا۔ یہاں سے چل کر مشین روم تک جاؤں گا تو اسے ہی تو حرکت کہئے ہیں۔ تم جو کچھ کہنا چاہئے ہو اس کو حرکت نہیں شراحت کہا جاتا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم یہ صب کچھ مذاق کر رہے ہو۔" گرسوما کی شاید ذاتی روپٹتی تھی۔

"لیں چیف۔" اس نوجوان نے گرسوما کو سلام کرتے ہوئے کہا۔ "فون یہاں لے آؤ اور اس آدمی کی بات لیکن کے سب کاری سے کراؤ۔" گرسوما نے عمران کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے ہوئے کہا۔

"چیف۔" یہاں فون کا کوئی پوچشت نہیں ہے۔ فرانسیس پر بات ہو سکتی ہے۔ مارکوس نے متوجہ باد لہجے میں کہا۔ "کیا فریکوئی ہے اس کے فرانسیس کی۔" گرسوما نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ صرف فون تبر معلوم ہے۔" عمران جواب دیتے ہوئے کہا۔ "یہاں فون کا پوچشت کیوں نہیں ہے۔" گرسوما نے اس غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں بھی اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی چیف۔ اب ہا جائے گا۔" مارکوس نے متوجہ باد لہجے میں جواب دیتے ہو کہا۔ "مجھے فون نک لے چلو۔ بے نک میرے باتھوں میں چھکڑ ڈال دو۔ مجھے لیکن ہے کہ میں تمہارے تصور سے بھی زیاد اعماقات نہوا دوں گا۔" عمران نے فوراً ان دوپوں کی ہاتوں میں شراثت کر کے ہدایات کر رہے ہوئے کہا۔

اللہزی ڈالنی ہے جبکہ باقی افراد پچ کتنا رہیں گے۔ اگر یہ ووئی اللہ  
روکت کرے تو فوری طور پر اسے گولیوں سے اڑا دیتا۔..... سانشو  
نے کسی ذرا سے کے ہدایت کار کی طرف باقاعدہ اپنے آدمیوں کو  
دیلیات دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی ہدایت پر دل ہی دل میں  
سکرا دیا۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے  
تھے۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عمران نے کیا چکر چلایا ہے اور اب  
کیا کرنا چاہتا ہے۔ ڈبل کلپ ہلکتی کھونا عمران کے پائیں  
الھو کا کھیل تھا اور اس کے بعد غارہ ہے بیہاں موجود تمام افراد کا  
اسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا تھا انہیں اصل مسئلہ باہر موجود افراد کا تھا  
یعنی ان سب کو معلوم تھا کہ عمران جو کچھ کرتا ہے بہت گہرائی میں  
جچ کر کرتا ہے اس لئے وہ سب اپنی اپنی جگہ مطمئن بیٹھے ہوئے  
تھے۔ عمران کو راڑز سے آزاد کر دیا گیا تھا۔ سانشو نے دروازے  
کے ساتھ موجود سوچ بودھ پر موجود سرخ اور زرد رنگ کا ایک ایک  
ان پر لیں کیا تو عمران کے جسم کے گرد موجود تمام راڑز غائب ہو  
گئے۔

"اھو۔..... شارلو نے سخت لہجے میں عمران سے کہا تو عمران اٹھ  
لر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی ہی اس نے خود ہی اپنے دنوں ہاتھ  
تسب میں کر دیے۔ اسے چاروں طرف سے مشین گنوں سے گھر لیا  
گیا تھا اور گھرنے والوں کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں خطرہ ہو کر  
مران کوئی بڑا چادوگر ہے اور ابھی کامیاب بن کر اڑا جائے گا۔ شارلو

"میں نماق نہیں کر رہا۔ اپنی چانچلانے کی کوشش کر رہا ہوں  
کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارا اپنے آدمیوں پر بہت رعایت  
ہے اس لئے یہ سب ساتھی ہی اسے حرکت قرار دیتے ہوئے مجھے  
اور میرے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیں گے۔..... عمران نے من  
بناتے ہوئے جواب دیا۔  
"اوے۔ نمیک ہے۔ منو سانشو۔ اگر یہ کوئی شہزادت کرنے کی  
کوشش کرے جب اسے اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا  
دیتا۔..... گرسنا نے اس پارقدار مسئلہ راستے ہوئے کہا۔ عمران کی  
تعریف نے اس کی دیانتی روکو دوبارہ واپسی رنگ پر ڈال دیا تھا اور  
اس کے ساتھی ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہی وہی دروازے کی طرف  
بڑھ گیا جبکہ اس دوران خاموش کھڑا ہوا مارکوں بھی اس کے پیچے  
چلتا ہوا کرے سے باہر چلا گیا۔  
"ڈبل کلپ ہلکتی ہکالو الماری سے۔..... سانشو نے ایک سڑ  
آؤی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی پاس۔..... اس سلسلہ آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا  
سائیڈ دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے  
الماری کھوئی اور اس میں سے ایک ڈبل کلپ ہلکتی ہکال  
الماری بند کی اور واپس مڑ آیا۔  
"میں اس کے راڑز اوپنی کرتا ہوں تم سب اسے ٹھیک بلو اور شارلو  
تم نے اس کے دنوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے ان میں

ہے۔۔۔ گرسہ نے عمران کو ایک کری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”جھیک ہے“..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر ایک کری پر بیٹھ گیا۔ اسے دراصل جھلکی کھولنے کے لئے اوت کی ضرورت تھی ورنہ اس کے عقب میں مسلسل آدمی موجود رہتے تھے اور کری پر بیٹھنے کے بعد اس کے دلوں پاتھک کری کی پشت کی اوت میں آگئے تھے اس نے اب عمران آسانی سے جھلکی کھول لیا تھا۔ چنانچہ اس نے مخصوص انداز میں جھلکی کھولنا شروع کر دی جبکہ اس کے کری پر بیٹھنے کے بعد پہنچ فاسسے پر رکی ہوئی کری پر گرسہ بھی بیٹھ گیا۔

”سالتو۔ تم اپنے ساتھی کے ساتھ والپیں چاؤ اور اس کے باقی ساتھیوں کا خیال رکھو“..... گرسہ نے سالتو سے کہا۔ اس کے لئے میں اطمینان تھا۔

”یہ چیف“..... سالتو نے کہا اور اپنے ساتھی کو اشارہ کر کے بڑوئی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کس نہر پر فون کرتا ہے“..... مارکوں نے گرسہ سے خاطب ہو کر پوچھا۔

”نہر پتاو“..... گرسہ نے سامنے کری پر بیٹھنے ہوئے عمران کی طرف دیکھنے ہوئے کہا۔

”میں انکوارری سے معلوم کرو کہ ہونا شو جزیرے سے ایکر بیسا کا

نے تجزی سے عمران کے دلوں پاٹھوں میں جھلکی ڈال کر رہا پڑھ کر دیے۔

”جھیک ہے۔ اب چلو دروازے کی طرف“..... سالتو قدرے اطمینان بھرے لجھ میں کہا تو عمران اشیات میں سر ہاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”صرف ایک آدمی میرے ساتھ آئے گا۔ باقی تینیں رہے“..... سالتو نے اپنے سلسلہ ساتھیوں سے خاطب ہو کر کہا اور اس سالتو اور اس کا ایک ساتھی عمران کے ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ سالتو اور اس کا ساتھی دلوں بے حد چوکنا تھے تھے عمران اطمینان سے چلا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کر-

سے باہر نکل کر اسے دروازہ ریوں میں سے گزر کر ایک بڑے سکرے میں لے جایا گیا۔ بیباں دیواروں کے ساتھ مشینیں اسکرے بینیں نصب چھیں اور بیباں پہ آدمی کام کر رہے تھے جبکہ اس اور مارکوں بھی بیباں موجود تھے۔

”اس نے کوئی شرات نہیں کی چیف“..... سالتو نے اپنے پر چیف گرسہ کو پورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”جسچے معلوم ہے۔ تم بیباں سے سکرین پر سب کچھ دیکھ لیتے“..... گرسہ نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر یکخت اسی مسکراہست تیرنے لگی۔

”اوھر کری پر بیٹھو۔ مارکوں تمہاری بات گب کار سن سے کا

کوڈ نمبر کیا ہے اور اس کے ساتھ لٹکن کا رابط نمبر بھی معلوم کردا۔ عمران نے اس طرح مارکوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں جیسے استاد کی پیچے کو سبق پڑھاتا ہے۔

"تم نمبر بتاؤ۔ یہ کام ہم کر لیں گے۔"..... گرسما نے انتہائی سخت لپجھ میں کہا۔

"پہلے یہ کام کرو پھر نمبر بتاؤ گا۔"..... عمران کا لبھ یلکھتے سرد ہو گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کس لپجھ میں بات کر رہے ہو۔"

گرسما نے یلکھتے چھٹتے ہوئے کہ اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کرنا ہوا۔ کرے میں موجود مارکوں اور اس کے ساتھی بھی جھرت سے عمران کو دیکھنے لگے کیونکہ یہ بات ان کے تصور میں بھی نہ آ سکتی تھی کہ کوئی آدمی چیز گرسما سے بھی اس لپجھ میں بات کر سکتا ہے جبکہ وہ بندھا ہوا بھی ہو۔

"جو میں کہہ رہا ہوں دیسا کرو۔ سمجھ۔ ورنہ۔"..... عمران نے بھی ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بکلی کی سی تیزی سے جرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹھکری اُتنی ہوئی پوری قوت سے گرسما کی طرف پہنچی۔ عمران کے عقب میں موجود تھا اور اس نے عمران کے مشین کی اوٹ میں آتے ہی اس پر عقب سے حمل کرنے کی پوشنگ کی تھیں۔ ظاہر ہے عمران جیسا آدمی اس ماحول میں ایک عام سے مشینی ٹکنیشن سے تو مارنے کا سکتا تھا۔

لے کھڑے رہ گئے تھے یا لفٹ پینچت ہوئے نیچے جا گئے لیکن اس کے ساتھ تو میشین پسل سے بھی ترقی ترقی کی آوازیں نکلے گیں۔ اس کا میگزین ختم ہو گیا تھا اور یہ آوازیں جیسے ہی کمرے میں اونچیں میشین کی اوت میں موجود گرسوما نے یا لفٹ دروازے سے اہر جانے کے لئے چھالاگ کا دی لیکن عمران کو شاید پسلے سے اس کی توقع تھی اس نے اس کا جسم کسی پرندے کی طرح ازا اور پھر اس سے پسلے کر گرسوما دروازے سے باہر جا گرتا عمران نے اسے ادمیان میں ہی چھاپ لیا اور درسرے لمحے کرہ گرسوما کے طلق سے لٹک دی تیز غربت سے گونج اٹھا۔ عمران نے اسے دلوں ہاتھوں سے پکڑ کر فنا میں اچھائے کی کوشش کی تھی لیکن گرسوما کا جسم لامکت ہوا میں ہی مز گیا تھا اس نے اس کی بجائے عمران کا جسم گھومت ہوا سائینڈ دیوار سے ایک دھماکے سے جا گلرا یا۔ گرسوما کے ہم میں واقعی ہے پناہ طاقت اور پھر تھی اور وہ لرنے پڑتے کے اصولوں سے بھی اچھی طرح واقف تھا اس نے عمران کے اصولوں پار کھانے کی بجائے اتنا عمران اس کے پاتھوں پار کھا گیا تھا۔ عمران کو مخصوص انداز میں جھٹک کر اور اسے دیوار پر پار کر کر دیا تھا ایک بار پھر دروازے سے باہر چلنے کی کوشش کی لیکن عمران کا جسم جو دیوار سے گمرا کر یقیناً تھا اس انداز میں اپلا میٹے بن پر گراچاک کمل جاتا ہے اور اس بار گرسوما پار کھا گیا۔ اس کا ہماری جسم ہوا میں ازتا ہوا یا لفٹ اندر میشین کے

بلت اس نے اس آدمی کو گرسوما کی توجہ ہنانے کے لئے کامیابی سے استعمال کر لیا تھا۔ اس نے عقب میں حرکت کا احساس ہوتے ہی بخل کی سی تیزی سے پلت کر اس آدمی کی گرد میں پاتھ ڈال کر اسے فھا میں گھا کر گرسوما کے آگے فرش پر پھٹ دیا تھا اور پھر تھیے ہی گرسوما کی توجہ عمران سے ہی عمران نے میشین کی سائینڈ پر موجود لوے کے ایک بڑے سے برش کو اخنا کر گرسوما پر پھینک دیا اور پونکہ گرسوما کی توجہ اس پار یقینے گرے ہوئے آدمی کی طرف تھی اس نے وہ مار کھا گیا لیکن اس کے باوجود ہوئے کا برش اس کے جسم سے کرنا نہ کیجا ہے اس کے باوجود ہے کلری جس میں اس نے میشین پسل پکڑا ہوا تھا کیونکہ میں آخری لمحے میں گرسوما نے برش کی زد میں آئے سے بچتے کے لئے چھالاگ لگانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے ہاڑو کو اس برش کی زد سے نہ بچا سکا اور میشین پسل ایک جھکٹے سے اس کے ہاتھ سے نکل کر عمران کے قریب ایک سائینڈ پر آ گرا تھا۔ پھر اس سے پسل کر گرسوما سبھلا عمران نے اس جگہ چھالاگ لگائی جہاں میشین پسل آ کر گرا تھا اور وہ اسے اٹھا لینے میں کامیاب ہو گیا لیکن گرسوما اس دروان اس سے بھی زیادہ تیزی سے ایک بڑی میشین کی اوت میں ہو گیا تھا۔ میشین دروازے کے قریب تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ دروازے سے باہر نکل جائے گا لیکن عمران نے میشین پسل پاتھ میں آتے ہی فڑاگ کھول دی اور مار کوئں اور اس کے ساتھی جواب تک بتوں کی طرح ساکت کھڑے

دوسرا سے لئے اس کی نامگہ کسی ری کی طرح گرسوما کی موٹی گروں کے گرد گھوم چکی تھی۔ پونکہ گرسوما نے اسے دیوار سے مارنے کے لئے پوری قوت صرف کر دی تھی اس لئے جیسے ہی عمران کی ہاتھ اس کی گروں میں پھنس کر مڑی گرسوما کے جسم کو اس قدر زور دار چھکا لانا کہ عمران کی گروں کے گروں موجود اس کا باتحک خود بخود علیحدہ ہو گیا اور اسی زور دار چھکے نے گرسوما کے پیڑ زمین سے اٹھا دیئے اور وہ پیٹھوں کے ملن گھوٹا ہوا یعنی گراہی تھا کہ اس کے ساتھ عمران کا اوپری جسم گرسوما کی گرفت سے آزاد ہو کر حرکت میں آ چکا اور اس کے دو دوں باتحک ایک لئے کے ہزاروں حصے کے لئے زمین سے لگے اور اس کے ساتھ ہی گرسوما کا سر فرش کا طرف اس طرح چھکا چلا گیا جیسے لوہا عطا طیس کی طرف جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کا پچھلا جسم فضا میں اٹھا اور دوسرا سے لئے وہ اٹھی قلابازی کھا کر سامنے دیوار سے جا گلکرایا۔ اس کی پشت پوری قوت سے دیوار سے گلکرائی تھی جبکہ عمران ہوا میں ہی قلابازی کھا کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو چکا تھا۔ گرسوما دیوار سے گلکا کر بیٹنے کے ملن روں ہو کر اٹھنے ہی الگ تھا کہ عمران نے ہیر اس کی موٹی گروں پر رکھ کر اسے تیزی سے گھما دیا اور تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا گرسوما کا جسم یکلت اس طرح لٹک سا گیا جیسے اس کے پورے جسم پر فالج گر گیا ہو۔ اس کے منہ سے خراہت ہی لٹکی اور وہ ساکست ہو گیا۔ عمران نے تیزی سے ہیر ہٹا لیا کیونکہ وہ اسے بلاک نہ کرنا چاہتا تھا۔ صرف وقت طور

درہیاں خالی فرش پر جا گرا اور عمران تیزی سے ہڑ گیا۔ اسے معلوم کہ اگر گرسوما اپنے مسلک ساتھیوں نکل بیٹھی گی تو پھر اس کا اور اس کے ساتھیوں کا نیچے لکھتا تقریباً ناچکن ہو جائے گا کیونکہ اس سے ساتھی ہکلے ہوئے اور بے بس تھے اور عمران کے پاس بھی کوئی اسلحہ موجود نہ تھا۔ گواں مشین روم کا دروازہ ہکلنا ہوا تھا لیکن عمران پونکہ اس راڑا والے کمرے سے چل کر یہاں تک آیا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں سے ہونے والی فائرنگ کی آوازیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں اور شاید اسی لئے گرسوما بھی خود وہاں تک بہت پہنچا پاہتا تھا۔ گرسوما یعنی گرتے ہی اس طرح اچھا جیسے کوئی گینڈ زمین سے ٹکرنا کر واپس اچھلتی ہے۔ کو وہ دیوبند اور بھاری جنم آؤں تھا لیکن اس میں پھر تی عمران کی توقع سے زیادہ تھی اس لئے عمران ایک بار پھر اندازے کی غلطی کی وجہ سے مار کھا گیا تھا اور اس پار عمران فضا میں اٹھتا چلا گیا لیکن پھر یکخت عمران کو اپنے ساتھیوں کا خیال آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم جیسے ہی زمین کی طرف گرا گرسوما نے اسے گروں سے گلکر بڑے ماہزادہ انداز میں دیوار سے مارنے کی کوشش کی اور اگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جاتا تو یقیناً عمران کا سر دیوار سے پوری قوت سے گلکر کر کی گھوڑوں میں تجدیل ہو چکا ہوتا۔ عمران نے یکخت یہ سلسہ فتح کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر جیسے ہی اس کا جسم تیزی سے دیوار کی طرف پڑھا اس کی ایک ہاتھ بھلکی کی سی تیزی سے گھوٹی اور

بلکہ سائیں پر گئی تھی اس لئے وہ ابھی تک زندہ تھا لیکن اس وقت عمران کے پاس اسے چیک کرنے کا وقت نہ تھا کیونکہ اسے اپنے ساتھیوں کی قفر تھی۔ ساتھ اور اس کے مسلسل ساتھی دہان موجود تھے اور پہلے ہی کافی دیر ہو چکی تھی۔ گومران کو معلوم تھا کہ سالوں مطہرین ہو گئے کہ یہاں میشین روم میں عمران سے پوچھ چکے کی جا رہی ہو گئی تھیں اس کے پڑھنے پر ہر سو ماں کے بیٹے پر ہاتھ دکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ گرسوما جسمانی لحاظ سے خاصاً مضبوط اور طاقتور ہے اس لئے وہ اس کی توقع سے کمیں پہلے ہوشی میں آ سکتا تھا لیکن جب اس نے اس سینے پر ہاتھ درکھا تو اسے یہ سمجھوں کر کے قدر سے اطمینان ہو گیا کہ گرسوما کسی صورت بھی ایک سینے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکے گا۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اسی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس کے عقب میں کسی کے کرائبے کی آواز سنی دی تھی۔ ایک سلحے کے لئے تو وہ سبی سمجھا کہ گرسوما دروازے کی ایک آسی ہے اس لئے وہ بکل کی دی تیزی سے ہر کو گرسوما کی طرف پڑھ گیا لیکن دوسرے لئے ایک بار پھر کرایبے کی آواز سنائی دی اور یہ آواز اسی میشین کے عقب میں آ رہی تھی جہاں مارکوں موجود تھا اور اسے عمران نے فارمگ کر کے پیچے گرایا تھا۔ پونکہ عمران نے اس کے دل پر گولی ماری تھی اس لئے اس نے گرسوما کے بے ہوش ہو جانے کے باوجود مارکوں اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرنے کے بارے میں سوچا تھا نہ تھا لیکن اب کرایبے کی آواز سن کر وہ تیزی سے اس طرف کو پڑھا۔ مارکوں فرش پر چڑا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر گولی گئی تھی لیکن برہاہ راست دل میں نہ لگی تھی

پر بے ہوش کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بر وقت ہی ہٹانے سے گرسوما بلاک ہونے کی وجہ سے سانس رک ہانے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور جھک کر اس نے گرسوما کے سینے پر ہاتھ دکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ گرسوما جسمانی لحاظ سے خاصاً مضبوط اور طاقتور ہے اس لئے وہ اس کی توقع سے کمیں پہلے ہوشی میں آ سکتا تھا لیکن جب اس نے اس سینے پر ہاتھ درکھا تو اسے یہ سمجھوں کر کے قدر سے اطمینان ہو گیا کہ گرسوما کسی صورت بھی ایک سینے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکے گا۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اسی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس کے عقب میں کسی کے کرایبے کی آواز سنی دی تھی۔ ایک سلحے کے لئے تو وہ سبی سمجھا کہ گرسوما ہوش میں آسی ہے اس لئے وہ بکل کی دی تیزی سے ہر کو گرسوما کی طرف پڑھ گیا لیکن دوسرے لئے ایک بار پھر کرایبے کی آواز سنائی دی اور یہ آواز اسی میشین کے عقب میں آ رہی تھی جہاں مارکوں موجود تھا اور اسے عمران نے فارمگ کر کے پیچے گرایا تھا۔ پونکہ عمران نے اس کے دل پر گولی ماری تھی اس لئے اس نے گرسوما کے بے ہوش ہو جانے کے باوجود مارکوں اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرنے کے بارے میں سوچا تھا نہ تھا لیکن اب کرایبے کی آواز سن کر وہ تیزی سے اس طرف کو پڑھا۔ مارکوں فرش پر چڑا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر گولی گئی تھی لیکن برہاہ راست دل میں نہ لگی تھی

سالتو اور اس کے ملک ساتھی اس پر فائز کھول سکتے تھے جبکہ عمران نے ان سے اسلحہ بھی لینا تھا اور اپنے ساتھیوں کو بچ کر ان کا خاتمہ بھی کرنا تھا اور عمران ان تمام مرامل سے کامیابی سے گزر چکا تھا۔ اس کے ساتھی بھی بچ گئے تھے اور اس نے سالتو اور اس کے ساتھیوں کو بھی مار گرا تھا۔ وہ سب چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت او گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کے ساتھ ایوار پر موجود سوچ بورڈ پر موجود سرفش اور زرد ہٹلی پرنس کرنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد ہی اس کے تمام ساتھی دروازے آزاد ہو چکے تھے۔

"تمہیں اتنی دیر کیوں لگی عمران۔ بیرا تو دل ہول کھانے لگا۔" جولیا نے کہا تو عمران نے انہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"بیرا تو خیال تھا کہ آپ میں ساری کارروائی کریں گے لیکن آپ تو اطہیان کے ساتھ یہاں سے چلے گئے۔ صدر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"دو آدمی میرے عقب میں تھے اس لئے میں ان کے ساتھ ہے۔ ہھڑی کھول سکتا تھا۔"..... عمران نے کہا اور صدر نے ایسا سرہا دیا۔

"لختی اور پوچھاں تم صدیقی کے ساتھ جاؤ اور مشین روم میں ساتھی کو چاٹ جاتیں اور اگر اسے ایک لمحے کی بھی ویسے ہو جاتی تو اس پر ہوش ہو۔" اس کے کمیں کو اخفاکر یہاں سے آؤ اور وہاں اگر

تھے۔ اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ عمران رُسک لیتا اس نے عمران نے پیچھے ہٹ کر دروازے پر زور سے لات ماری اور اچھل کر اندر واپس ہو گیا۔ دروازہ کھلنے کی زور دار آواز سنتے ہی کری پر بیخا ہوا پست قامت تیکن سنبھوا جسم کا سالتو بھلی کی سی تیزی سے اخھا تھی تھا۔ لیکن اس وقت تک عمران دروازے کے قریب ہی دیوار سے پشت لگائے کھڑے پانچ ملک افراد میں سے ایک سے نہ صرف مشین گن چھپتے پکا تھا بلکہ دوسرے باتحصہ سے اس نے تھار میں کھڑے ہوئے پہلے آدمی کو اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ پانچوں کے پانچوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے گمراہ یعنی چاگر کر۔ اسی لمحے عمران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھونما اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال پوری قوت سے اٹھ کر آتے ہوئے سالتو کی گردن پر پڑی اور سالتو چیختا ہوا ایک جھکٹے سے پہلو کے ہل گرا تھا کہ عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن نے گویاں اگھنی شروع کر دیں اور پہلے چھپا کتے میں سالتو اور اس کے پانچوں ملک افراد کی فرش پر پڑے ہری طرح ترپ رہے تھے اور عمران نے اطہیان کا سائنس لیا کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے بہت خطرناک داؤ کھیلا تھا کیونکہ کھلی فائزگ سے اس کے ساتھی بھی خر ہو سکتے تھے اور اگر وہ سالتو کو مشین گن کی نال مار کر یعنی گرانے کی بجائے دیسے ہی اس پر فائز کھول دیتا تھا۔

"لختی اور پوچھاں تم صدیقی کے ساتھ جاؤ اور مشین روم میں ساتھی کو چاٹ جاتیں اور اگر اسے ایک لمحے کی بھی ویسے ہو جاتی تو اس پر ہوش ہو۔" اس کے کمیں کو اخفاکر یہاں سے آؤ اور وہاں اگر

"حاصل ہوتے کا تو کوئی سوچ نہیں ہے لہتے ان جھپٹ کے بارے میں اگر سماں تی تفصیل معلوم ہو جائے تو اس انداز میں کوئی انتظام کیا جاسکتا ہے۔" عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے اس کے سماں اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے "و" نے بخاری مجرم ہے جو شرکوں کو اعلیٰ ہوا تھا جبکہ ایک سماں کے کامنے پر مارکوں کو ڈالا ہوا تھا۔

"یہ ابھی تک زندہ ہے۔ جیسے ہے۔" عمران نے کہا۔

"باں۔ زندہ تو ہے لیکن اس کی حالت بے حد سیر پڑھ ہے۔" صدیقی نے جواب دیا۔

"اسے کری پر ڈال کر تم جاؤ اور یہاں کوئی مینڈیکل بالکس تلاش کرو۔ بالکن لازمی ہو گا۔ اگر یہ مارکوں پر گیا تو شاید اس گرسوما سے بھی زیادہ نہار سے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔" عمران نے کہا اور صدیقی سر ہلاک ہوا کرنے سے باہر چا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے باہم مینڈیکل بالکن مارکس موجود تھا اور پھر عمران نے بیکشن کلکلیں واپس ساتھ شامل کر کے مارکوں کا مینڈیکل بریثست کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس دورانِ تعاملی اور چوبیان نے گرسوما کو رواز میں جکڑا دیا تھا اور خود وہ باہر چلے گئے تھے۔ عمران نے مارکوں کے زخمیں کی بیڈنگ کرنے کے بعد اسے خافت کئی بیکشن لکھا دیئے تھیں پونکہ گوئی کافی دیر تک جنم میں رہی تھی اس نے اس کا کمیکل زہر خون میں کافی مقدار میں شامل ہو چکا۔

مارکوں ابھی تک زندہ ہو تو اسے بھی لے آؤ اور باقی سماں تی اسکو لے کر اس پوری عمارت کو اچھی طرح چیک کریں اور جو نظر آئے اسے ختم کر دیں اور پھر باہر گرانی کریں۔" عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب سماں احمد اخانے باہر چلے گئے۔

"اب تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ تم نے ابھی تک اصل مشن کی طرف توجہ نہیں دی۔" جولیا نے عمران سے خاطب ہو کر کہا۔

"تم غفرمت کرو۔ اب ہمیں مشن کی طرف بڑھنے کا راستہ شور مل جائے گا۔" عمران نے اسے کری پر بیٹھنے کا اشارہ کر کر ہوئے کہا اور وہ خود بھی ایک کری پر بیٹھ گیا۔

"وہ کیسے۔" جولیا نے دوسرا کری پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

وہگر اپنے ماہر نے واقعی جنگل میں انجامی جدید ترین سامان و انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہاں آتے جانے والوں کے جسموں میں خصوصی ہیں لہلہی گئی ہیں اور یہ بات مجھے گرسوما سے معلوم ہے حتیٰ کہ گرسوما بھی یہاں جیسیں جاسکتا کیونکہ اس کے جسم میں چند موجود نہیں ہے اس لئے اس کا تمام سیست اپ جنگل سے باہر یہہ ہونا شو ہزرے میں ہے اور اگر ہم بغیر جسیں کے جنگل میں داخل ہو جاتے تو شاید جل کر راکھو ہو جاتے یا کم از کم ہٹ تو ضرر جاتے۔" عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب یہ ہمیں کہاں سے حاصل کی جائیں گی؟" جولیا کہا۔

”تمہارے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں گرسوما اور تم تمہیں بھی ہلاک کر دیتے لیکن تم نے جس طرح میرے خلاف چدو جد کی کہ اس سے میرے دل میں تمہاری قدر بڑھ گئی ہے اس لئے میں نے تمہیں زندہ رکھا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تمام ساتھی ہلاک کر دیئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“..... گرسوما نے چوک کر کہا۔

”سالتو اور اس کے آدمیوں کی لاشیں یہاں پڑی ہیں۔ تم انہیں دیکھ سکتے ہو۔ اس سے تم آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہو کہ میں مجھ کہہ رہا ہوں یا نہیں۔“..... عمران نے کہا تو گرسوما نے جیزے بے انتیار بھینچے چلے گئے۔

”کیا تم واقعی پاکیشی سیکرت سروس کا دوسرا گروپ ہو تو۔ گرسوما نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

”دوسرا نہیں پہلا گروپ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مگر۔ مگر وہ تو کوئی میں میرا ملک حملوں میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ مجھے تو میکی رپورٹ میں تھی اور میں نے میکی رپورٹ گرفتار ماضی کو دیے دی تھی۔“..... گرسوما نے اگھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہیں غلط رپورٹ میں تھی۔ جو لوگ ہلاک ہوئے تھے وہ بیک ندار کے نیشن کے لوگ تھے اور انہیں ہلاک بھی میرے ساتھیوں نے کیا تھا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔“..... گرسوما نے چند لمحے خاموش

تھا۔ اس کے علاوہ مسلسل اور کافی مقدار میں خون بھی بہہ چکا تھا اس لئے عمران کی سرتوڑ کو شکست کے باوجود مارکوں جائز نہ ہو۔ سکا اور شریشت کے دوران میں ختم ہو گیا تو عمران نے یہ اختیار ایک طویل سانس لیا اور پہنچے ہٹ کر کری پر بیٹھ گیا۔

”کیپشن ٹکلیں۔“ اب اس گرسوما کو ہوش میں لے آؤ۔ اب اس سے ہی دو چار باتیں ہو سکتی ہیں۔“..... عمران نے کہا تو کیپشن ٹکلیں چند لمحوں بعد جب گرسوما کے جسم میں حکمت کے آثار عمودار ہوئے شروع ہو گئے تو کیپشن ٹکلیں نے ہاتھ ہٹالے۔

”کری لے آؤ اور بیٹھ جاؤ۔“..... عمران نے کیپشن ٹکلیں سے کہا۔

”آپ اس سے پوچھ چکے کریں میں ہاہر ساتھیوں کے پاس جا رہا ہوں۔“..... کیپشن ٹکلیں نے کہا اور عمران کے اثاثات میں سر ہلانے پر وہ مزکر کرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی در بعد گرسوما نے کہا جئے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر سب سے پہلے اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راہز میں جگزے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر ہی رہ گیا۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا منظہ۔ تم۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ مم۔ مم۔ میں کیسے تھکست کھا گیا۔ میں گرسوما۔“..... گرسوما نے ایسے لہجے میں کہا ہیتے اس کا تکلیف کھا جانا نہیں ہو۔

نے انجامی سر دل بھجے میں کہا۔  
”جو میں کر سکتا ہوں وہ تاؤ۔ تم وہ کام مجھے کہہ رہے ہو جو میں  
کریں گیں سکا۔“..... گرسما نے جواب دیا۔

”کوئی ایسا راستہ تاؤ جہاں سے ہم جگل میں داخل ہو کر اپنے  
آدمی تک بھیجیں۔“..... عمران نے کہا تو گرسما بے اختیار چونکے  
ڈا۔ ایک بار اس کا منہ کھلا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن پھر اس نے  
ہونٹ بھیج لئے۔ اس کے چہرے کے تاثرات یافتہ ہول گئے  
تھے۔

”ایسا تو کوئی راستہ نہیں ہے۔“..... گرسما نے چند لمحے خاموش  
رہنے کے بعد کہا۔

”آخری بار کہہ دہا ہوں گرسما کہ اپنے آپ کو ہلاک مت  
کراو۔“..... عمران کا لہجہ یافتہ بدال گیا۔

”میں واقعی ایسا کوئی راست نہیں جانتا اور ایسا کوئی راست ہے اسی  
نہیں۔“..... گرسما نے بھی اس بار قدرے سخت لہجہ میں کہا۔ وہ  
واقعی موئی دماغ کا آدمی تھا اور ایسے آدمی جب کسی بات پر اڑ  
با کسی تو پھر ان کی زبان کھلوانا آسان نہیں ہوتا۔

”جو لیا۔ الماری میں لازماً کوئی بخیر پڑا ہو گا۔ وہ لے آؤ ہا کر  
میں اس کی زبان کھلواؤں۔“..... عمران نے جو لیا سے کہا تو جو لیا آئی  
اور تیز حیز قدم اٹھاتی ہوئی ایک کونے میں موجود بڑی سی الماری کی  
طرف پڑھ گئی۔

رہنے کے بعد کہا۔  
”سنو گرسما۔ تمہارے ساتھ ہی کریں پر مارکوس کی لاش پڑی  
ہے اور فرش پر ابھی تک میڈیکل پاکس اور ادویات موجود ہیں۔  
مارکوس گولی لگنے کے بعد ہوش میں آ گیا تھا۔ جب بھیں پہنچا تو  
ہم نے اس کی چان بچانے کی کوشش کی لیکن زیادہ خون بہ جانے  
کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا اس لئے تم مجھ سکتے ہو کہ ہم صرف  
انجامی بجوری کی ہنا پر دوسروں کو ہلاک کرتے ہیں اور ہماری پوری  
کوشش ہوتی ہے کہ بغیر کسی مقصد کے کسی کو ہلاک نہ کریں اس لئے  
یقین رکھو اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو تمہیں بھی زندہ چھوڑ  
دیا جائے گا۔“..... عمران نے انجامی بجیدہ لہجے میں کہا۔

”کس تھم کا تعاون۔“..... گرسما نے چونکہ کر پوچھا۔  
”ہمارے ملک کا ایک بڑا افسر سلطان جاؤ جگل میں تمہارے  
گراہن ماشر کی تحویل میں ہے۔ ہم نے اسے سچی سلامت اور زندگی  
واپس اپنے ساتھ لے جانا ہے۔ اس سلسلے میں اگر تم کوئی تعاون کر  
سکتے ہو تو بتاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”میں کیا تعاون کر سکتا ہوں۔ میں تو خود جگل میں داخل نہیں  
ہو سکتا اور گراہن ماشر ایسے معاملات میں بے حد دخت ہے اس لئے  
وہ میری یہ بات کسی صورت بھی نہیں مانے گا۔“..... گرسما نے کہا۔  
”تو پھر تم ہمارے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتے اس لئے  
تمہیں زندہ چھوڑنے کا ہمارے پاس کوئی جواز نہیں ہے۔“..... عمران

اور اس کے ساتھ ہی اس نے باتحہ گھنی کر دوسرا ضرب اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ پر لگا دی۔ گرسوماٰی آجھیں آجھی سے زیادہ پارٹل آئیں اور اس کا چہرہ پیسے میں شرابور ہو گیا تھا۔ اس کا جسم اس طرح کاپیٹن الگ گیا تھا جیسے اسے جائے کا ہیز بخار چڑھا دیا ہو۔ اس کے حلق سے چینیں دلکل رہی تھیں۔ البتہ اس کا منہ کھل کر رہا گیا تھا۔

"م۔ م۔ م۔ مجھے تمیں معلوم"..... گرسوما کے منہ سے رک رک کر الفاظ لٹکے تو عمران کا باتحہ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس پار ضرب کا رگل پہلی ضربوں سے پھر مختلف لکھا۔ اس کے جسم میں موجود کلپاٹ ختم ہو گئی۔ چہرہ اور آنکھیں جیسے پھر ہو کر رہ گئی تھیں۔ یونہ محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے پھر کا کوئی بت ہو۔

"ہتاو۔ چاؤ جگل میں جانے کا خیر اور حفظ راست کون سا ہے؟"۔

عمران نے انتہائی سرد یکن انچانی تھکمان لجھے میں پوچھا۔

"ایک خیر راست ہے یکن یہ راست ولدی ہو انتہائی خطراں کے"۔ گرسوما نے بولنا شروع کیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے حلق میں الفاظ ڈالنے والی کوئی مشین نصب ہو اور اس میں سے ایک ایک لفڑ کسی کے کی طرح ڈھل ڈھل کر حلق کے راستے پاہرا رہا۔ یوں یکن عمران کو اس پر جیرت شہوئی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تم شربوں کے بعد گرسوما کا شعور ختم ہو چکا ہے اور اب اس کا الشعور

276  
"میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم میری بات پر یقین کرو۔" گرسوما نے کہا۔

"ایمی سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ جب تمہیں خود اپنے آپ سے ہمدردی نہیں ہے تو پھر مجھے کیا ہو سکتی ہے"۔ عمران نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔ اس دوران جو لیا الماری سے ایک تیز دھار تھا کلal کر واپس ہلی اور اس نے آ کر وہ تختہ عمران کے باتحہ میں دے دیا۔ عمران کری سے اٹھا اور اس نے اپنی کری اٹھا کر گرسوما کی کری کے سامنے رکھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا تختہ دلا باتحہ بکل کی سی تیزی سے گھوما اور کرہ گرسوما کے حلق سے لٹکے والی بے ساخت چیز سے گوش اٹھا۔ اس کا ایک تھنا آدمی سے زیادہ کث چکا تھا اور ایمی اس کی چیز کی ہازگشت ختم شہوئی تھی کہ عمران کا بازو د ایک بار پھر گھوما اور گرسوما کا دوسرا مختنا بھی آدمی سے زیادہ کث چکا۔

"اب تم سب کچھ ہتاو گے گرسوما"..... عمران نے کری پر بیٹھے ہوئے کہا اور پھر اس نے باتحہ میں پکرے ہوئے تختہ کا درست سامنے پیشئے ہوئے گرسوما کی پیشانی کے درمیان ابھر آئے والی موٹی سی رگ پر مار دیا اور نہ صرف گرسوما کے حلق سے پے در پے چینیں لٹکے گئیں بلکہ اس کا راڑو میں بکڑا ہوا جسم بھی ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھر کئے الگ گیا۔

"ہتاو کون سا راستہ ہے۔ ہتاو"..... عمران نے سرد لجھے میں کہا

کام کر رہا ہے اور وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا کیونکہ گرسما انتہائی  
موئے دماغ کا آدمی تھا اس نے شوری طور پر اس نے دوسرے  
کے باوجود کچھ نہ بتایا تھا۔ پھر عمران اس سے سوال کرتا رہا اور گرسما  
جواب دھارتا۔

”اوکے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ  
میں موجود سچر اڑتا ہوا گرسما کے سینے میں دستے تک پوسٹ ہو  
گیا۔ گرسما کا راڑو میں بکرا ہوا جسم چند ٹھوکوں کے لئے ترپا اور پھر  
اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔  
”کیا زیریں اس سے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا تھا“..... جولیا نے  
کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ جو کچھ یہ جانتا تھا وہ بتا چکا ہے اور اب چونکہ یہ کسی  
صورت ہوش میں دیکھا تھا اس نے اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا  
تھا“..... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے جواب دیا۔

”اب کیا پروگرام ہے“..... جولیا نے پوچھا۔  
”ایک راستہ سامنے آیا ہے۔ گو اس میں کچھ رکاوٹیں بھی ہیں  
لیکن بہر حال آگے بڑھنے کے لئے ٹریک تو ملا۔ اب ہم کم از کم  
آگے بڑھ سکیں گے“..... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز پیڈ قدم  
اٹھاتے ہوئے یہ وہی دروازے کی طرف بڑھتے ٹلے گئے۔

گرافٹ ماشر نے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر  
رکھے ہوئے فون کی ٹھنٹی بچ اٹھی تو اس نے ہاتھ پر ہدا کر رسور اٹھا  
لیا۔

”لیں“..... گرافٹ ماشر نے اپنے مخصوص لیجے میں کہا۔  
”جتاب۔ شارون سے کال کا جواب نہیں مل رہا“..... دوسری  
طرف سے انجائی مودودانہ لیجے میں کہا گیا تو گرافٹ ماشر چونک  
پڑا۔ وہ آواز سے پہچان گیا تھا کہ فون کرنے والا ہیڈ کوارٹر انچارج  
موبائل ہے۔

”کیوں جواب نہیں مل رہا“..... گرافٹ ماشر نے ایسے لیجے میں  
کہا جیسے اسے موبائل کی بات کچھ نہ آئی ہو۔

”اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے جتاب۔ ایسا پہلے کبھی  
نہیں ہوا۔ شارون میں بہت سے آدمی ہیں لیکن کوئی کال ہی انڈا

”کراو بات“..... گرائٹ ماسٹر نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔  
 ”کراگو بول رہا ہوں گرائٹ ماسٹر۔ ہونا شوئے“..... چند لمحوں  
 بعد ایک انتہائی مُودوبانہ آواز سنائی دی۔  
 ”کراگو۔ تم سار ون جاتے رہجے ہو“..... گرائٹ ماسٹر نے  
 پوچھا۔  
 ”میں گرائٹ ماسٹر۔ وہاں کامشیری انجارج مارکوس میرا کزن  
 ہے“..... کراگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے اس لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ سار  
 ان سے بیوی کوارٹر کو کال کا جواب نہیں مل رہا اس لئے تم فوری طور  
 پر وہاں چاؤ اور وہیں سے مجھے فوری طور پر تکملہ روپورٹ دو۔“ گرائٹ  
 ماسٹر نے کہا۔

”میں گرائٹ ماسٹر“..... دوسری طرف سے انتہائی مُودوبانہ لمحے  
 میں کہا گیا۔

”بچتی چلدی ہو سکے وہاں چکچو اور مجھے فوری روپورٹ دو۔ یہ  
 میرا حکم ہے“..... گرائٹ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
 رسیدور رکھ دیا۔ پھر لفڑیا آدمی گھٹنے بعد فون کی گھنٹی بچتی دیکھی تو  
 گرائٹ ماسٹر نے رسیدور اخالیا۔

”میں..... گرائٹ ماسٹر نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔  
 ”کراگو بول رہا ہوں سار ون سے“..... دوسری طرف سے  
 کراگو کی دھشت بھری آواز سنائی دی تو گرائٹ ماسٹر بے اختیار

نہیں کر رہا۔“..... موبائل نے جواب دیا۔  
 ”تم نے کیوں کال کی تھی وہاں“..... گرائٹ ماسٹر نے پوچھا۔  
 ”مگر سما نے سو شگروپ سے ڈبل کرنی تھی اور اس کی روپورٹ  
 بیوی کوارٹر کو دینی تھی تاکہ اس پر آپ کی حقیقتی مختوری لی جا سکے لیکن  
 جب گرسوما نے متفرج وقت پر کال ہی نہ کی تو کچھ انتقال کرنے کے  
 بعد میں نے خود وہاں کال کی لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں مل  
 رہا۔“..... موبائل نے مُودوبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”میں معلوم کرتا ہوں“..... گرائٹ ماسٹر نے کہا اور اس کے  
 ساتھ ہی اس نے کریڈل کو دو پارہیزی سے دیا۔  
 ”میں۔ گرائٹ ماسٹر“..... دوسری طرف سے ایک مُودوبانہ آواز  
 سنائی دی۔  
 ”ہونا شوئے میں کراگو سے بات کراو۔ فوراً“..... گرائٹ ماسٹر نے  
 دھشت لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بچھے سے  
 رسیدور رکھ دیا۔

”وہاں کیا ہو سکتا ہے۔ سار ون تو انتہائی محفوظ جگہ ہے اور پھر  
 گرسوما وہاں ہوتا ہے۔ پھر وہاں کیا ہو سکتا ہے“..... گرائٹ ماسٹر نے  
 رسیدور رکھ کر بڑی دامتے ہوئے انداز میں کہا۔ چند لمحوں بعد فون کی  
 گھنٹی بچتی تو گرائٹ ماسٹر نے رسیدور اخالیا۔

”کراگو لائن پر ہے گرائٹ ماسٹر“..... دوسری طرف سے مُودوبانہ  
 لمحے میں کہا گیا۔

رکھتا تھا۔

چونکہ پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کچھ کہنی پائیشیا بیکرٹ سروں کے دوسرا گروپ کی کارروائی نہ ہو۔" اچاک ایک خیال کے آتے ہی گراٹھ ماسٹرنے بڑی راتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو میں ان سب کو انتہائی عمر تاک موت ماروں گا۔" گراٹھ ماسٹرنے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر ہزارے ہوئے کہا اور پھر تقریباًنصف گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گفتگی جس ایسی تو گراٹھ ماسٹرنے ہاتھ پر ہما کر رسیدور اٹھا لیا۔

"ہیں۔" گراٹھ ماسٹرنے اپنے حکوموں لمحے میں کہا۔

"کراگو بول رہا ہوں گراٹھ ماسٹر۔ شارون سے"۔ دوسرا طرف سے کراگو کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے تلایا کہ اس نے تہر خانے میں موجود ٹپس سن کر اور قلبیں دیکھ کر سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی کہ دو غورتوں اور آٹھ مردوں کو بے ہوشی کے عالم میں رواز والی کرسیوں پر جگڑا گیا۔ پھر اس نے ان میں سے ایک کی رہائی اور اسے مشین روم میں لے جانے اور پھر وہاں اس آدمی اور

گرسوما کے درمیان ہونے والی رہائی، مارکوس اور اس کے ساتھیوں پر فائزگی سے لے کر گرسوما کو بے ہوش کرنے اور پھر اس آدمی کے بیلک روم میں جا کر سالٹو اور اس کے آدمیوں کو بلاک کرنے اور بے ہوش گرسوما اور مارکوس کو جو شدید زخمی تھا بیلک روم

"کیا ہوا ہے وہاں۔" گراٹھ ماسٹرنے تیر لگھے میں پوچھا۔ "یہاں قسم عام ہوا ہے۔ مارکوس کی لاش بھی موجود ہے۔ کرسو، کو بھی بلاک کر دیا گیا ہے۔ ان دونوں کی لاشیں راوز میں جگڑی ہوئی ہیں۔ مارکوس کی باقاعدہ بیٹائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سالٹو اور اس کے ساتھ ہی پاچ مسلح افراد کی لاشیں بھی پڑی ہیں۔ مشین روم میں بھی لاشیں پڑی ہیں۔" کراگو اس طرح بول رہا تھا یہیں لاشوری طور پر بات کر رہا ہو۔

"یہ سب کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے۔" گراٹھ ماسٹرنے بے اختیار چل کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے گراٹھ ماسٹر کے یہاں ایسے انقلامات موجود ہیں کہ یہاں ہونے والی تمام گھنگوٹیں پیش ہوتی ہے اور ہر دانتے کی پاکاعدہ فلم بنتی رہتی ہے۔ میں اسے چیک کرتا ہوں۔ پھر آپ کو تفصیلی روپورث دیتا ہوں۔" اس بار کراگو نے سنبھلے ہوئے بچھے میں کہا۔ وہ شاید ابتدائی طور پر جگہنے والے شدید دھنپے سے باہر آ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ چیک کر کے مجھے فوراً روپورث دو۔" گراٹھ ماسٹرنے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدور رکھ دیا۔ اس کے پہنچ سے پر سرفی پھیل گئی تھی۔ شارون اس کے گروپ کا گروپ کا انتہائی اہم ادا تھا اور گرسوما اس کے گروپ میں تقریباً ریڑھ کی پہنچی کی حیثیت

میں لا کر راڑز میں جکڑنے، بارگوں کی پیدا تج کرنے لیکن بیدتہ شیخ کے باوجود بارگوں کے ہلاک ہونے اور گرسوما پر ہونے والے تشدید اور پھر گرسوما سے ہونے والی پوچھ چکھ کی پوری تفصیل بتا دی۔ کراموں ہیسے تفصیل بتاتا چارہ تھا گراٹ ماٹر کا چہرہ بگلاتا چلا جا رہا تھا۔ ”نمیک ہے۔ میں نے تفصیل سن لی ہے۔ تم نے ان لوگوں کو فلم میں دیکھا ہے اس لئے تم ہونا شو میں انہیں ٹریلیں کرو اور یہ سب یا ان میں سے جو بھی نظر آئے اسے بغیر کسی وقت کے گولی سے اڑاوا۔“..... گراٹ ماٹر نے چیختہ ہوئے لپھ میں کھلا۔

”لیں گراٹ ماٹر۔“..... کراگوں نے جواب دیا۔

”اور سنو۔ ستار ون سے تمام لاشیں ہٹا کر انہیں بر قی بھٹنی میں ڈال کر راکھ کر دو۔ کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا چاہئے کہ ہمارے آدمی اس طرح ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ستار ون کا چارچ ہجی اب تم سنبھال لو گین تھہارا پہلا کام ان لوگوں کا خاتمہ ہے۔“..... گراٹ ماٹر نے کہا۔

”لیں گراٹ ماٹر۔ حکم کی قیل ہو گی۔“..... دوسرا طرف سے مودہ بانہ لپھ میں کھا گیا تو گراٹ ماٹر نے تیزی سے کریلے پر ہاتھ مارا۔

”لیں گراٹ ماٹر۔“..... دوسرا طرف سے ایک مودہ بانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

”چیف۔ جب ہیز کوارٹر تیار کر لایا گیا تھا تو گرسوما ہی اس کا پارچ تھا اس نے اسے تو سب کچھ معلوم تھا۔“..... براہن نے اب دیا تو گراٹ ماٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے پھرے پر

ماٹر نے چیچ کر کھا اور اس کے ساتھ تھی اس نے رسیور کریلے پر اس طرح تھی دیا ہیسے رسیور اور کریلے دلوں نے کوئی بھی ایک جرم کیا ہوا اور وہ انہیں کوئی سزا دے رہا ہوا۔ تو ہزوڑی دیے بعد آفس کا روازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا مالک آدمی اندر واپس ہوا۔ اس کے جسم پر چاؤ کی محصولیوں پر تھا۔ اس نے پاقاعدہ فوجی انداز میں گراٹ ماٹر کو سیلٹ کیا۔

”بیٹھو براہن۔“..... گراٹ ماٹر نے خراست ہوئے لپھ میں کھا تو براہن کا جسم شایدی اس کی غواہت سن کر ہی کاپیٹ اگ گی۔ دہ کری اس طرح بیٹھ گیا ہیسے بھلکی کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہو۔

”تم بیک دے کے انچارج ہو۔“..... گراٹ ماٹر نے آگے کی طرف بھٹکتے ہوئے اس طرح غواہت امیر لپھ میں کھلا۔ ”لیں چیف۔“..... براہن نے ایک بھلک سے اٹھ کر کھڑے اتے ہوئے جواب دیا۔

”بیٹھ جاؤ اور بیٹھ کر میری بات کا جواب دو۔“..... گراٹ ماٹر نے کھا تو براہن ایک بار پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

”گرسوما کو بیک دے کے ہارے میں کیسے معلوم ہوا ہے۔“..... گراٹ ماٹر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”بیٹھ ہیز کوارٹر تیار کر لایا گیا تھا تو گرسوما ہی اس کا کوارٹ تھا اس نے اسے تو سب کچھ معلوم تھا۔“..... براہن نے اب دیا تو گراٹ ماٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے پھرے پر

کر دی۔ گرسما بھی ان کے باقیوں مارا گیا اور شارون کے باقی افراد بھی..... گرانٹ ماشر نے کہا تو برائی کے چہرے پر جمیت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی بلکہ خاموش بیٹھا۔

”اور سنو۔ میں نے تمہیں اس لئے کمال کیا ہے کہ ان اینجمنوں نے گرسما سے بیک وے کی پوری تفصیل معلوم کر لی ہے اور تم چانتے ہو کہ بیک وے ایسا راستہ ہے جہاں سے ہیئت کوارٹر جنپنے کے لئے کسی سانسی چپ کی ضرورت نہیں ہے اور اب یقیناً یہ الجٹ بیک وے کے ذریعے ہیئت کوارٹر جنپنے اور اس آدمی کو رہا کر ساتھ لے جانے کی کوشش کریں گے۔ تم بتاؤ کہ تم جو بیک وے کے انچارج ہو کس طرح ان کا خاتمہ کرو گے اور یہ سن لو کہ یہ اتنا جائیدا خطرناک اور تربیت یافتہ لوگ ہیں ورنہ گرسما جیسا لاکا اتنی آسانی سے نہ مارا جا سکتا تھا۔..... گرانٹ ماشر نے کہا۔

”چیف۔ یہ کام تو ہے حد آسان ہے۔..... برائی نے چلی بار اتنا جی اطمینان سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آسان ہے۔ وہ کیسے۔..... گرانٹ ماشر نے چوک کر پوچھا۔

”چیف۔ بیک وے سے سے ہوت کر وہ کسی صورت بھی جگل میں داخل ہوئے تو جل کر راکھو جائیں گے جبکہ بیک وے کو وہ کسی صورت بھی کراں نہیں کر سکتے کیونکہ بیک وے میں زیر زمین اہلی جہازیوں کی کثرت ہے۔ یہ جہازیاں گوشت خور ہیں۔ کوئی

جمیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”لیکن یہ بات میرے ہوش میں کیوں نہیں لائی گئی۔..... گرانٹ ماشر نے جمیت بھرے لہجے میں کہا۔

”فائل ون میں پوری تفصیل موجود ہے چیف۔..... برائی نے جواب دیا تو گرانٹ ماشر نے بے اختیار بیکھے ہٹ کر کری کی پشت سے کر لگا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں نے اسے آج تک پڑھا ہی نہیں۔ میرا خیال تھا کہ اس میں تحریات کی فضول تفصیل ہو گی۔ اگر میں فائل پڑھ لیں تو کسی صورت گرسما کو زندہ نہ چھوڑتا۔..... گرانٹ ماشر نے ہوت کائنے ہوئے کہا مگر برائی نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ خاموش بیٹھ رہا۔

”پاکیشیا کا ایک اہم سرکاری آدمی جس کا نام سرسلطان ہے ہماری تحریک میں ہے۔..... کیا تمہیں معلوم ہے گرانٹ ماشر نے پڑھنے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”میں چیف۔ وہ تحریک وے میں موجود ہے۔..... برائی نے جواب دیا۔

”پاکیشیا سکرت سروس کا ایک گروپ جس میں دو عمرتیں۔ آٹھ مردو شاہل ہیں اس آدمی کو چھڑانے کے لئے ہونا شوکنی چکا۔ اور گرسما نے انہیں گرفتار بھی کر لیا تھا اور بے ہوش کر کے نثار بھی لے آیا تھا لیکن ہوش میں آتے ہی انہوں نے پوچھن تھا

باتھ و ہو بخوبی گے۔۔۔ گراٹھ ماشر نے کہا تو برائیں ایک جھکتے سے کہا  
ہو گیا۔۔۔

"میں گراٹھ ماشر۔ آپ کے حکم کی قیل ہو گی"۔۔۔ برائیں نے  
فوجی انداز میں سلوٹ کر جو کہ کہا اور گراٹھ ماشر کے اپنے  
میں سر ہلانے پر وہ مڑ کر تجھ تجھ قدم اخھاتا ہوا دروازے کی طرف  
بڑھ گیا۔ برائیں کے آفس سے باہر جاتے پر گراٹھ ماشر نے فون کا  
رسیور اخھاتا اور کر پیل کو میں پار دیا دیا۔۔۔

"میں۔۔۔ گراٹھ ماشر"۔۔۔ دوسرا طرف سے موہد پانہ آواز سنائی  
دی۔۔۔

"کالوگ کو میرے آفس بھیجو۔ فورا"۔۔۔ گراٹھ ماشر نے تیز  
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ایک بار پھر کر پیل  
پر زور سے لٹھ دیا۔ کافی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بے قد اور  
ورزشی جسم کا آدمی اندر واپس ہوا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو  
جاتا تھا کہ اس نے دنیا کے گرم و مرد کا بخوبی مزہ چکھا ہوا ہے۔  
"حکم چیف"۔۔۔ اس آدمی نے سلام کرنے کے بعد موہد پانہ  
لہجے میں کہا۔

"بیٹھو کالوگ"۔۔۔ گراٹھ ماشر نے کہا تو وہ آدمی جسے کالوگ کہا  
گیا تھا سایل پر موجود کری پر بیٹھ گیا۔۔۔  
"وہ تمہیں معلوم ہے کہ ہماری تحریک میں ایک ایشیائی آدمی موجود  
ہے"۔۔۔ گراٹھ ماشر نے کہا۔

چھلی یا کوئی سمندری جانبدار بیک وے میں داخل ہو جائے تو  
اسے منتوں میں چٹ کر جاتی ہیں اس لئے یہ لوگ جیسے ہی بیک  
وے میں داخل ہوں گے ذہریلی جھاڑیاں ان کا خاتمہ کر دیں گی"۔۔۔  
برائیں نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ لوگ تیرتے ہوئے بیک وے کو  
کراس کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔ نہیں۔ جب انہوں نے  
گرسوما سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے تو انہیں یقیناً ان جھاڑیوں کے  
پارے میں بھی معلوم ہو گیا ہو گا اس لئے وہ کسی صورت بھی بیک  
وے تیر کر کراس کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ وہ لازماً کسی  
لاغچ یا کششی کے ذریعے بیک وے کراس کریں گے"۔۔۔ گراٹھ ماشر  
نے اچھائی سخت لہجے میں کہا۔

"پھر تو وہ اور بھی آسانی سے مارے جائیں گے چیف"۔۔۔ برائیں  
نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے۔۔۔ بولا"۔۔۔ گراٹھ ماشر نے غصیلے لہجے میں کہا۔  
"چیف۔۔۔ بیک وے کے دونوں اطراف میں نہیں نصب ہیں۔۔۔  
ہم ایک لمحے میں ان کی لاغچ یا کششی کو اڑا دیں گے ان سمیت"۔۔۔  
برائیں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہا۔۔۔ یہ تھیک ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔۔۔ تم جاؤ  
اور تمام اتفاقات کی مسلسل گھرانی کرو۔۔۔ اگر تم نے یا تمہارے کسی  
بھی ساتھی نے معمولی سی بھی غفلت کی تو تم سب اپنی جاؤں سے

دے گا اور اگر پھر بھی وہ بچ گئے تو ہبہ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی  
مارے جائیں گے۔۔۔ کالوگ نے کہا۔

”وہ اپنائی خطرناک اور تربیت یافتہ لوگ ہیں اور یہ بھی سن لو  
کہ اگر وہ اس ایشیائی آدمی کو واپس لے جانے میں کامیاب ہو گئے  
تو چاؤ گروپ کی ساکھ بھیش کے لئے ختم ہو جائے گی۔۔۔ گراٹ  
ماڑنے کہا۔

”ایسا ہوا مکن ہی نہیں ہے۔۔۔ چیف آپ بے فکر رہیں۔۔۔  
کالوگ نے اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

”میں نے براۓ کوارٹ کو دیا ہے اور تم بھی امرت رہو۔ مجھے  
ان کی لاشیں چاہیں۔۔۔ ویسے میں نے ہونا شو میں کراگو کو بھی حکم  
دے دیا ہے کہ وہ انہیں نریں کر کے گولیوں سے ازا دے۔۔۔  
بہر حال میں ان کی ہر صورت میں ہلاکت چاہتا ہوں۔۔۔ گراٹ  
ماڑنے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا چیف۔۔۔ یہاں ہماری اجازت کے بغیر مکھی بھی  
خیس اڑ سکتی۔۔۔ یہ لوگ لاکھ تربیت یافتہ ہوں لیکن یہاں کے  
انقلامات کا انہیں علم ہی نہ ہو گا کیونکہ اگر انہوں نے گرسوما سے کچھ  
علوم کیا بھی ہو گا تو وہ صرف قیمتیات کے بارے میں بتا سکتا  
ہے۔۔۔ یہاں ہونے والے انقلامات کے بارے میں اسے کچھ معلوم  
ہی نہیں تھا۔۔۔ کالوگ نے کہا۔

”اوہ ہاں۔۔۔ تم نے میری تمام تشویش دور کر دی ہے۔۔۔ اب میں

”لیں چیف۔۔۔ وہ میری ہی تحویل میں ہے۔۔۔ کالوگ نے  
قدرتے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

”اے وائس لے جانے کے لئے پاکیشہ سکرت سروس کا ایک  
گروپ ہوا شو بچپن چکا ہے۔۔۔ گراٹ ماڑنے کہا تو کالوگ نے  
اختیار چوچک پڑا۔

”وہ کیسے چیف۔۔۔ وہ لوگ اس جگل میں داخل ہوتے ہی ہلاک  
ہو جائیں گے اور ہبہ کوارٹ میں تو وہ لوگ کسی بھی صورت میں بکھنے  
سکتے۔۔۔ کالوگ نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

”انہوں نے شارون میں داخل ہو کر گرسوما کو گھیر لیا اور گرسوما  
سے انہوں نے بیک وے اور ہاں سے ہبہ کوارٹ میں داخل ہوئے  
کی پوری تفصیل معلوم کر لی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے  
ہبہ کوارٹ کی اندر وہی تفصیل بھی معلوم کر لی ہے۔۔۔ گراٹ ماڑنے  
کہا تو کالوگ کے چہرے پر حرمت کے تاثرات اب ہ آئے۔

”لیکن چیف۔۔۔ گرسوما تو جگل میں داخل ہی نہ ہو سکتا تھا پھر  
اسے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا۔۔۔ کالوگ نے کہا۔

”اس ہبہ کوارٹ کی تغیر کا انچارج گرسوما تھا۔۔۔ گراٹ ماڑنے  
کہا تو کالوگ نے بے اختیار ایک طویل ساری لیا۔۔۔  
”لیکن چیف وہ بیک وے سے کیسے ہبہ کوارٹ بچپن سکتے ہیں۔۔۔  
بیک وے میں زیر آب زہر لی جہازیوں کی کثرت ہے اور اگر  
لامپ پر آئے تو اس صورت میں بھی پران آسانی سے انہیں ہٹ کر

پوری طرح مطمئن ہوں۔ لیکن پھر بھی تم پوری طرح الٹ رہتا۔“  
گراٹر ماشر نے کہا۔

”لیں چیف“..... کالوگ نے جواب دیا۔  
”اوکے۔ اب تم جائیکتے ہو۔ کوئی اہم بات ہو تو مجھے فون ہے  
رپورٹ دے دینا۔“..... گراٹر ماشر نے کہا۔  
”لیں چیف“..... کالوگ نے کہا اور اٹھ کر پیرومنی دروازے کی  
طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کے تمام ساتھی اس وقت ہونا شو جزیرے کی ایک رہائشی کاونٹی کی کوئی میں موجود تھے۔ شارون سے نکل کر عمران نے ایک پیلک فون بجھ سے انکو ارزی کے ذریعے ریتل اسٹیٹ کا ایڈریس معلوم کیا جو سپاہوں کو رہائش گاہیں مہیا کرتے تھے اور پھر عمران نے انہیں فون کر کے یہ کوئی حاصل کر لی تھی۔ عمران کی خبر جیب میں اتنی رقم موجود تھی جس کے ذریعے اس نے آسانی سے ان کی سیکورٹی کی ڈیماٹر پوری کردی تھی اور کوئی میں تکمیل کرنے والوں نے وہاں موجود پچ کیوں کو یہ رقم ادا کر دی اور پھر کیوں یہ رقم لے کر کچھ چلا گیا کیونکہ عمران نے اسے فارغ کر دیا تھا۔ کوئی میں ایک کار بھی موجود تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو کوئی تکمیل مدد و درہ بنے کا کہا اور خود وہ کار لے کر باہر چلا گیا۔ اسے گئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی جبکہ

ہارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

”مس جویا، گرسما سے پوچھے چکے کے وقت عمران صاحب کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ گرسما نے جزویے کے اندر رہیے ہوئے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے والے ایک ایسے راستے کی نشاندہی کی ہے ہے وہ بیک دے کر رہا تھا۔ یہ بیک وے تدریٰ ہے۔۔۔ چوبان نے جواب دیا۔

”لیکن اس وے کا ہمیں کیا فائدہ۔ اس وے کے دلوں اطراف میں جگل ہے اور اس جگل میں ہر حال چاؤ گروپ کے مسلح اڈی موجود ہوں گے تاکہ اس وے سے کوئی ان کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکے۔۔۔ نعمانی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ چوبان کوئی جواب دتا کوئی کے پھاٹک کے باہر کار رک्टے اور بارہن کی آواز سنائی وی تو وہ دلوں انھ کفر کھڑے ہو گئے۔ نعمانی تیزی سے برآمدے کی سریعہ صیاب اتر کر ٹھنگ کو کراس کرتا ہوا پھاٹک کی طرف پوختا چلا گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا تو باہر موجود کار تیزی سے اندر آگئی۔ وہ رامیونگ سیٹ پر عمران تھا لیکن اس کا چیڑہ بدلا ہوا تھا۔ نعمانی نے پھاٹک بند کر دیا۔ عمران نے کار پوری میں روکی اور پھر کار سے پہنچے ات آیا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر موجود ایک سیاہ رنگ کا تھیلا باہر نکال لیا۔

”مجھے وے پہنچنے عمران صاحب۔۔۔ چوبان نے آگے بڑھتے

اس کی عدم موجودگی میں اس کے ساتھیوں نے آرام کرنے کا قیصلہ کیا تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران نے گرسما سے جس راستے کے پارے میں معلومات حاصل کی تھیں وہ اس کے پارے میں انتظامات کرنے لگا ہو گا۔ البتہ نعمانی اور چوبان دلوں کوئی کہہ برآمدے میں کریمیوں پر پہنچنے ہوئے تھے تاکہ گرفتار کر سکیں کیونکہ جس طرح عمران نے شارون میں قتل عام کیا تھا اس کے بعد چاؤ گروپ پاگل کتوں کی طرح ان کا کھوچ لگانے کے لئے پورے ہونا شوکوہی میلپت کر سکتا تھا۔

”تھا رے پاس میک اپ کا سامان نہیں ہے ورنہ ہر ٹھرم کے خطرے سے بچنے کا طریقہ۔ میک تھا کہ ہم میک اپ کر لیتے۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

”کیوں۔۔۔ شارون میں وہ تمام افراد جنہوں نے ہمیں دیکھا تھا وہ تو ہلاک کر دیے گئے ہیں۔۔۔ چوبان نے چونک کر کہا۔

”جو لوگ ہمیں بے ہوشی کے عالم میں دہاں لے گئے تھے وہ تو واپس پہلے گئے ہوں گے اور ہونا شو گزیرے میں موجود ہیں۔۔۔“

”ہمیں فوراً پہچان سکتے ہیں۔۔۔ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔۔۔ تمہاری پات درست ہے اور شاید اسی لئے عمران صاحب جاتے ہوئے ہمیں اس کوئی تکمیل کھوڈ زور نہیں کا کہہ گئے ہیں۔۔۔“

چوبان نے اپاٹ میں سرہاٹے ہوئے کہا۔

نے سکراتے ہوئے کہا۔

”وہ ہمیں پہلے ہی مس جولیا تا پکی ہیں اور انہوں نے جو کچھ بتایا ہے اس کے تحت تو یہ راستہ عام راستے سے زیادہ مختصر ہاک اور تقریباً ناقابل عبور ہے بلکہ اسے اگر ڈھنھ دے کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔“..... صدر نے کہا۔ باقی سب ساتھی خاموش ہیٹھے ہوئے تھے۔

”یہ امکانی طور پر ڈھنھ دے ہو سکتا ہے لیکن ہے تو عام راستے اس لئے بہر حال ہمیں سبکی راست اختیار کرنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن اس راستے میں زیر آب گوشت خود زہری جہازیوں کی کثرت ہے اس لئے ہم تیر کر اسے کراس نہیں کر سکتے اور اگر کسی لانچ پر ہم نے سفر کیا تو ہماری لانچ کو میراںکوں سے اڑا دیا جائے گا۔“..... صدر نے کہا تو عمران بے اختیار فس پڑا۔

”جولیا نے تو تمہیں اچھا خاصا ڈرا دیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جو کچھ اس گرسما نے بتایا تھا میں نے وہی بتایا ہے۔“..... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جولیا نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اور ان زہری جہازیوں کی وجہ سے ہی اسے بلیک وے کہا جاتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہم کسی بیلی کا پہر کے ذریعے بھی تو اندر اتر

”ارے۔ تم نے مجھے پہچان لیا۔ کمال ہے۔ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو میک اپ کا باہر نکھتا رہتا ہوں۔“..... عمران نے بیک اس کی طرف ہڑھاتے ہوئے کہا۔

”آپ کے پیارے پر موجود مکراہٹ ہر میک اپ میں پہچانی جاتی ہے۔“..... چوبان نے سکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہم بھی یہی سوچ رہے تھے کہ ہمیں میک اپ تبدیل کر لیتا چاہئے۔“..... تمہاری نے قریب آتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“..... میک اپ کا سامان لے آیا ہوں۔“..... میک اپ کرتا ہے کیونکہ شہر میں یقیناً ہماری تلاش ہو رہی ہو گی۔“..... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی آمد کا سن کر تمام ساتھی ہڑے کرے میں لپک گئے۔ پھر عمران کے کہنے پر سب نے پاری پاری حلیے تبدیل کرنے۔

”عمران صاحب۔ اصل مشن کا کیا ہوا ہے۔“..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اسی اصل مشن کے لئے تو میں باہر گیا تھا۔“..... میک وے کے راستے چاؤ گروپ کے بیلی کو اڑ کچنا ہے اور وہاں سے ہم نے مرسلطان کو برآمد کر کے زندہ سلامت واپس لے جانا ہے۔“..... عمران نے سمجھو، لیکچ میں کہا۔

”لیکن کیسے۔“..... صدر نے پوچک کر کہا۔

”میں تم سب کو پہلے بلیک وے کی تفصیل بتا دوں۔“..... عمران

ہے اور بقول آپ کے وہاں پہنچنے کا اس کے علاوہ اور کوئی راست  
بھی نہیں ہے اور لامیخ وغیرہ میں جانا تو صریحاً خودکشی کرنے کے  
مترادف ہے اس لئے لامال آپ نے زیر آپ تحریر کر جانے کا  
فیصلہ کیا ہو گا اور بقول مس جولیا یہ بتایا گیا ہے کہ اس بلیک وے  
میں زیر آپ زہر طی اور گوشت خور جہازیاں ہیں۔ اگر یہ جہازیاں  
اسکی ہوتیں کہ تحریر اسی کے لامس پر ان کے اڑات نہ پر سکتے جب تو  
عام راستہ ہوتا جبکہ اسے ناقابل عبور اور ذہن وے کہا جاتا ہے تو  
لامال عام تحریر کی کامیابی ان جہازیوں کو اپنی کارکردگی دکھانے سے  
نہیں روک سکے گا۔ اسی صورت میں ایک ہی طریقہ رہ جاتا ہے کہ  
ایسے لامس استعمال کئے جائیں جن پر یہ اثر انداز نہ ہو سکیں اور  
آپ اپنے ساتھ کافی بڑا بلیک لے آئے ہیں۔ اس میں یقیناً ایسے  
تصویں لامس ہوں گے اور اس طرح ہم وہاں تک پہنچنے سکتے ہیں۔

کیپٹن ٹکلیں نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔  
”گلڈ شو کیپٹن ٹکلیں۔ واقعی تمہارا ذہن لا جواب ہے۔۔۔ سب  
سے پہلے تجویز کے تعریف کرتے ہوئے کہا۔  
”واقعی۔۔۔ یعنی ایک حل ہو سکتا تھا۔۔۔ جولیا نے بھی چھین آمیز  
لہجے میں کہا۔

”لیکن ایسے لامس یہاں اس جزو سے پر کیسے مل سکتے ہیں۔  
ایسے لامسوں کی خریداری کے لئے تو یہیں ایکری بیان پڑے  
گے۔۔۔ عمر القادر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیپٹن ٹکلیں کی بات سن

سکتے ہیں۔۔۔ صدیقی نے کہا۔  
”ہیلی کاپٹر کو آسانی سے فضا میں ہی مار گرا لیا جائے گا اس لئے  
یہ خیال ہی ذہن سے نکال دو۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔  
”اگر ہم اس جنگل پر پڑوں چھڑک کر آگ لگا دیں تو پھر۔۔۔  
تھویر نے کہا۔  
”اول تو اتنا پڑوں ہیں مل نہیں سکتا دوسروی بات یہ کہ یہ جنگل  
مرطوب آب و ہوا کا جنگل ہے اس لئے اس میں آسانی سے آگ  
بھی نہیں لگ سکتی۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔  
”تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے  
ہوئے کہا۔

”تمہاری اس بات کا جواب تھویر دے سکتا ہے۔۔۔ میں نے تو  
بہر حال وہی کچھ سوچتا ہے جو میں آج تک سوچتا چلا آیا ہوں۔۔۔  
عمران نے جولیا کی طرف کن اگلیوں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔  
”عمران صاحب۔۔۔ آپ نے ان زہر طی جہازیوں سے چاڑ  
تیرنے کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔۔۔ تھویر کے بولنے سے پہلے  
خاموش بیٹھا ہوا کیپٹن ٹکلیں بول پڑا تو سب اس کی بات سن کر بے  
اختیار چوک پڑے۔۔۔ عمران نے بھی چوک کر اس کی طرف دیکھا۔  
”کیا مطلب۔۔۔ تم کیا کہتا چاہتے ہو۔۔۔ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔ یہ بات تو ملے ہے کہ آپ نے اس بلیک  
وے کے راستے چاؤ گروپ کے ہیئت کوارٹر تک پہنچنے کے لئے کامیابی کی

جاتی ہے بھاں یہ گوشت خور جھاڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کے جسم سے اسکی مسحور کون خوشبو نہیں ہے کہ یہ گوشت خور اور زہریلی جھاڑیاں دن کے وقت بھی اس خوشبو سے مسحور ہو کر ہے حس و حرکت ہو جاتی ہیں۔ یہ انجامی قیمتی پر فیوم ہے اس لئے طبقہ امراء کے بھی خاص لوگ ہی اسے استعمال کرتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

”الکی صورت میں تو ہم انہیں روادہ ہو سکتے ہیں۔“ صدر نے کہا۔

”نہیں۔ دن کے وقت اہمیں زیج آب بھی بیک کیا جاسکتا ہے۔ مخصوص دور میں کسے ذریعے تکن رات کو ایسا ممکن نہیں ہے۔“ عمران نے کہا تو سب نے اٹاٹات میں سر ہلا دیئے۔

”عمران صاحب۔ اس بیک دے کا اختتام آہا ہوتا ہے اور ہم وہاں سے ہیدر کوارٹر میں کیسے واپس ہوں گے اور پھر ہماری واپسی کیسے ہو گی۔“ صدر نے کہا۔

”بیک دے کے اختتام پر ایک عمارت می ہوتی ہے جسے بقول گروہما کے بیک دے ہاؤس کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ لوگ رہتے ہیں جو بیک دے کی خواست پر مأمور ہیں۔ ہیدر کوارٹر دراصل تین غاروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک عمارت تو یہ بیک دے اس ہے، دوسرا عمارت اس سے کچھ فاصلے پر ہے۔ اس عمارت میں آنونجہ مشیری قصب ہے جس کے ذریعے پورے جگہ میں انہوں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور تیسرا عمارت ہیدر کوارٹ

کرب کے کھلے ہوئے چہرے بے اقیار نکل سے گئے۔

”سوری عمران صاحب۔ واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہیں آئی تھی۔“ کیپن ٹکلیں نے طویل ساس لیتے ہوئے مغدرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پھر اس بیک میں کیا لے آئے ہو۔ ہاؤ۔“ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس میں تیراکی کے عام لباس میں اور اسلحہ ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر کیا ہم عام لباس میں بیک دے کو کس کر جائیں گے۔“ جولیا نے پوچھا۔

”وہ اگر اللہ تعالیٰ کو مظکور ہوا تو ایسا بھی ہو گا۔ میں رات ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔“ عمران نے اس پار سخیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ان گوشت خور زہریلی جھاڑیوں کے ہارے میں آپ نے کیا سوچا ہے عمران صاحب۔“ صدر نے کہا۔

”بڑا آسان ساحل ہے۔ گوشت خور اور زہر پلے پورے صرف روشنی میں حرکت کرتے ہیں۔ انہیہرے میں یہ سے حس و حرکت رہتے ہیں اس لئے یہ رات کو ویسے ہی حرکت میں نہ آ سکتی گے۔ اس کے علاوہ حفظ ماقبل کے طور پر میں نے وہ خوشبو خیریہ لی ہے جسے جاذر فش پر فیوم کہا جاتا ہے۔ جاذر فش ایسے ہی علاقوں میں باقی

چھوٹے سے کمرے میں سرسلطان ایک کری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر گھری سمجھی گئی اور سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔ انہیں بہاں آئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے لیکن ان دونوں میں شدی انہیں کسی سے رابط کرنے کی اجازت دی گئی تھی اور نہ کوئی ان سے ملاقات کے لئے آیا تھا۔ صرف ایک نوجوان لوگی تھی جو پہلے دن سے تی ان کی دیکھ بھال پر مامور تھی۔ وہ سرسلطان کو کھانا لاد دیتی۔ کھانے کے سلسلے میں بھی سرسلطان کے لئے خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا اور سرسلطان کی پسند کا کھانا انہیں مہیا کیا جاتا تھا۔ سرسلطان خاص طور پر بزریاں اور دلیش منکوتوت تھے۔ وہ دانت گوشت سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ انہیں دلکھ تھا کہ چاہے مرغی کا گوشت ہو یا پچھلی کا بہر حال اسے اسلامی طور پر حلال نہ کیا گیا ہو گا۔ شراب وہ دیے ہی شپیت تھے اس لئے ان کی خوراک

کھلاتی ہے۔ اس میں گرافٹ ماٹر کے ساتھی رہتے ہیں۔ اس سے ماحصلہ زیر زمین پڑے پڑے گودام ہیں جن میں مذیعات کا شاک رکھا جاتا ہے۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”سرسلطان کو کہاں رکھا گیا ہو گا؟“..... صدر نے پوچھا۔  
”وہ اسی بیوی کو اور تو کے ایک پورشن میں ہو سکتے ہیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ بلیک وے ہاؤس تک اگر ہم پہنچ بھی گئے جب بھی وہاں سے دوسری عمارت اور پھر تیسرا عمارت تک پہنچنے کے لئے ہمیں کھلی نھا میں چلانا ہو گا اور وہاں سانچی طور پر ایسے انتظامات ہیں کہ ہم شعاعوں کے ذریعے جل کر راکھ بھی ہو سکتے ہیں۔..... اس پارک دلیلی نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میں نے سوچا ہے کہ بلیک وے ہاؤس میں موجود لوگوں کے جسموں میں سے آلات کمال کر ہم اپنے پاس رکھ لیں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت تھیں ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تینوں عمارتوں میں زیر زمین مخفوظ راستوں سے رسائی ممکن ہو۔..... اس پارک صالح نے کہا۔  
”ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال یہ وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہو گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیے۔

البست ایک بار لوگی نے انہیں بتایا تھا کہ اسے پہ چا ہے کہ پاکیشی انہیں کامن کا کوئی گروپ ہونا شوچنگی گیا ہے جس کا سربراہ عمران نہیں اجھت ہے لیکن چاؤ گروپ نے ان کا خاتمه کر دیا ہے۔ گورنر سلطان کو اس اطلاع پر یقین نہ آیا تھا لیکن ہبھر حال وہ مجبور تھے کہ اطلاع کے بارے میں تصدیق یا کوئی تردید نہ کر سکتے تھے۔ گو انہوں نے لوگی سے کہی بار کہا تھا کہ وہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرے لیکن ظاہر ہے لوگی بھی صرف کسی کی بات سن سکتی تھی۔ خود کسی سے پوچھ نہ سکتی تھی ورنہ اس کا خاتمه بھی کیا جا سکتا تھا۔ کمرے میں لگے ہوئے گاک کے ذریعے انہیں دن اور رات کے بارے میں معلوم ہوتا تھا ورنہ کمرے میں دن اور رات کا کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ ابھی انہوں نے تھوڑی دیر پہلے رات کا گھنٹا کھایا تھا اور پھر کمرے میں کافی دریجکٹ ٹبلٹ کے بعد وہ اب کسی پر پہنچنے سونج رہے تھے کہ کل صحیح جب لوگی آئے گی تو وہ اسے کہیں گے کہ وہ اپنے ہزوں کو کہہ کر یہاں ملی ویژن لے آئے تاکہ ان کا وقت کسی طرح توکٹ نہ کلے۔ پہلے انہوں نے کتابیں طلب کی تھیں لیکن اب کتابوں میں بھی انہیں بوریت محسوس ہونے لگی تھی۔ وہ ابھی پہنچنے سوچ رہے تھے کہ دروازہ ایک دھارک سے مکھا تو سلطان بے اختیار چوک پڑے کیونکہ اس وقت کسی کے آنے کا کوئی امکان نہیں تھا لیکن دوسرے لئے وہ یہ دیکھ کر چوک پڑے کہ لوگی ایک پہنچنا سائل ویژن اٹھائے اندر داضی ہو رہی تھی۔

خاصی کم تھی۔ انہیں پہلے ہی دن تباہ گیا تھا کہ وہ یہاں کسی کی امانت کے طور پر موجود ہیں اور جب تک موجود ہیں انہیں مہمان کے طور پر یہاں ثریث کیا جائے گا لیکن اگر انہوں نے یہاں سے نہیں یا فرار ہوتے کی معمولی سی بھی کوشش کی تو پھر انہیں مہمان کی بجائے دشمن کی طرح ثریث کیا جائے گا اور لوگی نے انہیں بتا دیا تو کہ یہ جگہ اسکی بے چہاں نہ کوئی باہر کا آدمی آ سکتا ہے اور نہ یہاں سے کوئی خصوصی سامنی آلات کے بغیر باہر جا سکتا ہے۔ لوگی نے جس لمحے میں بات کی تھی اس سے سلطان سمجھ گئے تھے کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔ ویسے بھی سلطان اب عمر کے اس حصے میں تھے کہ وہ کسی طرح کی جدوجہد نہ کر سکتے تھے اس لئے وہ خاموش تھا۔ لوگی کا روایہ ان کے ساتھ اب بے حد اندرونی ہو گیا تھا اور اب انہیں اس انداز میں ثریث کرنی تھی جیسے سلطان اس کے والد ہوں اور وہ سلطان کی بجائے اپنے والد کی خدمت کر رہی ہو۔ سلطان کو بھی اس سے خاصا انس سو گیا تھا۔ لوگی نے ایک بار سلطان کو بتایا تھا کہ یہ ہونا شو جزیرے کا علاقہ ہے اور یہاں تھے چاؤ گروپ کا اڈا کہا جاتا ہے ہونا شو جزیرے کے ایک بنگل میں ہے اور چاؤ گروپ جس کا سربراہ گراٹھ ماشر ہے میں الاؤنی سٹھ پر ڈرگ برنس کرتا ہے اور پھر لوگی نے اس بنگل کے جو خانقاہ انتظامات تاتے تھے انہیں سن کر ہی سلطان کو یقین ہو گیا تھا کہ یہاں چاؤ گروپ کی مرضی کے بغیر پرندہ بھی داخل نہیں ہو سکا

سرسلطان نے چیل نون کرنے شروع کر دیئے اور پھر ایک چیل سے وہ نیزہ سننے لگ۔ پھر جو نہ کب تک وہ بینتی تو وی دیکھتے ہے۔ اچانک دروازہ ایک بار پھر کھلا اور سرسلطان بے اختیار پوک پڑے۔ کمرے میں لوگی داخل ہو رہی تھی۔

”تم اس وقت“..... سرسلطان نے حرست بھرے بجے میں کہا۔

”میں آپ کو یہ بتانے آتی ہوں کہ پاکیشائی ایجنٹوں کا دورا گروپ اس وقت ہبھی کوارٹر میں موجود ہے“..... لوگی نے کہا تو سرسلطان بے اختیار اچھل پڑے۔

”یہاں موجود ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے“..... سرسلطان نے فتحی آف کرتے ہوئے کہا۔

”یہاں کوئی راستہ ہے جس کا نام بلکہ دے ہے۔ یہ انتہائی خطرہ کر تریک راستہ ہے۔ یہ جو بیرے کی سایہ میں سے ایک % ۱۰ کریک ہے جو ہبھی کوارٹر تک آتا ہے میں ان اس کے اندر زیر آب گوش خود زبردی جھاڑیاں چیز جو انسانوں کا گوش چند گھومن میں چھٹ کر جاتی ہیں۔ اس لئے اسے بلکہ وے یا فتح وے کہا جاتا ہے۔ اس راستے کی دو قوں اطراف میں ایسے انتظامات ہیں کہ اگر اس راستے سے کوئی لاچ آئے تو اسے میراںکوں سے اڑا دیا جاتا ہے۔ اس کریک کے اختتام پر ایک عمارت ہے جس کو بلکہ اسے ہاؤس کہا جاتا ہے۔ اس عمارت میں اس راستے کی سیکورنی کے افراد رہتے ہیں اور یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ اگر کوئی غلط

”کمال ہے۔ یہ تو قبولیت کا وقت تھا۔ مجھے معلوم ہوتا تو میں کوئی اور دعا مانگتی نہیں۔“..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسی دعا“..... لوگی نے یہی دیکھن ایک سائینڈ پر موجودہ نیز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”میں ابھی سوچتا ہیں رہا تھا کہ مجھے تمہیں کہوں گا کہ کسی طرح میرے لئے میں ویژن کا بندوبست کرو اور تم غلاف تو قلع میں ویژن اٹھانے اندر آگئی ہو۔“..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں کسی روز سے آپ کو بے حد یور گھوسی کر رہی تھی اس لئے میں نے اپنے بڑوں کی منت سعادت کی کہ اگر آپ کو میں ویژن مہیا نہ کیا گیا تو آپ پیار پڑ جائیں گے۔ آج اس کی اچازت ملی تو میں فورا اٹھا کر لے آئی کہ مجانے صحیح تک ان کا موڑ بدلتے چاہئے۔“..... لوگی نے کہا۔

”مکری۔ تم واقعی اچھی لڑکی ہو۔“..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوگی بے اختیار مسکرا دی اور اس نے میں ویژن کی تار کو ساکت سے نسلک کیا اور میں ویژن آن کر کے اس نے ریبوث کنٹرول سرسلطان کو دے دیا۔ اس میں دوسرو سے زائد چیل ہیں۔ آپ اپنا مرضی کا چیل دیکھتے رہیں لیکن یہ تاروں کا یہ قائم چیل ایکریکٹیں اور یورپی ہیں۔ ایشیائی نہیں ہیں۔“..... لوگی نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ ہر حال یہ نیخت ہے۔ تمہارے حد غیر یہ۔“..... سرسلطان نے کہا اور لوگی انہیں گذ بائی کہہ کر واپس چلی گئی تو

آدمی اس عمارت میں داخل ہو تو خود بخود اپنی ریز فرما ہو جاتی تھی اور اُنہی نے جواب دیا۔  
جن سے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے ”کیا یہاں سے ہم ہاں نہیں جا سکتے“.....مرسلطان نے کہا۔  
کہ حیرت انگیز طور پر پاکیشائی انگٹیوں کا ایک گروپ جس میں ”آپ تو کسی صورت نہیں جا سکتے۔ البتہ میں جا سکتی ہوں  
جو نہیں اور آئندھی مرد شاہل میں بیغن کسی رکاوٹ کے تیرتے ہوں لیکن آپ کے جسم میں خصوصی آلہ موجود نہیں ہے اور آپ اس  
بیک وے سے بزرگ نہیں جس کر را کہہ ہو جائیں گے۔“ کہا۔ اور کسی کو ان کا علم تھا کہ جس کر را کہہ ہو جائیں گے۔“ اور اُنہی نے  
ہو سکا لیکن مجھے ہی وہ سب کریک سے گزار کر بیک وے باہر کیا۔

”لیکن کیا ان لوگوں کے جسموں میں بھی خصوصی آلات ہیں کہ  
میں داخل ہوئے ان پر رین فائر ہوئیں اور وہ سب بے ہوش ہو گے  
تو بیک وے ہاؤس کے انچارج کا لوگ ہے پہلے ہی گراہنی ماں  
نے خبردار کر کر کھانا نے اُنہیں ہاتھ پر جو روم میں راڑاڑ والی کریسیوں  
میں جکڑ دیا ہے۔ وہ اُنہیں ہوش میں لا کر ان سے معلوم کرنا چاہتا  
ہے کہ یہ لوگ زیر آب زہریلی اور گوشت خور جہاڑیوں سے بچ کر  
کیسے زندہ سلامت بیک وے ہاؤس تک پہنچ گئے ہیں لیکن جن ریز  
کا ان پر فائر ہوا ہے ان سے یہ دن گھنٹوں تک بے ہوش رہیں  
گے اور ان ریز کا کوئی توز نہیں ہے اس لئے کا لوگ ان کے ہوش

میں آنے کے بعد ان سے پوچھ چکھ کرے گا اور اُنہیں صحیح کو ہوش آ  
سکے گا۔ پھر ان سے معلومات حاصل کر کے ان کو ہلاک کر دے  
جائے گا۔“ اور اُنہی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”اچھا۔ کیا تم ایک کام کر سکتی ہو“.....مرسلطان نے  
چونکہ کر کہا۔

”کیا۔“ اور اُنہی نے چونکہ کر پوچھا۔  
”میں جھیں ایک آدمی کے قدر و قوامت کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔“

”اوہ۔ اود۔ کیا تم نے اُنہیں دیکھا ہے۔“.....مرسلطان نے  
”اوہ۔ اود۔ کیا تم نے اُنہیں دیکھا ہے۔“.....مرسلطان نے  
”کیا۔“ اور اُنہی نے چونکہ کر پوچھا۔  
”میں جھیں ایک آدمی کے قدر و قوامت کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔“

بے اختیار ایک طویل ساس لیا۔

”میں آپ کی خاطر یہ کہ گزروں گی چاہے اس کا نتیجہ میری صوت کی صورت میں کیوں نہ نکلے۔“ لوگی نے کہا۔

”کیوں۔ تمہارے لئے کیا خطرہ ہے۔“ سلطان نے پوچک کر پوچھا۔

”اگر انہوں نے مجھے ایسا کرتے دیکھ لیا تو وہ مجھے فراگولی مار دیں گے۔ یہاں ایسا ہی ہوتا ہے۔“ لوگی نے کہا۔

”تو پھر تم ایسا نہ کرو۔ جو اللہ کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔“ سلطان نے کہا۔

”آپ بے گفریں۔ اب ایسا ہو گا اور ضرور ہو گا۔ میں واپس آ کر آپ کو بتاتی ہوں۔ مجھے ایک گھنٹا لگ جائے گا۔“ لوگی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دوڑی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی تو سلطان نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر لوگی، عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے دعا مانگتی شروع کر دی۔ دعا مانگنے کے بعد انہوں نے بے چینی کے عالم میں کری سے انخ کر کرے میں نہما شروع کر دیا اور پھر نجانے اُنہیں اس طرح جعلتے ہوئے کتنا وقت گزر گیا کہ کمرے کا دروازہ مکھا اور لوگی اندر واصل ہوئی۔

”خدا کا شر ہے کہ تم زندہ ہو۔“ سلطان نے بے اختیار ہو کر کہا تو لوگی بے اختیار سکرا دی۔

”تو آپ میرے لئے پریشان تھے۔“ لوگی نے عجیب سی

اگر اس قدو مقامت کا آدمی تمہیں ان میں نظر آ جائے تو صرف اتر کرو کہ ایک بیچر پن اس کی گردان کے عقیل حصے میں کافی اندر تک اتار دو۔“ سلطان نے کہا تو لوگی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اس سے کیا ہو گا۔“ لوگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جس آدمی کے بارے میں تمہیں میں بتا رہا ہوں اس کا نام عمران ہے۔ وہ بہت عقلمند آدمی ہے اس نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی رین کا اعصاب میں ایک سرکٹ قائم ہو جاتا ہے اور جب تک یہ سرکٹ قائم رہتا ہے اس وقت تک وہ آدمی ہوش میں نہیں آ سکتا اور اس نے بتایا تھا کہ اس بے ہوش آدمی کی گردان کے عقیل حصے میں سرکی طرف بیچر پن کافی اندر تک اتار دی جائے تو یہ سرکٹ نوٹ جاتا ہے اور آدمی ہوش میں آ جاتا ہے اس لئے یہ کام کرو۔ ہو سکتا ہے کہ واقعی ایسا ہو جائے۔“ سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے عمران کے قدو مقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”لیکن اس سے اسے یا آپ کو کیا فائدہ ہو گا۔“ لوگی نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”فائدہ ہو یا نہ ہو کم از کم میرے دل میں یہ خلش تو نہ رہے گی کہ میں ان کے لئے یہاں موجود ہونے کے باوجود کچھ نہیں کر سکا۔“ سلطان نے قدرے بیکنے سے لہجے میں کہا تو لوگی نے

کے لئے کہا تو وہ بہت خوش ہوا کہ میں نے اخنوں اس سے فرمائش کی ہے۔ وہ تیزی سے ایک طرف موجودہ الماری کی طرف پڑھا جس میں شراب موجود تھی اور میں نے پھر تی نے پھر پن اس آدمی کی گردان کے قبیل ہے میں اتار دی۔ پھر تم نے شراب پی اور اس کے بعد میں واپس آگئی۔ ... لوگی نے تفصیل مانتے ہوئے کہا۔ ”تمہارا شکر یہ یہ تو صرف مجھے ایک خیال آ گیا تھا اس لئے میں نے یہ کرایا ہے۔ باقی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا“... سلطان نے بے اختیار ایک طولی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”کیا وہ واقعی آپ کا کہنا ہے؟“ ... لوگی نے غور سے سلطان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ مجھے بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔“... سلطان نے قدرے بھیکھے ہوئے بچھے میں کہا۔

”اب آپ آرام کریں میں صحیح آؤں گی۔“ ... لوگی نے سلطان کی طرف ہمدردانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر چل گئی۔ سلطان اس کی نظروں کا مطلب جانتے تھے لیکن ظاہر ہے وہ بے اس تھے اور عملی طور پر کچھ کہ رکھتے تھے۔ وہ اٹھے اور ماحصلہ پاتھو روم میں جا کر انہیوں نے وضو کیا اور پھر واپس آ کر وہ فرش پر ہی اللہ تعالیٰ کی حضور سیدہ رہیز ہو گئے اور ان کے دل سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگی اور تحفظ کے لئے دعائیں لئے گئیں۔

کیفیت بھرے بچھے میں کہا کیونکہ اس کی پوری زندگی جس طرح گزری تھی اور جس انداز میں گزر رہی تھی اس نے کمپی اپنے لئے کسی کو اس طرح پریشان ہوتے نہ پہنچا تھا۔

”بان۔ تم نے اپنے بارے میں بات کر کے مجھے پریشان کر دیا تھا۔ اگر تمہیں میری وجہ سے کچھ ہو جاتا میں ساری زندگی اپنے آپ کو معاف نہ کر سکتا۔“... سلطان نے کہا تو لوگی کے چہرے پر یہ کفت مرت کی عجیب سی چمک ابھر آئی۔

”میں نے آپ کا کام کر دیا ہے۔“ ... لوگی نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کیا اس قدو قامت کا آدمی وہاں واقعی موجود تھا۔“... سلطان نے چمک کر ایسے بچھے میں کہا جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو۔

”بان۔ میں نے پھر پن اس کی گردان کے عقبی ہے میں سر کے قریب پن کے سرے تک اندر واپس کر دی ہے لیکن اسے ہوش نہیں آیا اور نہ آ سکا ہے۔“ ... لوگی نے کہا۔

”کیا ہوا تھا۔ تفصیل بتاؤ۔“ ... لوگی نے کہا۔

”میں وہاں گئی تو وہاں پر میرا ایک دوست موجود تھا۔ میں نے اس سے اندر جا کر ان لوگوں کو دیکھنے کی اجازت لے لی۔ پھر پن میں ساتھ لے گئی تھی۔ وہ میری الگیوں میں موجود تھی۔ میرا دوست بھی میرے ساتھ اندر گئی اور پھر میں ایک ہی نظر میں آپ کے مظلوب آدمی کو پہچان گئی۔ میں نے اپنے دوست سے شراب پانے

نہ جانے کتنی دیر تک وہ خود پرورگی کے سالم میں وہ روکر دعا کیں  
ماگنت رہے پھر اچاک اپنی محسوس ہوا جیسے ان کے دل و ماغ میں  
المینان اور سکون کی لہریں سی دوڑنے لگی ہیں۔ انہیں ایسا محسوس کر  
کے بے حد طہانتیت محسوس ہوئی اور انہیں یقین سا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ  
نے ان کی دعا کیں قبول کر لی ہیں اور اب اس کی رحمت ہر چیز پر  
چھاگئی ہے۔ وہ فرش سے اٹھے اور بیٹ پر لیٹ گئے اور پھر نہ جانے  
کہ ان کی آنکھوں میں کبھی سکون اور طہانتیت  
نمایاں تھی۔

غمراں کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور  
پھر پیسے ہی اس کا شعور پوری طرح جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی  
کوشش کی لیکن راذہ میں بکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما  
کر رہا گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے ہال نہ کرے میں  
کرسیوں کی طویل قطار کے سرے والی کرسی پر موجود تھا۔ اس کے  
پورے جسم کے گرد راذہ موجود تھے۔ اس نے نظریں تھمائیں تو اس  
کے پائیں ہاتھ پر کرسیوں کی طویل قطار میں اس کے تمام ساتھی  
موجود تھے لیکن ان کے جسم اور گرد نہیں ڈھکلی ہوئی تھیں اور وہ سب  
بے ہوش تھے۔ گمراں اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر موجود  
خوٹ خوری کے لباس اتار لئے گئے تھے۔ بے ہوش ہونے سے پہلے  
کے مناظر گمراں کے ذہن میں کسی قلم کی طرح گوم رہے تھے۔ وہ  
اپنے ساتھیوں سمیت خوٹ خوری کے لباسوں میں ملوٹ ہو کر ایک

موجودی کا سوچا بھی نہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کریک سے لکھ کر اس برآمدے میں داخل ہوئے اور ابھی انہوں نے سروں سے کٹوپ اتارے ہی تھے کہ یکخت چوت سے پچک پچک کی آوازیں اکھری اور اس کے ساتھ عین عمران کو یوں محبوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر اچاک کسی نے گھر سے سیاہ رنگ کی چادر دال دی ہو اور اب بخوبی کٹتے وقت کے بعد اس کے ذہن سے یہ چادر بھی تھی۔ ابتدہ ۰۹ یہ محبوس کر کے جیلان تھا کہ اس کی گردن کے عقبی سے میں شدید بخوبیں کسی ہو رہی تھی جیسے کوئی سوئی گردان میں گھونٹ دی گئی ہو۔ اس نے بال کا جائزہ لیا۔ بال خالی تھا اور اس کا اکلونی دروازہ بند تھا۔ اس نے اپنی ایک نائگت سائینٹ پر موڈی کیونکہ راذز کو دیکھتے ہیں وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کری کے عقب میں موجود بہن سے آپر بہت ہونے والے راذز ہیں اور وہ پچک کری کی قطار کے سرے پر بیٹھا ہوا تھا اس نے وہ آسانی سے نائگ موڑ کر پیر اس بہن کے پہنچا سکتا تھا اور پھر اس نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد وہ پیور عقیقی بہن کے پہنچانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر بہلی کٹاک کے ساتھ ہی اس کے جنم کے گردوں موجود راذز غائب ہو گئے تو وہ بے احتیاط ایک جگہ سے اٹھ کرزا ہوا۔ اس نے سب سے پہلے ہاتھ گردن کے عقبی حصے پر پھررا تو وہاں کچھ محبوس کر کے وہ پونک پڑا۔ اس نے چند لمحوں کی کوشش کے بعد گردن کے عقبی حصے کے اندر موجود ایک پیچرے پان باہر نکال لی۔ پیچرے پان خون آلو دھمی۔

لائق کے ذریعے بیک دے کے آغاز میں پہنچے تھے اور پھر عمران نے لائق کو دیں ایک طرف بک کر دیا تھا تاکہ وہ بھی میں اگر ضرورت پڑے تو اسے استعمال میں لا بیا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ خالی لائق کے سندھ میں نظر آئنے سے چاؤ گروپ کے لوگ چوک بھی سکتے تھے۔ چونکہ عمران نے اپنے اپنے ساتھیوں کو وہ خصوصی پر فوج پہلے ہی لگا دیا تھا جس کی وجہ سے زیر آب زبری اور گوشت خور جہازیاں حرکت میں نہ آ سکی تھیں اس نے عمران اور اس کے ساتھی پانی کی سطح سے کچھ پہنچے اور ان جہازیوں سے قدرے اونچائی پر تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہر طرف گپ اندر ہرا چھلایا ہوا تھا کیونکہ اس رات چاند بھی موجود نہ تھا اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنی آنکھوں پر ایسے جھٹے لگائے ہوئے تھے جن سے انہیں گھب اندر جرے کے باوجود کافی دور تک ہر چیز واضح نظر آ رہی تھی۔ یہ کریک کافی طویل تھا اور انہیں دونوں اطراف سے ہر لمحے خطرہ تھا لیکن پورا کریک پار کر لینے کے باوجود کسی طرف سے کوئی مداخلت نہ ہوئی اور وہ سب تینر و عافیت بیک ہاؤں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ کریک کے ساتھ ماحصلہ اس عمارت کا وسیع برآمدہ تھا جو اس عمارت کے گرد پھیلا ہوا تھا۔ برآمدے میں بہلی سی لائٹ جل رہی تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ یقیناً ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں پر کوئی غیر متعلق آدمی بحیثیت کا ہے اس نے انہوں نے یہاں کسی ملاحظہ کی

دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے تمام ساتھیوں کی کرسیوں کے علی پالیوس میں موجود ہنپ پین کرائیے۔ صدر کی گردان سے ہمچہ پن نکال کر عمران نے پیچک دی تھی۔ اس ساری کارروائی میں اس نے صرف چند منٹ لگائے کیونکہ کسی بھی لمحے کوئی آسکتا تھا۔ پھر وہ دوسری الماری کی طرف بڑھا اور یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پیچ کی آنکھی کہ دوسری الماری میں ان کا تمام سامان موجود تھا۔ وہ سیاہ رنگ کے بیگن جو سوائے اس کے، جو نیا اور صاف کے باقی سب کی پشت سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ضروری اٹک جوان کی چیزوں میں موجود تھا، سب نکال کر الماری میں رکھ دیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب ساتھی ہوش میں آتے پلے گئے اور جب عمران نے انہیں ہوش میں آنے سے لے کر ان کو ہوش میں لانے نکل کی تفصیل بتائی تو وہ سب بھی جران ہو گئے۔

”یہ کس نے آپ کے پکڑ ہم سب کے ساتھ ہمدردی کی ہو گئی۔“

صدیقی نے اپنی حرمت بھرے لجھ میں کہا۔

”اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب نے اپنات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے کہنے پر سب نے اپنے اپنے بیک اخفا کر ایک بار پھر اپنی پشت پر لاد لئے اور عمران سمیت سب نے خصوصی اٹک بھی اپنی بیسوں میں ڈال لیا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ کمرہ ان کی لگاہوں سے پوشیدہ ہے اس

318  
عمران حیرت سے چند لمحے ہمچہ پن کوہ یکھتا رہا۔ اس ہمچہ پن کی وہاں موجودگی کا اسے کوئی جواز سمجھت آ رہا تھا۔ پھر اس کے ذہن میں ایک جھما کا سا ہوا اور وہ سمجھ گیا کہ کسی معلوم حدود نے بے ہوش کی ریز کا سرکش توزنے کے لئے اس کے حرام مغز میں یہ چھپن ڈال دی ہے۔ گواستے ہباں ایسے کسی ہمدرد کی سمجھت آ رہی تھیں لیکن بہر حال جس نے بھی یہ کیا تھا اس نے واقعی اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زندگی بچا لی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں اس ہمدرد کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے صدر کی گردان کے عقب میں وہی خون آلوو پن ایثار وی اور پھر آگے بڑھ کر وہ ہاں کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اندر سے دروازہ بند کر دیا تاکہ اپا نک کوئی آس جائے۔ پھر وہ ایک طرف موجود دو الماریوں میں سے ایک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھوئی تو اس میں شراب اور پانی کی بوتوں کے ساتھ ساتھ ایک بڑا سامنہ یکل باکس بھی موجود تھا۔ اس نے باکس کھوا اور اس میں سے نشر نکال کر وہ واپس مڑا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے سب ساتھیوں کی گردان کے عقبی حصے میں نشر سے کٹ لگا دیئے کیونکہ ہمچہ پن ایک ہی تھی اور اس سے ظاہر ہے ہوش آنے میں کافی وقت لگ سکتا تھا جبکہ کٹ لگنے سے خون تیزی سے نکلتا تو اور اس سے ریز سرکش فوراً نوث چاہتا تھا۔ اس نے صدر کی گردان سے بھی ہمچہ پن نکال کر اس کی گردان کے بھی عقبی حصے میں کٹ کا

ہائل کرنے۔۔۔ جو لیا نے تحریر کی حیات کرتے ہوئے کہ تو خیر  
استا ہوا پھر بے اختیار کھل اخفا۔

” عمران صاحب۔ بجاۓ اس کے کہ تم باہر جائیں ہم کسی  
فرج باہر کے کسی آدمی کو اندر بala لیں تو اس سے ہمیں باہر کی  
سورت حال بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔

” ہائل میں مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس بلیک ہاؤس سے دوسری  
لادرت میں پہنچتا ہے جسے مشین ہاؤس کہا جاتا ہے۔ جب تک وہاں  
دوجوں سامنے مشینزی کو ٹاپو ٹیکیں کیا جائے گا اس وقت تک ہم یہاں  
آزادی لفڑی و رکٹ بھی نہ کر سکیں گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

” عمران صاحب۔ اس بلیک ہاؤس سے مشین ہاؤس تک پہنچنے  
کے لئے لا زماں کوئی زیر زمین راست ہو گا جس کے ذریعے یہ لوگ  
اسانی سے آتے جاتے رہتے ہوں گے۔۔۔ اس پار صدیقی نے  
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مرید کوئی بات ہوتی اچانک چھت سے  
پک کی آواز کے ساتھ ہی تیز لاسٹ جل آگی اور پھر چند لمحوں بعد  
پک کی آواز کے ساتھ ہی بکھ گئی۔

” ہمیں چیک کر لیا گیا ہے۔ اب ہم پر لامحہ بے ہوش کر  
ایئے والی گیس فائر کی جائے گی۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلا  
ہیں کہ ہم یہاں بے بس ہیں لیکن مجھے ہی انہیں تمارے بارے  
میں اطلاع طی تو وہ ہم پر نوت پڑیں گے۔۔۔ عمران نے جواب  
اورازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے بکلی کی سی تیزی سے دروازہ  
کھولا اور باہر موجود راہداری میں آ گیا۔ اس کے ساتھ بھی بکلی کی

لئے اب تک یہاں کوئی نہیں آیا اور شاید وہ سب ہمیں بھی سمجھ  
بے ہوش اور راؤز میں جکڑا ہوا بکھر رہے ہیں لیکن یہاں سے باہر  
نکلتے ہی اگر ایک بار پھر ہم پر کوئی سامنی ایک ہو گیا تو پھر کیا ہو  
گا۔ ضروری تو نہیں کہ ہر بار کوئی اپنی اور نامعلوم ہمدرد ہماری مدد  
کرے۔۔۔ کیپشن ٹکلیں نے کیا تو سب چونکہ پڑے۔

” اودہ۔ واقعی اس طرف تو ہمارا خیال ہی نہیں گیا تھا۔  
عمران نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔  
” میں باہر جاتا ہوں۔ میں کوئی تکمیل راستہ نکال اؤں گا۔۔۔ تحریر  
نے کہا۔

” اگر باہر جاتے ہی تم پر ریز ایک ہو گیا تو پھر۔ کیپشن ٹکلیں  
نے بروقت بات کی ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں کچھ سوچنا ہو گا۔  
عمران نے انجامی جیڈہ لیجے میں کہا۔

” عمران صاحب۔ اگر ہم اسی طرح خوفزدہ ہوتے رہے تو پھر  
ہم یہ مشین کی صورت بھی حمل نہیں کر سکیں گے۔۔۔ صاحب نے کہا۔  
” خوفزدہ ہونے کی بات نہیں۔ مسئلہ سوچنے کا ہے۔ ہم اس  
وقت آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں۔ ابھی وہ لوگ مطمئن  
ہیں کہ ہم یہاں بے بس ہیں لیکن مجھے ہی انہیں تمارے بارے  
میں اطلاع طی تو وہ ہم پر نوت پڑیں گے۔۔۔ عمران نے جواب  
ویچے ہوئے کہا۔

” پھر تو تحریر کی بات درست ہے کہ ایک آدمی باہر جا کر معلومات

"سوٹا گو بول رہا ہوں پاس"..... اس نے ڈبے وہندہ کے قریب لے جا کر کھا۔

"کیا روزت لکھا ہے"..... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔  
"یہ لوگ حکمل طور پر بے حس پڑے ہوئے ہیں پس پاں"۔ سوٹا گو نے کہا۔

"محیک ہے۔ انہیں اخفا کر واپس بیک رومن میں لے جاؤ اور کرسیوں پر ڈال کر راڑاڑ میں جکڑ دو اور تم خود اپنے ساتھیوں سمیت وہیں رہو۔ میں چیف کالوگ سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لنس پاس"..... سوٹا گو نے کہا اور باکس پر موجود ہٹن پر پس کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے پیچے چار آدمی موجود تھے۔

"یہ دس افراد ہیں اس نے ہمیں دو تین چکر لگانے ہوں گے۔ چلو انہیں اخفا کر بیک رومن میں لے چلو"..... سوٹا گو نے کہا اور پھر واقعی تین چکروں میں انہیں راہداری سے اخفا کر واپس اس پڑے کر کرے میں پہنچا دیا گیا اور اسے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ عمران اس پار بھی پہلی کرسی پر ہی جکڑا گیا تھا یا شاید اس کی وجہ پر بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ عمران اپنے ساتھیوں میں سب سے آگئے تھا اس نے اسے پہلے اخفا کر ہاں میں لا بیا گیا اس نے اسے پہلی کرسی پر ہی ڈال دیا گیا تھا۔ سوٹا گو اور اس کے ساتھی اب ان کے سامنے

کی تجزی سے باہر آ گئے اور پھر جس قدر تجزی سے باہر نکلے تھے اتنی تھی تجزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگے لیکن تھوڑا آگے جا کر راہداری چیزے ہی مرنے لگی انہیں دوسری طرف سے دوڑتے ہوں۔ قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو نہ صرف عمران خود رک گیا بلکہ ان نے ہاتھ اخفا کر اپنے ساتھیوں کو بھی دیکھ رک لیا اور وہ سب نہ صرف رک گئے بلکہ عمران کی طرح دیوار کے ساتھ گل گئے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سلسل ان کی طرف بڑھ رہی تھیں اور پھر اس سے پہلے کہ دوڑ کر آنے والے موڑ کاٹ کر ان کے سامنے آتے اچانک ایک گینڈی اٹھی ہوئی کافی دور فرش پر اگ کر ایک دھماکے سے پھٹ گئی۔ اس کے ساتھ انہیں عمران کو یہی محosoں ہوا ہیسے اس کے جسم سے یکافت کی نے تو انہیں سلب کر لیا ہوا اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی مانند پیچے فرش پر گرتا چلا گیا اور گرتے ہوئے اس نے اپنے عقب میں موجود اپنا تمام ساتھیوں کو بھی اسی انداز میں پیچے گرتے دیکھا۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اب یکافت رک گئی تھیں۔ عمران کی آنکھیں کمی ہوئی تھیں۔ ذہن کام کر رہا تھا لیکن اس کا جسم حکمل طور پر بے حس درجست تھا۔ اسی لئے اس نے مخصوص یونیفارم میں ملبوس کی آدمیوں کو دوڑ کر آگے بڑھنے ہوئے دیکھا۔ ان کے کامزدھوں سے مشین تھیں لیکن کوئی تھیں۔ ان میں سے ایک نے جیب سے ایک چہا سا ڈبہ نکال کر اس کا کوئی ہٹن پر نہیں کر دیا۔

کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتا اس لئے تو چیف کا لوگ نے بھی گراٹھ ماٹر سے پوچھنے کے لئے صح مک ایکشن ملتوی کر دیا تھا۔“ دوسرا سے آدمی نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے موشے۔ انہیں اس حد تک نمیک کیا جاسکتا ہے کہ یہ بائیں کر سکیں۔ اس طرح وقت بھی گزر جائے گا۔“..... سونا گو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”تو میں پرے کر دوں ان پر۔“..... موشے نے سرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن صرف گرون نیک اس سے نیچے نہیں۔“..... سونا گو نے کہا تو موشے اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جیب سے ایک بڑے سائز کی بوتل نکالی اور پھر اس کا ڈھلن ہٹا کر وہ آگے بڑھا اور اس نے عمران کے چہرے اور گرون پر اس طرح پرے کر دیا جیسے پر فوم پرے کیا جاتا ہے۔ عمران کو تین ٹھنڈک کا احساس ہوا جبکہ موشے آگے بڑھ گیا تھا اور پھر اس نے ہاری ہاری سب پر اس طرح پرے کر دیا اور بوتل کا ڈھلن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال کر واپس آ کر سونا گو کے ساتھ والی کری پر پیشہ کیا۔ عمران کو چند لمحوں بعد ہی محض ہو گیا کہ اس کا سر گرون نیک حرکت میں آ گیا ہے اور منہ کے اندر موجود اس کی زبان بھی جو پیکے ہے حس و حرکت تھی اب آہستہ آہستہ حرکت میں آئی جا رہی تھی۔

رکھی ہوئی کرسیوں پر پیشے ہوئے جسے کر کرے میں بھلی سی سینی کی آواز سنائی دی تو سونا گو نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہی چھوٹا سا باکس نکال کر اس کا بھی پریس کر دیا۔

”سونا گو بول رہا ہوں باس۔“..... سونا گو نے کہا۔

”چیف اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ اپنے پیدا روم میں ہے اس نے اس سے رابطہ نہیں ہوا۔ تم البتہ اپنے ساتھیوں سمیت بیک روم میں ہی رہو گے۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”لیں باس۔“..... سونا گو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور متن ددبارہ پریس کر کے اس نے ڈبے کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

”اب صح تک بھیں بیہاں ڈیوٹی دینا پڑے گی۔“..... سونا گو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بے حد کوہت ہو رہی ہو۔

”باس۔ یہ لوگ تو بے ہوش تھے اور راؤز میں جکڑے ہوئے تھے پھر یہ ہوش میں کیسے آ گئے اور ان راؤز سے کیسے آزاد ہو گئے۔“..... ایک آدمی نے سونا گو سے قاطب ہو کر پوچھا۔

”لیکن ہات تو کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہی۔ یہ تو بس اچانک مشینری انچارج نے ہال کی پوزیشن چیک کرنے کے لئے لائٹ کھوئی تو یہ لوگ ہوش میں اور آزاد نظر آئے۔“..... سونا گو نے جواب دیا۔

”ایس۔ کیوں نہ ان سے پوچھ لیا جائے۔ یہ ہے تو ہاتھ بات کیونکہ ان ریز سے بے ہوش ہونے والا دس بارہ گھنٹوں سے پہلے

”موشے۔ اے پانی پلا دو۔ سوناگو نے ساتھ بیٹھے ہوئے  
موشے سے کہا۔

”چیک ہے۔“ موسے نے اٹھتے ہوئے کپا اور پھر وہ تیز تیز  
قدم اٹھاتا ہوا اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب اور پانی  
کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے پانی کی ایک بوتل اٹھائی اور واپس  
مڑکر وہ عمران کے قرب آ کر رک گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن  
ہٹایا اور بوتل کا دہانہ عمران کے منہ سے لگا دیا۔ عمران واقعی اس  
طرح پانی پیتا چلا گیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے اور اس وقت  
تک اس نے بوتل سے منہ بیٹھیں ہٹایا جب تک بوتل میں موجود پانی  
کا آخری قطرہ بھی اس کے حلقوں میں نہ اتر گیا۔ جب بوتل خالی ہو  
گئی تو موسے نے بوتل چھائی اور اسے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی  
لی تو کری میں اچھاں والوں خود واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ہاں۔ اب تناو۔“ سوناگو نے پوچھا۔

”مجھے جب ہوش آیا تو میری گردن کے عقی طرف مجھے چین کا  
احساس ہوا اور میرے راؤز بھی کھلے ہوئے تھے۔ میں نے جب  
ہاتھ لگا کر اپنی گردن کو چیک کیا تو وہاں ایک بیچہرہ میری گردن  
کے اندر اتار دی گئی تھی اور جس کسی نے بھی ایسا کیا تھا اس نے  
واقعی ہمارے ساتھ ہمدردی کی تھی۔ اس بیچہرہ کی مسلسل چین کی  
 وجہ سے بے ہوشی کا سرکٹ شتم ہو گیا اور میں ہوش میں آ گیا۔ پھر  
ای ترکیب سے میں نے اپنے ساتھیوں کو بھی ہوش دلا دیا اور ان

”یہ کون ہی ریز ہیں جن سے تم نے ہمیں بے حس کیا ہے۔“  
اچانک عمران نے کہا تو سوناگو، موسے اور اس کے باقی ساتھی چیک  
کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

”تم اس گروپ کے لیڈر ہو۔ کیا نام ہے تمہارا۔“ سوناگو نے  
کہا۔

”میرا نام ہائیکل ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ یہ کون ہی ریز  
ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ہمیں نہیں معلوم۔ مشینی ہاؤس کے انچارج شاگوم کو معلوم  
ہو گا۔ لیکن تم تناو کہ تم سب تو بے ہوش تھے پھر کیسے ہوش میں آ  
گئے اور کیسے ان راؤز سے تم نے چھکارہ حاصل کیا۔“ سوناگو فوراً  
ہی اپنے مطلب کی بات پر آ گیا۔

”مجھے شدید پیاس لگ رہی ہے۔ کیا تم انسانی ہمدردی کے تحت  
مجھے ایک بوتل پانی پلا دے گے۔“ عمران نے اس کی بات کا  
جواب دینے کی بجائے الاقرائیش کرتے ہوئے کہا۔

”ایک شرط پر پانی مل سکتا ہے کہ تم جس تھج تناو کہ تم کیسے ہوش  
میں آئے اور تم نے راؤز سے چھکارہ کیسے حاصل کر لیا۔“ سوناگو  
نے کہا۔

”تم مجھے پانی پلا دو۔ میرا وعدہ کہ میں سب کچھ پوری تفصیل  
سے بتا دوں گا۔ پیاس کی وجہ سے میرا دل ڈوب رہا ہے۔“ عمران  
نے قدرے تکلیف بھرے لجھ میں کہا۔

ہیلے کوارٹر میں رہاتی ہے۔ یہاں تو وہ صرف موٹے سے مٹے آتی ہے کیونکہ موٹے اس کا دوست ہے۔... سونا گو نے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسے یہاں بلاؤ سکتے ہو؟"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس وقت رات ہے اور راستہ کلوڑ ہے۔"..... سونا گو نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں باقاعدہ گیس سے بے ہوش کیا ہے جبکہ یہاں راہداری میں ہمیں لائٹ کے ذریعے چیک کیا گیا ہے لیکن پہلے ہم چیزیں ہی بلیک ہاؤس کے برآمدے میں پہنچنے تھے چھت سے ہم پر ریز ڈال کر ہمیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا بلیک ہاؤس کے اندر ایسا کوئی سُٹم نہیں ہے جیسا برآمدے میں ہے۔"

عمران نے کہا۔

"اندر کسی غیر متعلق آدمی کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں سب اپنے ہی لوگ ہیں۔ برآمدے میں بھی خفظ مقام کے طور پر آپ شش لگایا گیا ہے۔ البتہ یہاں بلیک روم میں چیکنگ سُٹم موجود ہے۔"..... سونا گو نے جواب دیا۔

"تم لوگوں نے بلیک وے کیسے کراس کیا ہے۔ وہاں سے تو کوئی یہاں بکھر زندہ بچنے ہی نہیں سکتا۔"..... اچانک موٹے نے پوچھا۔

"یہ بات ہمیں خود بھی معلوم نہیں ہے۔"..... عمران نے مند

کے راہز بھی کھول دیئے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہمارا یہ ہمدرد کون ہے۔ میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔"..... عمران نے آہستہ آہستہ بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس قدر زیادہ پال معدے میں جانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کے جسم میں موجود ہے جسی ختم ہو جائے گی اس لئے وقت حاصل کرنے کے لئے " آہستہ آہستہ بول رہا تھا۔

"موٹے۔" تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہاری درست لڑکی لوگی ان کو دیکھنا چاہتی ہے۔ کہنیں اس نے تو یہ کام نہیں کیا۔"..... سونا گو نے سماجھ بیٹھے ہوئے موٹے کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لمحہ میں کہا۔

"وہ کیوں کرے گی ایسا۔ اس کا کیا تعلق ہے ان سے کہ وہ ان سے ہمدردی کرتی اور پھر میں اس کے سماجھ اندر آیا تھا۔ وہ صرف دروازے کے قریب رک رک کر انہیں دیکھتی رہی پھر میرے سماجھ کو یہاں سے باہر جلی گئی تھی۔"..... موٹے نے جواب دیتے ہوئے کہ لیکن عمران اس کے لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ سونا گو سے کچھ چھپا یا رہا ہے۔ گواں کی بات درست تھی کہ ان کا کوئی تعلق یہاں مولیٰ اولیٰ نام کی کسی لڑکی سے نہ تھا لیکن بہر حال موٹے کچھ نہ کچھ پچھا ضرور رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگی ہماری خفیہ ہمدرد ہو۔"..... عمران نے کہا۔ "نہیں۔ اس کا تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور پھر وہ ا"

سادہ آدمی تھا۔

”ہاں۔ میں نے پہلے بھی وعدے کے مطابق ہتا دیا تھا۔ اب بھی میرا وعدہ ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یکین تم یہ راذز کیوں اپنے کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا۔۔۔ سونا گو کے بولنے سے پہلے موشے نے پوچھ لیا۔

”ہم تو بے حس و حرکت ہیں لیکن راذز دیکھ کر ہمیں یہ احساس ہو رہا ہے کہ تم ہم سے اس حالت میں بھی خوفزدہ ہو اور میں نہیں چاہتا کہ سونا گو جیسا دیر آدمی اس طرح خوف کا مظاہرہ کرے۔۔۔ عمران نے سونا گو کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”موشے۔ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے راذز ہٹا دو۔ یہ

واقعی ہماری حیات ہے کہ بے حس و حرکت لوگوں کو ہم نے راذز میں جکڑ رکھا ہے۔۔۔ عمران کی توقع کے عین مطابق سونا گو نے کہا تو موشے سر ہلاتا ہوا انہیں کھرا ہوا اور پھر اس نے دصرف عمران کے عقب میں آ کر اس کے راذز ہٹا دیئے پہلے ایک ایک کر کے اس نے عمران کے تمام ساتھیوں کے راذز بھی ہٹا دیئے جکہ عمران راذز ہٹنے کے باوجود ویسے ہی بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کی تجزیہ نظریں عقی طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ان تین افراد پر ہی ہوئی تھیں جن کے ساتھوں میں مشین تھیں تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے تمام ساتھی واقعی بے حس و حرکت ہیں اس لئے اگر اس سے معمولی سی غفلت بھی ہو گئی تو مشین گن کا ایک برسٹ اس کے

ہتھے ہوئے جواب دیا۔ اسے اب پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ پانی نے اپنے اثرات دکھا دیے ہیں اور اس کا پورا جسم اب عمل طور پر حرکت کر سکتا تھا لیکن یہ لوگ سامنے پیشے ہوئے تھے اور راذز کی وجہ سے وہ بے بس تھا۔ اگر وہ ناگہ کو حرکت دیتا تو لاحوال وہ چونکہ پڑتے کہ اس کی ناگہ کیسے حرکت میں آگئی ہے اور یہ بات بہر حال عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تھی اس لئے وہ خاموش بیٹھا تھا سوچ رہا تھا کہ کسی طرح اس پچوچہش کو کو کر کے کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا۔

”کیا تم ایک کام کر سکتے ہو۔۔۔ اچانک عمران نے سونا گو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ کیا۔۔۔ سونا گو نے چونکہ کر پوچھا۔

”ہمارے جسم تو محل طور پر بے حس ہیں اس لئے ان راذز کے ہونے کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر تم یہ راذز ہٹا دو تو میں تمہیں وہ ترکیب ہتا دوں گا جس کے ذریعے ہم نے تینہرو عافیت بلیک وے کو کراس کیا ہے اور یقین کرو جب تم یہ ترکیب اپنے باس کو بتاؤ گے تو وہ بھی جمران رہ جائے گا اور ہم نے تو بہر حال بلاک ہو جانا ہے کیونکہ ہم تو پہنچے جا چکے ہیں لیکن تم وہاں ایسا انتقام کر سکتے ہو کہ آئندہ اس طرح کوئی بلیک وے کر اس نہ کر سکے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا تم واقعی ہٹا دو گے۔۔۔ سونا گو نے کہا۔ وہ واقعی بے حد

کو دھکا دینے سے گر پاتی ہیں۔ یہ سب کچھ واقعی پلک جھپٹے میں  
ہی دفعہ پنیر ہو گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھا میشین گن  
کی رہیت کے ساتھ ہی کہہ اپنی چیزوں سے گونج آتا۔  
ایک ہی برسٹ میں شصرف زمین پر گرنے والے سخت افراد چھلنی  
ہو گئے تھے بلکہ ائمہ ہوتے سونا گو اور موشے میں سے موشے چھٹا  
اوپلٹ کر کری سمیت پیچے جا گرا جبکہ سونا گو اپنے آپ کو  
چھٹانے کے لئے خوط لگانے کی کوشش کی لیکن عمران کا بازو گھومنا اور  
سونا گو سر پر میشین گن کی نال کی چھٹ کھا کر پیچے فرش پر جا گرا اور  
اس سے پہلے کہ وہ امتحان عمران نے اچھل کر اس کی کپڑی پر بھر پور  
خداز میں لات ماری اور پیچے گزر کر پلٹ کر ائمہ کی کوشش کرتا ہوا  
سونا گو ایک پار پھر چھٹا ہوا پیچے گرا اور اس کا جسم ایک جھپٹا کھا کر  
ساخت ہو گیا۔ اب کمرے میں سوائے سونا گو کے ہاتھ سب افراد  
لی لاشیں پڑی نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے یکفیت میشین گن کی نال  
ارٹ چھٹ کی طرف کیا اور ایک پار پھر رہیت رہیت کی آوازوں  
کر کہہ گونج آتا اور اس کے ساتھ ہی چھٹ سے اس بلب کے  
اے پیچے آ گرے جس کے جلنے سے اس کمرے کو پہلے چیک کیا  
ا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے مڑا اور اس نے سب  
چکا تھا بلکہ اس نے پوری قوت سے دوسرا ہاتھ سے اسے دہا  
بھی دیا تھا۔ وہ سب پیچھے ہوئے ایک دوسرے سے گمرا کر اس  
فرج پیچے گرے جیسے ایک دوسرے کے سہارے کھڑی ایشیں ایک

تمام ساتھیوں کو نگل جائے گا اور اس کے ساتھی حرکت بھی نہ کر سکیں  
گے اور پھر جب نیک موشے والوں آ کر کری پر بیٹھ عمران کے  
ذہن میں ایک لاتجہ عمل آ گیا تھا۔

”ارے۔ یہ کیا“..... عمران نے یکفیت چیز کر کیا اور اس کے  
ساتھ ہی وہ اس طرح کری سے اٹھ کر ان تینوں کی طرف بھاگ  
پڑا جیسے کوئی عجیب بات دفعہ پر ہو گئی ہو۔ اس کی رفتار اس قدر  
تیز تھی کہ پلک جھپٹے میں وہ ان تینوں کے پاس پہنچ گیا جبکہ اس کا  
انداز اس قدر فطری تھا کہ سونا گو اور موشے دونوں صرف گردیں  
مودود کر دیکھ رہے تھے ان کے ذہنوں میں یہ بات نہ آئی تھی کہ بے  
حس و حرکت آدمی آخر کیسے اٹھ کر بھاگ پڑا تھا اور عمران کو ایسا  
اس لئے کرنا پڑا تھا کہ ان کے بے حس و حرکت ہونے کے بعد ان  
کی چیزوں سے تمام الحیر نکال لیا گیا تھا اور اس کے ساتھیوں کی  
پشت پر موجود تھیں بھی انہار کر ان سب کو واپس الماری میں رکھ دیا  
گیا تھا اس لئے عمران کو معلم تھا کہ اس کی جیتنی خالی ہیں اور اس  
لئے اسے ایک میشین گن ان سے حاصل کرنا ضروری تھا۔ دیوار کے  
ساتھ کھڑے تینوں میشین گن بردار بھی جیرت سے بت بنے کھڑے  
تھے۔ دوسرے لئے عمران نہ صرف ایک آدمی سے میشین گن کو  
چکا تھا بلکہ اس نے پوری قوت سے دوسرے ہاتھ سے اسے دہا  
بھی دیا تھا۔ وہ سب پیچھے ہوئے ایک دوسرے سے گمرا کر اس  
فرج پیچے گرے جیسے ایک دوسرے کے سہارے کھڑی ایشیں ایک

نے سکراتے ہوئے کہا تو سونا گو کا پیچہ جرت کی شدت سے دلقی  
بھروس گیا۔

"تم نے سب کو ہلاک کر دیا۔ تم کیا چاہتے ہو؟..... سونا گو  
نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

"بیک ہاؤں کے بارے میں تمام تفصیلات تا دو کہ یہاں اور  
کتنے افراد موجود ہیں اور یہ بھی بتا دو کہ یہاں سے مشینزی ہاؤں  
میں چانے کا زیرِ شمن راست کون سا ہے اگر تم یہ سب پچھے درست  
پڑا تو تمہارا خدا ہے کہ جنہیں زندہ رکھا جائے گا درست دوسری صورت  
میں اپنے ساتھیوں کا انعام دیکھ لو وہ لاشون میں تبدیل ہو چکے ہیں  
اور لاشیں زندگی سے الحف حاصل نہیں کر سکتیں"..... عمران نے زرد  
لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صدر اور تیر ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے  
اور پھر عمران کے پچھے کہنے سے پہلے ہد وہ دونوں الماری کی طرف  
دوڑ پڑے تاکہ دہاں سے یانی کی بوتلیں اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو پا  
کر انہیں بھی حرکت میں لاکیں کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ یہاں  
گزرنے والا ہر لمحے سے حس افراد کے لئے انتہائی حرثناک ہافت ہو  
سکتا ہے۔ لیکن عمران نے انہیں بتایا کہ وہ موئیے کی جب سے  
پہرے نکال کر باقی ساتھیوں پر پہرے کر دیں تاکہ وہ فوری حرکت  
میں آ سکیں۔

"تم مجھے زندہ چھوڑ دے گی لیکن چیف کا لوگ مجھے زندہ نہ  
چھوڑے گا اس لئے میں پچھوٹنیں بتا سکتا"..... سونا گو نے کہا۔

کہ اس کے ملن پر چھر مار کر راڑز سے سونا گو کو بکھڑا دیا اور پھر وہ  
بھاگتی ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے پانی کی  
دو بوتلیں اٹھائیں اور ان کے ڈھکن کھول کر اس نے ایک بھل  
اپنے ساتھ موجود صدر کے منہ سے لگا دی اور دوسری اس کے ساتھ  
پیشے ہوئے تجویز کے۔

"پوری بوتل پی جاؤ۔ ابھی تمہارے جسم نمیک ہو جائیں  
گے"..... عمران نے کہا اور چب دنوں بوتلیں کا پانی صدر اور تیر  
کے طبق سے میچے اتر گیا تو اس نے دو نوں خالی بوتلیں ایک طرف  
پھیک دیں اور مڑ کر اس نے کری پر جکڑے ہوئے بے ہوش  
سونا گو کے چہرے پر زور زور سے تھپٹ مارنے شروع کر دیے  
تیر سے یا چوتھے تھپٹ میں سونا گو چیڑا ہوا ہوش میں آ گیا اور ہوش  
میں آتے ہی اس نے بے اقتدار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر  
راڑ میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہا گیا تھا۔  
"یہ یہ سب کیا ہے۔ تم کیسے حرکت میں آ گئے۔ تم تو حک  
میں آئی نہیں کتے تھے"..... سونا گو نے انتہائی جرت ہجرے  
میں کہا۔

"تم نے ہمارے چہروں اور گردن پر پہرے کر کے مجھے تنا  
کر دیں بے حس کرنے کے لئے کون سی ریز استعمال کی گئی ہے؟"  
خاصی مقدار میں پانی کا پینا بھی اس کا ایک توڑ ہے۔ ابھی ہر  
ساتھی بھی اس پانی کی ہمارے پر حرکت میں آ جائیں گے".....

"کالوگ خود زندہ رہے گا تو تمہیں پہنچ کرے گا۔ میرا وعدہ کہ تم واپسی میں تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔"..... عمران نے کہا۔  
 "لیا تم واپسی وعدہ کرتے ہو۔"..... سونا گونے ایسے لجھ میں کہا  
 چیزے اسے لفین ہو کہ عمران اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔  
 "میں بار بار اپنی بات دوہرایا نہیں کرتا۔"..... عمران کا لجہ  
 یکلخت سرد ہو گیا تو سونا گونے اس طرح یوتنا شروع کر دیا چیزے نیپ  
 ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔

مشینزی ہاؤس کا انچارج شاگوم اپنے بیڈ رومن میں بستر پر گھرنی  
 نہیں سو رہا تھا۔ سائیڈ نیچل پر ایک نیک ہلکا شراب کی تین خالی بوتلیں  
 پڑی ہوئی تھیں۔ شاگوم کی عادت تھی کہ وہ رات کو سونے سے پہلے  
 بے تحاش شراب پیتا تھا اور پھر بے ہوش ہو کر سوچا جایا کرتا تھا۔ اس  
 کی یہ عادت اس قدر پختہ ہو چکی تھی کہ اگر وہ شراب نہ پیتا یا کم  
 پیتا تو پھر ساری رات اس کی پلک نہ جھکتی تھی۔ اس وقت بھی وہ  
 بے ہوشی کے عالم میں سویا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے ایک ذہبے  
 میں سے تین تھنٹی کی آواز نکلنے لگی۔ گو یہ آواز اس قدر اوپر تھی کہ  
 ہمرا کمرہ اس آواز سے گونج رہا تھا لیکن شاگوم اس طرح سویا ہوا  
 تھا جیسے وہ کافلوں سے بہرہ ہو۔ کچھ دریں تھنٹی کی آواز گونجتی رہی  
 ہر یک لمحت آواز بند ہو گئی لیکن دوسرے لمحے شاگوم کے جسم کو اس  
 طرح زور دار جھکایا گیا جیسے اچانک اس کا ہاتھ ہزاروں دلخیز کی

کپاں سے اور کیسے بلکہ ہاؤس میں پہنچ گئے۔۔۔ شاگوم نے حق کے مل چیختے ہوئے کہا۔

"آپ بیباں مشین روم میں آ جائیں اور سب کچھ اپنی آنکھوں سے دکھان لیں۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا تو شاگوم نے رسور کریل پر چلا اور پھر دروازہ کھول کر پاہر راہداری میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میں مشین ہاں میں داخل ہوا۔ یہ ہاں بے حد سچ و عریض تھا اور اس پورے ہاں میں دیواروں کے ساتھ اور دیوان میں مشینیں موجود تھیں جو سب چل رہی تھیں۔ اور دیواروں پر بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں جن پر چاہ جانکل کے مختلف سپاٹ نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر مشینیں آنونیک تھیں لیکن چند مشینیں ایسی تھیں جن کے سامنے سلوکوں پر آؤتی تھیں ہوئے انہیں آپ بہت بھی کر رہے تھے اور مانیز بھی۔ ایک طرف کوئی میں شیخ کا دروازہ تھا۔ یہ میں کنٹرول روم تھا جسے ایم سی آر کہا جاتا تھا۔ بیباں سے تمام مشینوں کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ شاگوم تجزیہ قدم اٹھاتا ہوا اسی طرف پڑھ گی اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو بیباں وہ بڑی مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں جن کے سامنے ایک بڑی سی میز کی ہوتی تھی۔ میز پر مستطیل شکل کی ایک کافی بڑی مشین رکھی ہوئی تھی جبکہ میز کی دوسری طرف کریس میں موجود تھیں اور ان میں سے ایک پر ایک اور جزو غر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ سانگک تھا مشین روم کنٹرول۔ شاگوم جیسے ہی ایم سی آر میں داخل

اوپنی تار سے چھو گیا ہو۔ پھر یہ جنکلے بڑھتے چلے گئے اور دیا تھی جنکلوں کے بعد شاگوم کے جسم میں یکخت حرکت کی ہوئی اور پھر ایک اور زور دار جنکلہ لگنے سے وہ اچھل کر اٹھ گیا۔ دوسرے لئے اس نے پاٹھہ بڑھا کر اس ڈبے کی سائینڈ میں موجود ہلن ریس کر دیا تو ڈبے سے نکلنے والی نظر نہ آئے والی ریز تھکنی بند ہو گئی۔ اس کے پیروے پر غصے کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات تمایاں تھے کیونکہ اتنی بات وہ سمجھتا تھا کہ اس ڈبے کو اس وقت استعمال میں لایا جاتا ہے جب تاک ایکر چنسی ہو سکتی ہے اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ تاک ایکر چنسی کیا ہو سکتی ہے۔ اس نے بیدے سے اتر کر نیزی سے دروازے کے قریب میز پر موجود فون کی طرف ہاتھ بڑھا کر فون کا رسور اٹھایا اور کیے بعد دلگیر دے دہن پر لیں کر دیے۔

"سامنگ بول رہا ہوں۔۔۔ ایک مردواد آزاد سنائی دی۔۔۔" کیا قیامت نوت پڑی ہے تم پر کہ تم نے مجھ پر شاگنگ رہ استعمال کر رہا ہیں۔۔۔ شاگوم نے وحاظتے ہوئے لجھے میں کہا۔

"چیف۔ بلکہ ہاؤس پر دشمن ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ پیوف کا لوگ سمیت دہاں کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔" دوسری طرف سے سانگک نے جواب دیا تو شاگوم کو یون محسوس ہے جیسے کسی نے پکھلا ہوا سیسہ اس کے کاؤں میں انڈیلیں دیا ہو۔ اس کا چہرہ اس بری طرح سے گلزار ہے جیسے وہ انسانی چہرہ ہی نہ ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نئے میں ہو۔ کون دشمن ایجنٹ اور

ہوا اور میں نے فوراً سرچ میشن آن کر دی۔ جب سکرین پر کاؤگ اور اس کے ساتھیوں کی لائیٹ نظر آتی شروع ہو گئیں۔ بیک باوس میں دو اپنی عورتیں اور آنھ مرد بھی نظر آ رہے تھے۔ پھر اچاک ایک مظہر دیکھ کر میں چونک پڑا۔ وہ دو عورتیں اور آنھ مرد بیک باوس سے شیش ہاؤس میں داخل ہونے کے لئے پوشل کو روپیہ در میں دائل ہو چکے تھے۔ لیکن وہ ابھی تک سینکڑ فیٹ کے قریب نہ پہنچے تھے۔ میں نے فوری طور پر سینکڑ فیٹ کلوز کر دیا اور انہیں رکنا پڑا اور پھر یہ لوگ واپس اسی کمرے میں آ گئے تھے۔ یہ صورت حال دیکھ کر میں نے آپ کو پوشل کا ہذر کی مدد سے چھانا ضروری سمجھتا کہ آپ سے اس سلسلے میں ہدایات لی جائیں۔ سامنے مسلسل یوں ہوئے کہا۔

”لیکن یہ تیں کون اور یہ بیک باوس تھے؟“ کیسے گئے اور پھر انہوں نے وہاں اس طرح کی کارروائی کیسے کر لی؟“ شاگوم نے ہوش چھاتے ہوئے کہا۔

”چیف۔“ کاؤگ کا استنشت سونا گو ایک کمرے میں راڈز میں چکرا ہوا موجود تھا۔ اسے اسی حالت میں گولیاں ماری گئی تھیں۔ اس کمرے میں دو ایکس ویو میشن موجود ہے۔ میں نے اسے چیک کیا تو پہت چلا کہ ان لوگوں کا قلعن پاکیشا سے ہے۔ یہ کسی پارسراہ طریقے سے بیک دے سے سمجھ سلامت میکت ہاؤس تھے۔ میں داصل ہے اور پھر انہیں وہاں بے ہوش کر کے راڈز میں چکر دیا ہے۔ لیکن

ہوا سامنگ انھ کھڑا ہوا۔ اس کے پھرے پر گہری سینجیدگی طاری تھی۔ ”یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تمہارا داماغِ تھیک ہے؟“..... شاگوم نے اندر داخل ہوتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سامنے دیکھنے چیف۔“ سامنے ایک میشن پر موجود سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور شاگوم کی نظریں جیسے تھیں اس سکرین پر پہیں اس کے پھرے پر تیزی سے انتہائی حرمت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ یہ ایک بڑے بال نما کمرے کا مظہر تھا جہاں آنھ لاٹیں پڑی ہوئی تھیں اور ان میں سے ایک لاٹ بیک باوس کے چیف کا لوگ کی تھی جو صاف پہنچانی چاہری تھی۔

”یہ یہ تو کا لوگ اور اس کے ساتھی تھے۔ یہ سب کیا ہوا ہے؟“ شاگوم نے انتہائی حرمت بھرے لہجے میں کہا تو سامنے موجود میشن کا ایک بین پریس کیا تو سکرین پر مظہر تبدیل ہو گیا۔

اب ایک اور کمرے کا مظہر سکرین پر اچھر آیا جس میں دو عورتیں اور آنھ مرد موجود تھے۔ وہ ایک دوسرے سے پاشن کرتے میں صروف تھے لیکن ان کی آوازیں سنائی نہ دو رہی تھیں۔

”یہ کون ہیں اور کیا بول رہے ہیں؟“..... شاگوم نے حرمت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف۔“ میں نے چیف کا لوگ کے ایک استنشت سے ایک میشن کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے رابطہ میشن آن کی تو میں نے تیز فائر گمک اور انسانی چینوں کی آوازیں شیئ۔ میں بہت حیران

رنپے کہ کہا تھا لیکن مجھے یہ تصور بھی نہ تھا کہ یہ لوگ چنگل کی طرف سے اندر داخل ہونے کی بجائے بیک وے کے ذریعے اس انداز میں اندر داخل ہوں گے۔ شاگوم نے تیر بجھ میں کہا۔  
”اب کیا کرتا ہے چیف“..... سانگ نے پوچھا۔

”کیا کرنا ہے۔ یہ تم نے اختیالی احتفاظ سوال کیا ہے۔ انہیں فوری طور پر بلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے۔“..... شاگوم نے اختیالی غصیلے بجھ میں کہا۔

”لیکن تم یہاں سے انہیں بلاک نہیں کر سکتے۔ اس کی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم سینٹنٹ فیر اوپن کر کے اپنے سچ آدمی بیک ہاؤس میں بھیجن جو انہیں بلاک کر دیں۔“ وہ سری سوت یہ کہ سینٹنٹ فیر اوپن کر کے انہیں مشین ہاؤس میں داخل ہونے دیں اور پھر یہاں انہیں بلاک کروں۔“..... سانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ اختیالی تربیت یافتہ ایجنت ہیں۔ ہمارے آدمی فینڈ کے لوگ نہیں ہیں بلکہ یہیں کیل آدمی ہیں اس لئے اس صورت حال کا ایک حقیقی عمل ہے کہ انہیں یہاں آئے دو اور پھر یہیں ہی وہ سینٹنٹ فیر سے اندر داخل ہوں تم ان پر بلاک کر دیتے والی رین فائزر کر دینا۔“..... شاگوم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی سبے حد سمجھدار آدمی تھا اس لئے اس نے درست فیصلہ کیا تھا۔

”تمہارے ہاتھ میں باکس کر دینے والی رین نہیں ہیں چیف کیونکہ یہ

یہ پھر پام ار انداز میں نہ صرف ہوش میں آگے بلکہ انہیوں نے راڑا زیگن کھولنے لئے لیکن انہیں ایک بار پھر سچش رین ایکس کے ذریعے بے حس و حرکت کر کے دوبارہ راڑا زیگن میں جکلا دیا گیا۔ پچھلے بیک باداں کا چیف اور ذیپی چیف دونوں بیدر روم میں تھے اس لئے سونا گو اور اس کے پانچ آدمی وہیں بال میں بینچ کر ان کی گھر انی کرنے لگے لیکن پھر بے حس آدمیوں میں سے ایک آدمی اچانک حرکت میں آیا اور پھر سوائے سونا گو کے باقی سب کو بلاک کر دیا گی۔ سونا گو کو بے ہوش کر کے راڑا میں بند دیا گیا اور پھر اسے ہوش میں لا کر اس سے انہیوں نے بیک ہاؤس سے مشین ہاؤس پہنچنے کا سچش وے معلوم رہے اسے بھی بلاک کر دیا۔ اس کے بعد انہیوں نے وہاں فل آپریشن کیا اور پورے بیک ہاؤس میں موجود ہر آدمی کو چیف کا لوگ سمیت بلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ لوگ سچش وے سے مشین ہاؤس میں آرہے تھے کہ میں نے سینٹنٹ فیر کلوز کر کے انہیں روک دیا ہے۔“..... سانگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے لہا۔

”ان کا مقصد یا ہے۔“..... شاگوم نے پوچھا۔  
”یہ بینہوارز میں موجود ایک ایشیائی آدمی سرسلطان کو رہا کرنا چاہجے ہیں۔“..... سانگ نے جواب دیا تو شاگوم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اوہ۔ اب بات سمجھے میں آئی ہے۔ مجھے گرامنہاڑ نے الٹ

سماں نے جواب دیا تو شاگوم نے اثبات میں سر بلا دیا۔  
”ارے ہاں۔ تم نے تھرڈ فیٹ کیا ہے یا نہیں؟“..... یکھت  
شاگوم نے چوک کر سماں سے پوچھا۔

”تھرڈ فیٹ کیوں چیف؟“..... سماں نے جیر انہوں کو پوچھا۔  
”پچھے بھی ہو سکتا ہے۔ جب تک یہ لوگ ہلاک نہ ہو جائیں  
تب تک تھرڈ فیٹ کو تکل آف رہتا چاہے۔“..... شاگوم نے تھیں مجھے  
میں کہا۔

”لیکن چیف۔ پھر یہ بھی کوارٹر سے ہی اوپن ہو سکے گا۔ ہم  
اسے ہیاں سے کسی بھی صورت اوپن نہ کر سکیں گے۔“..... سماں  
نے جواب دیا۔

”مجھے معلوم ہے۔ تم بے قلوب ہو۔ ان کی بلاست کے بعد میں  
گراہن ماہر سے رابط کر کے جب ان کی موت کی اطلاع دوں گا تو  
پھر وہ خود تھرڈ فیٹ وکھول دیں گے۔“..... شاگوم نے کہا تو سماں  
نے اثبات میں سر بلا دیا۔

”اوے۔ میں ابھی اسے کلوز کر دیتا ہوں۔“..... سماں نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مشین کا آپریٹ کرنے لگا۔

”تھرڈ فیٹ کلوز ہو گیا ہے چیف۔“..... سماں نے تھوڑی دیر بعد  
ہاتھ پہنچاتے ہوئے کہا۔

”اب ان ایجنتوں کو چیپ کرو۔“..... شاگوم نے کہا تو سماں  
نے اثبات میں سر بلا دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین کے

تو سوچا ہی نہیں جا سکتا کہ یہاں تک کوئی دشمن بھی بھیک سکتا ہے۔  
البتہ بے ہوش کر دیتے والی ریز موجود ہیں۔“..... سماں نے جواب  
دیا۔

”ایک ہی بات ہے۔ بے ہوش ہو جانے کے بعد انہیں ہلاک  
کرنا تو کمی مارنے سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا۔“..... شاگوم  
نے مدد نہاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا علم۔ میں یکنہ فیٹ کھول دیتا ہوں۔“.....  
سماں نے کہا۔

”لیکن ذیال رکھنا۔ انہیں اندر وہاں پکوچھی کر سکتے ہیں۔“..... شاگوم نے  
چاہئے درست وہ لوگ پکوچھی کر سکتے ہیں۔“..... شاگوم نے کہا۔

”آپ بے قلوب ہیں۔ وہ یکنہ فیٹ میں داخل ہونے کے بعد  
صرف دن بارہ قدم ہی اپنی سکیں گے۔ اس کے بعد سنپچوگ ریز  
سے ان کا دم گھٹ جائے گا اور یہ فوراً بے ہوش ہو جائیں گے۔“.....  
سماں نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ پلٹو شروع کرو کام۔“..... شاگوم نے اثبات میں سر  
ہلاتے ہوئے کہا تو سماں نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا  
اور سکرین پر یکنہ فیٹ اوپن ہوتا دھانی دینے لگا۔

”اب انہیں کیسے معلوم ہوگا کہ یکنہ فیٹ اوپن ہو چکا ہے۔“.....  
شاگوم نے کہا۔

”اس کے اوپن ہونے کی مخصوص آواز انہیں بخیچ لائے گی۔“

لئے تڑپے اور پھر ساکت ہو گئے۔

"گذ سانگ۔ تم نے واقعی کارنامہ مراجعت دیا ہے۔" شاگوم نے بے اختیار سانگ کا کامنا چھپتے ہوئے کہا تو سانگ کا ساتھ ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اب اس کو یہ دور کا راستہ کھو چکا ہے میں خود چاکر اپنے ہاتھوں سے انہیں بلاک کر سکوں۔" شاگوم نے کہا۔

"میں چیف۔ میں بھت ساتھ جانا ہو گا۔" سانگ نے کہا تو شاگوم چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب؟" شاگوم نے جوت بھرے بجھ میں پوچھا۔

"بہب تک یہاں میشین آف نیل ہو گئی دروازہ نہیں کھل سکے گا اور میشین آف ہونے کے بعد دروازے کو مخصوص بھنگیک سے ہی کھولا جاسکتا ہے اور وہ بھنگیک بھتھتی ہی معلوم ہے۔" سانگ نے جواب دیا۔

"یہ چکر کیوں رکھا گیا ہے؟" شاگوم نے ہونٹ چھاتے اورے کہا۔

"تاکہ ہر قسم کا خطرہ ختم ہوئے۔" سانگ نے جواب دیا۔

"نھیک ہے۔ جلو۔" شاگوم نے سر ہلاتے ہوئے میشین کو آف کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یہے بعد

یہے بعد دیگرے دہن پریس کر دیئے۔ دوسرا لمحے سکرین پر ایک کوریڈور نظر آئے لگ گیا جس کے اندازام پر ایک کھلا ہوا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ یہ سیکنڈ فیر کا آغاز تھا۔

"ان ایجنٹوں کو چیک کرو کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔" شاگوم نے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اسی لمحے دروازے سے مسلسل افراد اندر آتے وکھائی دیئے۔ سب سے آگے ایک آدمی تھا جس کے باٹھ میں میشین پسل تھا۔ اس کے پیچے دو گورنمنٹ ٹیکس جو خالی ہاتھ تھیں اور ان گورنمنٹ کے پیچے سات بے ترکیلے آدمی تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میشین ٹیکس تھیں اور وہ سب بے حد چوک کتا اور ہوشیار نظر آ رہے تھے۔

"میں ہوں وہ پاکستانی ایجنت۔" شاگوم نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

"میں چیف۔" سانگ نے جواب دیا۔

"اب یہ بے ہوش کب ہوں گے؟" شاگوم نے پوچھا۔

"ابھی چیف۔" سانگ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ پڑھا کر میشین کا ایک بہن پریس کر دیا۔ دوسرا لمحے سکرین پر سرخ رنگ کی تیز چیک وکھائی دی اور اس کے ساتھ ہی شاگوم نے کوریڈور میں موجود دو گورنمنٹ اور آٹھ مردوں کو لوٹھرا کر گرتے ہوئے دیکھا اور فرش پر گرتے کے بعد وہ چند لمحے کے

”دروازہ کھلوتا کہ ان ایجنسیوں کا ساتھ کیا جائے۔“ شاگوم  
نے کہا۔

”لیں چیف“... سانگ نے کہا اور آگے گئے ہوئے کہ اس نے  
دروازے کے ایک مخصوص حصے پر لگے ہوئے مختلف ٹکوں کے  
ہنوز کو ایک خاص ترتیب سے پریس کرنا شروع کر دیا۔ چند ٹکوں  
بعد کنک کی ہلکی سی اواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ  
خود بخوبی کھلتا چلا گی۔ دوسری طرف کوئی پورتھا جو آگے چاکر مڑ رہا  
تھا۔ وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر جیسے ہی وہ  
دونوں ٹڑے پر انتیار رک گئے کیونکہ سامنے کوئی پورتھا کے قریب پر  
دو گورنمنٹ اور آنند مردم بیٹھے میز پر اندھا میں پڑے ہوئے تھے۔

”ہونہو۔ یہ پاکستانی ایجنت تھے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔  
تائنس“... شاگوم نے بڑے طنزی لپٹے میں کہا اور اس کے ساتھ  
ای اس نے ہاتھ میں کپڑا ہوا مشین پٹل سیدھا کیا اور دوسرے  
لئے رہت رہت کی خوفناک آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چینوں  
سے کوئی ڈور گونج اٹھا۔

دیگر سے وہ میں پریس کر دیئے۔

”لیں ہاس“... ایک دروانہ آواز سنائی دی۔

”ارش۔“ میں چیف کے ساتھ آٹھ ڈور کھول کر کوئی پورتھا  
بے ہوش چڑے ہوئے ایجنسیوں کو ہلاک کرنے جا رہا ہوں۔ تم نے  
اس دورانہ پر طرف کا خیال رکھتا ہے۔“ سانگ نے کہا۔

”لیں ہاس“... دوسری طرف سے کہا گیا تو سانگ نے رسیور  
رکھ دیا۔

”چیں چیف“... سانگ نے رسیور رکھ کر شاگوم کی طرف  
دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ گین تم وہاں پہنچو اور دروازہ کھلو۔ میں اس دوران  
مشین پٹل لے آؤں۔“ شاگوم نے اٹھتے ہوئے کہا اور سانگ  
نے اثاثات میں سر بلا دیا تو شاگوم تیز تیز قدم اٹھا کر اس کرے  
تے نکل کر ہاں تے ہوتا ہوا ہیر دینی دروازے کی طرف بڑھتا چا  
گیا۔ وہ خوش تھا کہ جب دو گراٹ ماہر کو اپنے اس کارہے سے کے  
بارے میں تائے گا تو گرانڈ ماہر پیشہ اس کو خصوصی انعام و اکرام  
سے نوازے گا۔ اس نے آفس میں پہنچ کر الماری کھول کر اس میں  
رکھا ہوا اپنا خصوصی مشین پٹل اٹھایا۔ اس کا میگزین چیک کر کے  
اسے جیب میں ڈالا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ۱۱  
ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ سانگ وہاں پہنچے سے موجود  
تھا۔

ابتدائی مرحلے میں تھے اس لئے وہ اسے زندہ نہ چھوڑ سکتے تھے اور  
تھا اپنے ساتھ رکھ سکتے تھے۔

” عمران صاحب۔ ہمیں اب جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے  
کیونکہ اس وقت ہم دشمن کے حصار میں ہیں اور کسی بھی وقت پکہ  
ہو سکتا ہے..... صحندر نے کہا۔

” ہم نے ہر صورت میں مشن مکمل کرنا ہے۔ رینے بلاکس ہمارے  
راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ یہاں کی اگر انھیلی خاشی لی  
جائے تو ہمیں یقیناً وافر مقدار میں بخاری اسلوبل جائے گا۔ اگر  
اسے اکٹھا کر کے فائز کر دیا جائے تو یہ دیوار نوٹ سکتی ہے۔ ” تجویر  
نے کہا۔

” عمران صاحب۔ رینے بلاکس کی اس دیوار کا مطلب ہے کہ  
مشن ہاؤس کے لوگوں کو ہماری یہاں موجود گی اور قبیلے کا علم ہو پکا  
ہے اور اس لئے انہوں نے ہمارا راستہ روکنے کے لئے یہاں رینے  
بلاکس کی دیوار نوڈار کی ہے اور ایسی صورت میں وہ کسی بھی وقت  
کچھ کر سکتے ہیں۔ .. کیفیں فلکیل نے کہا۔

” تم سب درست کہہ رہے ہو۔ لیکن اس دیوار کو آخر کیسے ختم  
کیا جائے۔ ” عمران نے قدرے بنے ہنس سے لجھ میں کیا لیکن  
ایکی اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ دور سے جیز سٹنی کی آواز سنائی  
دی۔

” یہ آواز تو اسی دیوار والے حصے سے آ رہی ہے۔ ” عمران

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بلیک ہاؤس کے ایک بڑے کمرے  
میں موجود تھا۔ سوناگو نے بلیک ہاؤس سے مشن ہاؤس کے جس  
خیلیہ راستے کے بارے میں بتایا تھا وہ غائب ہو چکا تھا اور جہاں  
بقول سوناگو کے دروازہ ہوتا چاہئے تھا وہاں رینے بلاکس کی اپنی  
 مضبوط دیوار تھی۔ بلیک ہاؤس پر نہ صرف انہوں نے قبضہ کر لیا تھا  
بلکہ وہاں موجود تمام افراد کا بھی خاتر کر دیا تھا کیونکہ سوناگو  
عمران نے بلیک ہاؤس کے بارے میں تمام تفصیلات حاصل کر لی  
تھیں۔ بلیک ہاؤس کا چیف کالوگ گرانڈ مائٹر کا خاص آڈی تھا  
اسے اس کے پیدا روم میں تجویر نے سوتے ہوئے گولیوں سے الی  
دیا تھا۔ اس طرح بلیک ہاؤس میں موجود تمام افراد کا بھی خاتر کر  
دیا گیا تھا۔ عمران نے سوناگو کا بھی تجویر سے کہہ کر خاتمہ کر دیا  
کیونکہ اس کے سامنے ابھی بہت کام تھا اور ابھی وہ اپنے مشن کے

کمل جائزہ لے رہا تھا لیکن بظاہر کوئی مغلکوں چیز نظر نہ آ رہی تھی۔  
وہ سب اپنی تھوڑا تی آگے بڑھے تھے کہ اچانک کوریڈور میز سرخ  
روشنی سے بھر سا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے  
سامنیوں کو یوں مجوس ہوا جیسے سرخ روشنی نے یلخت سیانی میں  
تبدیل ہوا کہ ان کے ذہنوں کو جکڑ لیا ہوا اور وہ سب نیز تھے میرٹسے  
انداز میں فرش پر گر گئے لیکن سب سے آخر میں موجود خاور کی  
حالت اپنے سامنیوں سے قدرے غافل تھی۔ وہ چونکہ سب سے  
بیچھے تھا اور شاید روشنی کے مرکز سے خاصے قاطلے پر تھا اس لئے اس  
پر زیر نے اثر ضرور دلا تھا لیکن وہ کمل طور پر بے ہوش نہ ہوا تھا۔  
البتہ اس کے ذہن پر مسلسل اندر ہیرے شب خون مار رہے تھے لیکن  
اس کے ساتھ ساتھ روشنی بھی مسلسل جگنو کی طرح چک رہی تھی۔ ”  
فرش پر گرا ہوا تھا لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور مشین گن  
ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے اپنے آپ کو سنجائی کی  
شوری کوشش شروع کر دی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جن لوگوں نے  
ان کے ساتھ یہ سب کچھ کیا ہے وہ کسی بھی لمحے ان کا خاتم کرنے  
کے لئے بھیجتے ہیں اور شاید اس کا اپنے سامنیوں کی طرح بے  
ہوش نہ ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے خوبی مدد ہے۔  
شوری کوشش سے اس کے ذہن میں ہونے والے اندر ہیرے اور  
روشنی کی جگہ میں روشنی کامیابی کی طرف آنا شروع ہو گئی اور  
آہستہ آہستہ اندر ہیرے غائب ہوتے چلے گئے۔ پھر جیسے ہی اس کا

نے چونک کر کہا۔  
”شاید ہم پر کوئی حملہ ہونے والا ہے۔“ ..... صدر نے کہا جبکہ  
عمران جیزی سے مرا اور پھر دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جذر  
سے آواز آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین پلیل موجود تھا۔ اس  
کے پیچے اس کے ساتھی بھی تھے اور پھر وہ سب جیسے ہی کوریڈور  
میں داخل ہوئے تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ راستے  
میں موجود ریڈ بیکس کی دیوار غائب ہو چکی تھی اور اب وہ کوریڈور  
آگے جا رہا تھا اور کافی آگے جا کر مرتبا نظر آ رہا تھا۔  
”اس کا مطلب ہے کہ واقعی ہم پر سانسی حملہ ہونے والا ہے۔“  
عمران نے اوپنی آواز میں ہو بڑاتے ہوئے کہا۔  
”جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کم از کم اس منبوذ ریڈ بیکس کی دیوار  
سے تو جان چھوٹی۔“ تھویر نے کہا۔

”ہمیں الٹ اور مقاطعہ رہنا ہے۔“ ..... عمران نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی وہ آگے بڑھا تو جو لیا اور صالی اس کے پیچے آگے بڑھ  
گئیں۔ ان کے پیچے صدر، تھویر اور کیپٹن ٹکلیں تھے اور ان کے پیچے  
صدیقی اور دوسرے ساتھی تھے اور خار ان سب سے آخر میں تھا۔  
اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ سب فاصلوں کے پہلے رہے  
تھے اور پڑے مقاطعہ انداز میں قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھے چلے  
جا رہے تھے۔ عمران کی آنکھیں سرچ لائس کی طرح حلقوں میں  
غموم رہی تھیں اور وہ کوریڈور کی چھت سائیڈوں اور فرش سب کا

"وہ نہ ہے۔ یہ پاکیشیانی انجمنت بجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ ہائیس..... ان میں سے ایک نے جس کے ہاتھ میں مشین مالٹی خدا، انجمنی طفری لئے میں کہا تو خاور کے ذہن پر چھے غصے کا سرخ دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ ساتھ ہی اس کے بازوؤں میں چھے یافتہ تو انہی کی لہرسی دوڑتی چلی گئیں اور اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن کی نال اور کوہاگی اور مین اسی لئے جب طفر کرنے والے آدمی نے اپنا مشین پھل سیدھا کیا اسی لئے خاور نے تریکر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی کوریڈور فارمگ اور انسانی چیزوں سے گونج ہٹا۔ آنے والے دونوں آدمی گولیوں کی بوجھاڑ میں اچل کر پشت کے مل پنج گرے اور پھر لئے ترتیب کے بعد ساکت ہو گئے تو خاور بے اختیار اچل کر کھڑا ہو گئی تھیں وہ لوٹکر لیا اور پھر وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اس لئے ایک بار پھر لوٹکھڑا کر پنج فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہرسی دوڑتی چلی گئیں لیکن درد کی لہروں نے بجاے اسے بے حال کرنے کے لانا کام کیا اور اس کے جسم میں درد کے ساتھ ساتھ تو انہی کی لہرسی بھی دوڑتی چلی گئیں اور وہ اس بارہ صرف اٹھ کر کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے اپنے آپ کو سنبھال بھی لیا۔ اس کے تمام ساتھی عمران سمیت بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ انہیں کیسے ہوش میں لا لایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی احساس تھا کہ کوریڈور میں ہونے والی فارمگ کی آوازیں لازماً

شور پوری طرح بیدار ہوا اس نے اتنے کی کوشش کی۔ اس کے جسم نے حرکت کی ضرورتیں وہ مکمل طور پر حرکت میں نہ آ سکا۔ شاید اس کے اعصاب پر ریز خاصی اثر انہا از ہوئی تھی لیکن خوشی اس بات کی تھی کہ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس نہ تھا۔ اس نے اپنے جنم کو حرکت دینے کی کوشش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ اس قابل ہو گیا کہ وہ پہلو کے مل پڑا ہوا تھا۔ پھر وہ پلت کر بیٹھنے کے مل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں سکبیاں بھی زمین سے لگ گئیں۔ مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی اور اسے اپنے ہاتھوں اور بازوؤں میں پچھے طاقت محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ کہنیوں کے مل انہکر پڑھنے جائے تو اس کی بے سی کافی حد تک دور ہو سکتی ہے لیکن اسی لئے تیز قدموں کی آوازیں سن کر وہ بے اختیار چونکہ پڑا۔ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو موز سے دو آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آ رہے تھے۔ خاور چونکہ سب سے پیچھے تھا اور اس کے سامنے اس کے سارے ساتھی میڑھے میڑھے انہماز میں بیہوش پڑے ہوئے تھے اور پھر آنے والے دونوں آدمی سب سے آگے موجود عمران سے پچھے فاصلے پر رک گئے۔ ساتھیوں کی درمیان میں موجودگی کی وجہ سے ان دونوں کو خاور کی موجودہ پوزیشن کا ستھ عالم ہو سکا اور وہ احساس اور دیے گئی ان کی نظریں عمران اور اس کے پیچھے بیہوش پڑی ہوئی جو لیا اور صالح پر جھی ہوئی تھیں۔

”تم کون ہو؟..... اچاک ایک بچتی ہوئی آواز سنائی دی تو خاور کی نظریں اس آدمی پر جم گئیں۔ وہ اس کی آواز پہچان گیا تھا۔ اسے ارشو کہا گیا تھا۔ اس کے پیچتے ہی ہال میں موجود سب افراد چوک کر اسے دیکھنے لگے لیکن دوسرے لمحے خاور نے مشین گن کا ٹرینگر دیا دیا اور اس کے ساتھ ہی ہال مشینوں کے نوٹے کے دروازوں اور انہی پنجوں سے گونج ٹھیک۔

”خبردار۔ ہاتھ انہماں نے ارشو ورنہ ایک لمحے میں بھون ڈالوں گا۔“ خاور نے پیچتے ہوئے ارشو سے مخاطب ہو کر کہا جو یوکھائے ہوئے انداز میں ایک سائینڈ پر ہمکے کی کوشش کر رہا تھا۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مار۔ مجھے مت مارو۔..... ارش نے بے اختیار دلوں ہاتھی انھاتے ہوئے انہی کی خوفزدہ لمحے میں کہا۔ اس کا چہرہ خوف سے بگڑ سا گیا تھا اور آنکھیں پاہر نکل آئی تھیں۔ خاور بھی گی کہ یہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔

”تمہارے علاوہ اور یہاں کتنے زندہ آدمی ہیں؟..... خاور نے آگے پڑھتے ہوئے پوچھا۔

”ق۔ ق۔ ق۔ چیف شاگوم اور پاس سارنگ اور میں۔ بس ہم ہی پچھے ہیں۔..... ارش نے ہمکاتے ہوئے اور خوف سے کامپتے ہوئے لپچے میں کہا۔

”شاگوم اور سارنگ وہی تھے جو کوئی پور میں گئے تھے۔..... خاور نے اس کے سامنے پہنچ کر مشین گن کا رخ ارش کی طرف کرتے

آئے والے دونوں آدمیوں کے ساتھیوں تک پہنچ گئی ہوں گی اس لئے اسے پہلے ان کا بندوبست کرنا چاہئے ورنہ اس کے بے ہوش ساتھیوں کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کو پھلانگتا ہوا آگے کی طرف پر ہوتا چاہیا۔ پھر اچاک وہ بے اختیار ٹھیک کر کر گیا کیونکہ سائینڈ پر ایک بڑا سا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر سے کئی آدمیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ خاور تیزی سے آگے پڑھا اور دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ فارنگ لازماً دشمن ایجنسیوں پر چیف شاگوم یا پاس سامنے کی ہے۔..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”تمہیں غلط فتحی بھی تو ہو سکتی ہے ارش۔ دشمن ایجنسیت بے حد خطرناک ہیں۔..... ایک اور آواز سنائی دی۔

”اصح ہو گئے ہو۔ دشمن ایجنسیت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے ہوش افراد کیے خطرناک ہو سکتے ہیں۔..... ارش کی غصیل آواز سنائی دی۔

”تم اس وقت اپنارچ ہو ارشوں نے تم جو کہہ رہے ہو وہی تھیک ہے۔..... درسری آواز سنائی دی تو خاور تیزی سے آگے پڑھا اور دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصاً بڑا کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ بڑی مشینیں نصب تھیں جن میں سے چند کے سامنے آپ پر یہ موجود تھے جبکہ باقی آٹو میک ہل رہی تھیں۔

کہا۔

"سم۔ سم۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہاری ہر بات مالوں گا۔" ارشو نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے ہے گیا۔ خاور اس کی پشت پر آگئی اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس بال سے نکل کر کوئی درمیں اس طرف بڑھتے چلتے ہوئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ موڑ کر دو دروازے کو کہاں کر کے آگے بڑھتے تو خاور کو یہ دیکھ کر قدرے اٹھیں ہو گیا کہ عمران اور دوسرا ساتھیوں کے جسموں میں حرکت نہیں، اور ہو گئی تھی اور پھر چند لمحوں بعد عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اب وہ حرث سے سامنے کھڑے ارشو اور اس کے پیچھے موجود خاور کو دیکھ رہا تھا۔

"تم خاور ہو ہنا۔"..... عمران نے حرث بھرے لپجھ میں کہا۔  
"ہاں عمران صاحب۔"..... خاور نے سُکراتے ہوئے کہا۔  
"یہ کون ہے۔"..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام ارشو ہے۔"..... خاور نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے مختصر طور پر اپنے نام بے ہوش ہونے سے ہوش میں آئے، شاگوم اور سانگ کو مشین گن سے بلاک کرنے اور پھر بال میں ہونے والی کارروائی سے لے کر ارشو سمیت بیہاں تک واپس آئے کے ہارے میں ہتا دیا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی ہوش میں آ کر انھوں کو کھڑے ہو چکے تھے۔

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ وہی۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ وہ ایجٹ تو ہے ہوش تھے۔ وہ تو ہلاک کر دیے گئے ہوں گے۔"..... ارشو نے رک رک کر کہا۔

"وہ دو قوں مارے جا چکے ہیں۔ میں بے ہوش نہیں ہوا تھا اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ میرے ساتھیوں کو جس ریز سے بے ہوش کیا گیا ہے اس کا قوت کیا ہے۔ سو غلط بیانیں نہ کرنا ورنہ ایک ہی لمحے میں فریگر دبا دوں گا۔"..... خاور نے غرست ہوئے کہا تو ارشو کی نائلیں بے اختیار کا پنچھے لگ گئیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ڈھانے سے اپنی ریز تھمارے ساتھیوں پر پڑیں گی اور وہ ہوش میں آجائیں گے۔"..... ارشو نے کپکاٹے ہوئے مشین پر موجود عالمی رنگ کے ایک ہن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خاور اس کے لپجھ سے ہی بکھر گیا کہ وہ حق بول رہا ہے۔

"دباو اسے۔"..... خاور نے مشین گن کی نال اس کے پہلو پر رکھ کر دھاتے ہوئے کہا تو ارشو نے کاپٹے ہوئے باتھ سے ہن پر پس کر دیا۔ ہنکی سی سینی کی آواز غالی دی اور اس کے ساتھی مشین کے اوپر ایک سرخ رنگ کا بلب بل اٹھا جو چند لمحوں بعد خود ہی آف ہو گیا۔

"چلو اب کوئی در کی طرف۔"..... خاور نے کرخت لپجھ میں

میں ہونے والے کسی بھی غیر معمولی واقعیت کی اطلاع چیف شاگوم یا باس سائنس کو دیتے ہیں لیکن وہ رہتے ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ یہ میشن باوس ہر طرف سے بند ہے۔ یہاں سے جگل میں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔ ارشونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہاں سے ہیڈ کوارٹر جانے کا راستہ کہاں ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ۔۔۔“ عمران نے کہا۔ اسی لئے اس کے ساتھی بھی واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ میشن باوس میں اس ارشو کے ملاودہ اس کا اور کوئی ساتھی موجود نہیں ہے تو عمران نے اُنہیں احتیاطاً باہر کا خیال رکھنے کا کہدا یا اور پھر ارشو نے عمران کو اس راستے کے بارے میں بتا دیا۔

”لیکن یہ راستہ چیف شاگوم کے حکم پر کلوز کر دیا گیا تھا اور اب یہ ہیڈ کوارٹر سے ہی کھولا جا سکتا ہے یہاں سے نہیں۔۔۔“ ارشو نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

”وہاں ہیڈ کوارٹر میں مشینزی کا انچارج کون ہے۔۔۔“ عمران نے پوچھا۔

”وہاں کا انچارج موبائل ہے۔۔۔“ ارشونے جواب دیا۔  
”موبائل کو فون یا ٹرائسیٹ پر کہو کہ وہ راستہ کھول دے۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”یہاں سے موبائل کے ساتھ کوئی رواہ راست رابطہ نہیں ہے۔۔۔“

”دلیل ڈن خاور۔ دلیل ڈن۔۔۔“ عمران نے کہا تو خاور کا چڑھو یکخت کھل اگھا۔

”عمران صاحب۔ اس ارشو کا کہتا ہے کہ اب یہاں اس کے علاوہ اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اب یہیے آپ کہیں۔۔۔“ خاور نے کہا۔

”یہاں میشن روم میں شاید اس کے علاوہ اور کوئی نہ ہو لیکن میشن روم سے باہر جگل میں یقیناً لوگ موجود ہوں گے۔“ بھیں اس میشن روم کی تمام مشینزی بتاہ کرنی ہو گئی تاکہ جگل میں موجود اس چاؤ گروپ کا ساتھی سیٹ اپ قائم کیا جاسکے۔ اسے لے آؤ۔۔۔“ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا تو خاور نے ارشو کو واپس جعلنے کا کہا اور پھر پندرخوں بعد عمران، خاور، ارشو اور باقی میشن ہال میں پہنچ گئے۔

”یہاں پہنچ کر چیلگ کر دو۔ میں اس دوران مشینزی کو چیک کر لوں۔۔۔“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اس ہال سے باہر چلے گئے۔ البتہ خاور اور ارشو و چیس رہ گئے تھے۔ عمران نے مشینزی کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ وہ ارشو سے بھی پوچھتا جا رہا تھا۔

”اب بتاؤ باہر جگل میں کتنے افراد ہیں اور وہ آرام کرنے کہا جاتے ہیں۔۔۔“ عمران نے ارشو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”جگل میں صرف دس پاؤٹس پر دس افراد ہوتے ہیں جو جگل

”م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ اس مشین روم کے لیے ایک تہ خانہ ہے۔ اس میں اسلئے کی الماریاں موجود ہیں۔“..... ارشو نے کانپتے ہوئے لبچے میں کہا۔

”اسی تہ خانے کو کھولنے والی مشین کون ہی ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو ارشو نے ایک مشین کی طرف اشارہ کر دیا۔

”خاور۔ اس کا خیال رکھنا۔ میں یہ تہ خانہ چیک کر لوں۔“..... عمران نے خاور سے کہا تو خاور نے اشیات میں سر ہلا دیا اور عمران اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف ارشو نے اشارہ کیا تھا۔

عمران چند لمحے غور سے اس مشین کو دیکھتا رہا پھر اس نے پاٹھ اٹھا کر یکے بعد دیگرے کی بیٹھنے کا طرح پرس کر دیئے جیسے اس کی ساری عمر اس مشینزی کو آپریٹ کرتے ہوئے گزر گی ہو اور ارشو کی آنکھیں حیرت سے بھیجتی چل گیں۔ ظاہر ہے وہ واقعی حیران ہو رہا تھا کہ یہ ابھی آدمی جو صرف لڑا بجز نہ جانتا ہے اس چیز پر مشین کو کسی ماہر انحصار کے انداز میں آپریٹ کر رہا ہے۔ عمران کے مشین کو آپریٹ کرتے ہی اس ہال کے ایک کونے کا فرش کسی صندوق کے ڈھلن کی طرح اور کو احتضا چلا گیا اور عمران جیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ یقین اتر کر خاور کی نظرؤں سے غائب ہو گیا۔

”م۔ م۔ میں ہاتھ روم جانا چاہتا ہوں۔“..... اچاک ارشو نے بے پین سے لبچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیزی سے مڑا۔

یہاں سے سلسلائیں فون پر شاگوم اور گرافٹ ماشر کا رابطہ تھا اور گرفتہ ماشر ہی موبائل کو حکم دے کر راست کھلوا سکتا ہے۔“..... ارشو نے جواب دیا۔

”تمہارا گرافٹ ماشر سے رابطہ نہیں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ مجھے تو کیا وہ سائنس کو بھی نہیں جانتا۔ وہ صرف شاگوم کو چانتا ہے۔“..... ارشو نے جواب دیا۔

”بچکل سے بھی کوارٹر میں داخل ہونے کا راست کون سا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں کبھی دہاں نہیں گیا۔“..... ارشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر یہاں کی تمام مشینزی چاہ کر دی جائے تو کیا جگل میں موجود تمام ساختی انتظامات ختم ہو جائیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہا۔ اس مشینزی سے سب کچھ آٹو بیک طور پر کشزوں ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ آسمان سے گزرنے والے طیارے کو بھی آٹو بیک ایشن ایز کرافٹ نہیں تباہ نہیں ہیں۔“..... ارشو نے جواب دیا۔

”یہاں اٹلچ کہاں رکھا گیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہاں کوئی اٹلچ نہیں ہے۔“..... ارشو نے جواب دیا۔

”تم اب تک بیچ بول رہے تھے اس لئے زندہ ہو۔ اب ہیکلی بار تم نے جھوٹ بولا ہے۔ یہ تمہارے لئے لاست وارنگ ہے۔“..... عمران نے یکلقت مرد لبچے میں کہا۔

موجود ہے کیونکہ یہ ذی اُس تجہ خانے میں نصب ہے اور اگر اسے آف نہ کیا جائے تو تمہرے خانے کھل ہی نہیں سکتا۔..... عمران نے مدد ہناتے ہوئے کہا تو ارش کا پھرہ یکخت لٹک سا گیا۔

"اے آف کر دو"..... عمران نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو خاور نے یکخت میشین گیس کا تریکھ دبا دیا اور ارش گولیوں کی بوچھاڑ کا شکار ہوا کہ چھٹا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"کیا ہوا"..... اسی لمحے پاہر موجود صدر نے خیری سے اندر داٹل ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ ارش کو ختم کیا گیا ہے۔ دیسے خاور تم نے اس ارش کو زندہ رکھ کر واقعی ذات کا مظاہرہ کیا ہے ورنہ سوائے اس میشینی کو جاہ کرنے کے اور ہم کچھ بھی نہ کر سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔ "شکریہ عمران صاحب۔ لیکن اب آپ کا پروگرام کیا ہے"..... خاور نے سکراتے ہوئے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہوا ہے۔ نیچے کافی طاقتور الٹھ موجود ہے جس میں انتہائی طاقتور میزائل ٹیکسیں بھی موجود ہیں۔ ہم نے وہ الٹھ اٹھا کر پہلے یہاں موجود تمام میشینی کو چاہا کرنا ہے اور پھر اس میشین دوم کی بیرونی دیوار کو میراں کوں سے ادا کر باہر جنگل میں جانا ہے۔ یہاں کے سائنسی انتظامات ختم ہو چکے ہوں گے اس لئے صرف فنکوسوں پاؤ نیٹ پر موجود دس افراد اس کھنے جنگل میں ہمارا کچھ نہ

اور پھر اس سے پہلے کہ خود کچھ بھجا اسی نے سائید پر موجود ایک مشین کا ہٹن دبا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں نے تم سب کا خاتمه کر دیا ہے۔ ابھی چند لمحوں بعد یہاں ہر طرف ساینا نیز گیس چکل جائے گی اور مجھ سیستم سب بلاک ہو جاؤ گے"..... یکخت ارش نے پاگلوں کے انداز میں قبھرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں اچا لک سکا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی دورہ پڑ گیا ہے"۔ خاور نے منہ بٹاتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ تم اسے دورہ کہہ سکتے ہو گیں ابھی تم سب بلاک ہو جاؤ گے۔ ابھی"..... ارش نے واقعی بھجنانہ انداز میں قبھرے لگاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران کا سر ابھرا اور چند لمحوں بعد وہ اپر آ گیا اور جب خاور نے اسے ارش کی بات بتائی تو عمران بے اختیار خس پزار "تم احقیق ہو ارشو۔ تمہیں اس گیس کا خیال اس وقت آیا ہے"۔ میں اسے چیک کر کے آف کر چکا ہوں ورنہ واقعی اگر تم پہلے ایسا کر گزرتے تو ہم سب فوری طور پر بلاک ہو جاتے"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"میں۔ میں۔ تم تخلط کہہ رہے ہو۔ میں نے ہٹن تو ابھی دبایا ہے۔ تم نے اسے کیسے پہلے آف کر دیا"..... ارش نے چوکک کر جبرت بھرے بھجے میں کہا۔

"تجہ خانہ کھولنے والی مشین میں اس گیس کو آف کرنے کا ہٹن

تر گھر دیا دیا۔ یکے بعد دیگرے چار ہاتھ کے ہوئے اور ہر طرف گرد و غبار سا چھا گیا۔ پندرہ ٹھوں بعد جب گرد و غبار ختم ہوا تو دیوار کا کافی بڑا حصہ نوٹ کر ہبھر چکا تھا اور باہر گھنا بھگل صاف و کھائی دے رہا تھا۔ رات چونکہ گزر بچی تھی اور اب صح طلوع ہو رہی تھی اس لئے باہر ہبھی بھلی روشنی بچی تھی۔ عمران باہر آ گیا اور سب ساتھ بھی عمران کی بیرونی کرتے ہوئے باہر بھگل میں آ گئے۔ بھگل خاصا گھٹا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ تمام ساتھی حربے بھگل کی حدود کے ساتھ ساتھ اور کچھ اندر کی طرف چاروں طرف موجود ہوں گے۔ یہاں عمارتوں کے قریب ایسا کوئی حرپہ نہ تھا کیونکہ اصل مسئلہ ان کے لئے لوگوں کو کسی بھی طرف سے بھگل کے اندر آنے سے روکنا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب دونوں عمارتوں سے کچھ فاصلے پر بچی گیا تو اس نے جیب سے بیک ہاؤں اور مشین ہاؤس دونوں میں موجود واڑیں ہموں کے ذی چار جر نکال لئے۔

”عمران صاحب۔ ان عمارتوں کو اس وقت اڑایا جائے جب ہم ہبھی کوارٹر کے قریب بھی چکیں وہہ ہبھی کوارٹر میں موجود افراد وہاں سے لکل کر ہر طرف بھیل کر ہمیں ٹھاٹ کرنا شروع کر دیں گے۔“ صدیقی نے کہا۔

”اوہ ہا۔ تمہاری بات درست ہے۔ ان کے رشت کافی ہے۔ آؤ لیکن ہمیں بہر حال جھاڑیوں اور دخنوں کی اوت لے کر آگے

بکار سکن گے اور ہم آسافی سے ان کا خاتر کر کے اس ہبھی کوارٹر میں داخل ہو کر اپنا منشی تکمل کر لیں گے۔“..... عمران نے کہا تو خاور اور بیرونی دروازے پر کھڑے صدر نے اثاثات میں سرہلا دیئے اور پھر دیئے اسی کیا گیا چیزے عمران نے کہا تھا۔ مشین روم میں موجود تمام مشینی جاہ کر دی گئی۔ البتہ عمران نے اپنے پروگرام میں ایک ترمیم کر لی تھی کہ اس نے اعلیٰ خانے میں ایک واڑیں بھی نصب کر دیا تھا تاکہ بھگل میں بچی کر اس پوری عمارت کو بھی اڑا دیا جائے۔ اسے یقین تھا کہ ایسا ہونے کی صورت میں چاؤ گروپ کے حوصلے نوٹ جائیں گے۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ بیک ہاؤس کی عمارت کو بھی ساتھی اڑا دیا جائے۔“..... کمپنی تکمل نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ دونوں عمارتوں کے بیک وقت تباہ ہونے سے ہبھی کوارٹر میں افراد فرزی بیدا ہو جائے گی اور ہمیں کام کرنے کا موقع مل جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھیوں نے تپہ خانے سے کافی طاقتور بھاری اسلحہ نکالا اور ساتھی واڑیں بھی اور پھر انہوں نے یہ اعلیٰ بیک ہاؤس میں رکھ کر ساتھی ہی واڑیں بھی اور رکھ کر اسے چارج کر کے وہاں آ گئے۔

”اوہ اب باہر بھگل میں چلیں۔ لیکن بہر حال سب نے پوری طرح ہوشیار رہتا ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی ہی اس نے مشین روم کی بیرونی دروازے کی طرف میراں گن کا رخ کر کے

بڑھتا ہے کیونکہ ارش کے بقول یہاں دل پوچھت ایسے ہیں جن پر آدمی موجود ہیں اور وہ تمیں دو دینوں سے چیک بھی کر سکتے ہیں۔ عمران نے کہا تو سب نے اثاثت میں سر ہلا دئے۔

”تم لیکیک کہہ رہے ہو۔ پھر ایسا ہے کہ میں دونوں عمارتوں کو ادا دیتا ہوں۔ میسے ہی دھماکے ہوں تو ان پر فائزہ کھول دیتا۔ اس طرح فائزہ کی آوازیں ان دھماکوں میں دب جائیں گی اور اگر ادا گرد پکجھ اور افراد ہوں گے تو وہ ہمیں لازماً یخچے اتر کر صورت حال معلوم کرنے کے لئے عمارتوں کی طرف بڑھیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ایسا مت کریں۔ ہمیں انہیں دیسے ہی بلاؤ کرنا ہو گا۔ انہیں ہمیں کوارٹر کی عمارت کافی دور ہے اور دھماکوں کے بعد نجات نہ مہاں سے کسی قسم کے اقدامات کے جائیں اس لئے غور نہیں اس وقت تباہ کی جائیں جب ہم ہمیں کوارٹر کی عمارت کے قریب پہنچ جائیں۔“ اس پار صدقیٰ کی آواز سنائی دی۔

”لیکن ان کا خاتمہ کیسے کیا جائے۔“..... عمران نے ایک ہوئے لمحے میں کہا۔

”یہ کام تو آپ چوبان اور فہمانی پر چھوڑ دیں۔ یہ پھر اتحاد کر دوسرے درختوں پر چڑھ جائیں گے اور پھر پھر دوں سے ان کو شاندہ نہ کر یخچے گرا جائیں گے جہاں ہم آسانی سے انہیں چھاپ لیں گے۔“ صدقیٰ نے کہا۔

”اوے۔ یہ کام تو میں یہیں سے آسانی سے کر سکتا ہوں۔“

”فائزہ کھول دیں ان پر خود بندوں یخچے گر جائیں گے۔“..... تنویر کی آواز سنائی دی۔

”تمیں۔ اس طرح اور گرد موجود باقی افراد بھی چوکے چڑیں گے۔ ہمیں اس درخت پر چڑھ کر ان کا خاتمہ کرنا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس طرح ہم ان کی نظرتوں میں بھی آئے

ہو۔ اس آدمی نے رک کر کہا۔ اس کی پیشانی پر احمد آنے والا بیڑا سا گومر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پتھر کی طرب نے یہ گورہ ڈال دیا تھا۔

”لیکن نام ہے تمہارا۔“..... عمران نے مشین گن کی ہال اس کے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

”روزڈم۔“..... اس آدمی نے جواب دی۔

”سی تھیں مشین بادیں کی طرف سے میراں دھماکے سنائی گئیں ویسے تھے۔“..... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار پوچک پڑا۔

”دھماکے۔ ہاں مگر یہ تو کسی مشین کے پھٹے کے دھماکے تھے۔ میراں دھماکے کیوں ہونے لگے۔ مشین تو اکثر پھٹکتی رہتی ہیں اور ایسے دھماکے ہوتے رہتے ہیں۔“..... روزڈم نے جرت محرے لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار اٹھیں کا طویل سانس لیا کیونکہ اس کے ذہن میں مسلسل یہ بات کھلک رہی تھی کہ انہوں نے میراں کی فائزگ سے دیوار توڑی ہے اور اس کے دھماکے لازماً جنگل میں دور درستک سنائی دیئے ہوں گے جنک روزڈم کا جواب سن کر اس کی تسلی ہو گئی تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ انہیں جنگل اور دھماکوں کا کوئی روکن سامنے نہ آیا تھا۔

”یہاں جنگل میں تمہارے علاوہ اور کتنے افراد موجود ہیں۔“..... عمران نے روزڈم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہاں کیسے پہنچ گئے ہو۔“..... روزڈم

آئندہ یا۔ تیار ہو جاؤ۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے اور گرد موجود پتھروں میں سے دو پتھر خفج کر کے پتھروں میں پکڑ لئے اور پھر وہ بڑے مختلط انداز میں آگے کی طرف چھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جھاڑیوں میں سے کھڑک فراہست کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی سائیں کی آواز کے ساتھ یہ پتھر گولی کی سی رفتار سے اڑتا ہوا درخت پر موجود مچان کی طرف گیا اور پھر مچان سے گلکار کر یخچے گر گیا۔ اسی لمحے مچان پر سے دو آدمیوں نے آگے کی طرف جھک کر چھپے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر جھاڑیوں میں سے ہلکی سی کھڑک فراہست اور سائیں کی آواز کے ساتھ ہی یخچے کی طرف جھکلے ہوئے دونوں آدمی ایک دوسرے میں الجھ کر چھپتے ہوئے قلابازیاں کھا کر یخچے جھاڑیوں میں آگرے۔ اسی لمحے صدر، سینپن ٹکلیں اور نعناعی جوان جھاڑیوں کے قریب تھے ان پر چاپزے۔

”ایک کو زندہ رکھنا۔“..... عمران کی آواز سنائی دی اور پھر ایک آدمی کی ہلکی سی یخچے سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی جبکہ دوسرے آدمی کو اخفاکر بخدا دیا گیا تھا۔ وہ اس طرح ہونتوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا یہیسے اسے اپنی انگوہوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو جبکہ اس کے ساتھی کی لاش ساتھ ہی چڑی ہوئی گھسیں۔ اس کی گردن صدر نے توڑ دی تھی۔

”تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو اور کہاں سے آ گئے

شافت باہر آ جاتی ہے اور دن کی شفت والے اندر پڑھتے ہوئے ہیں۔  
روزِ ذم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”اگر ہم اندر جانا چاہیں تو کیسے جاسکتے ہیں“..... عمران لے  
کہا۔

”کوئی اپنی کسی صورت اندر نہیں جا سکتا ورنہ کھلا ہوا راست  
خود بخود گلوٹ ہو جاتا ہے اور تم۔ تم زندہ یہاں کیسے موجود ہو۔ کیا  
تمہارے جسموں میں بھی خالقی آلات نصب ہیں“..... روزِ ذم نے  
بات کرتے کرتے چونکہ کہا۔

”اندر کتنے افراد موجود ہیں اور اندر ولی تفصیل بتاؤ“..... عمران  
نے پیر ایک پار پھر اپر کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو روزِ ذم کی  
حالت پہلے کی طرح خراب ہوتا شروع ہو گئی۔

”بولاو“..... عمران نے پیر واپس موزتے ہوئے کہا تو روزِ ذم  
نے تفصیل بتاتا شروع کر دی۔ جب عمران نے تمام تفصیل معلوم کر  
لی تو اس نے پیر ایک جھٹکے سے اوپر کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی  
روزِ ذم کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں بے نور  
بو گئیں۔ عمران نے پیر اخا کر ایک طرف کر لیا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے یہاں موجود تمرا  
افراد کا خاتمہ کرنا چاہیے پھر ان دونوں عمارتوں کو اڑا دیں۔ ان کی  
چاہی سے ہوتے والے دھماکوں کی وجہ سے لامحال اندر موجود افراد  
باہر آنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس طرح راستہ کھل جائے گا۔“

نے اس پار قدر سے سختے ہوئے لبھے میں کہا۔  
”جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ دردش“..... عمران نے غراتے  
ہوئے لبھے میں کہا۔  
”مجھے کچھ معلوم نہیں“..... روزِ ذم نے ایسے لبھے میں کہا جیسے  
اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ اب پچھے نہیں بتائے گا تو عمران کا باقاعدہ  
نہیں کی سی تجزی سے گھوما در پر چہرے پر زور دار تھیز کھا کر اکڑوں  
میں ہوا دردش پیچھا ہوا سایہ پر گراہی تھا کہ عمران نے کھڑے ہو  
کر فوراً اس کی گرد پر چیدڑہ کھکھ میں ہوا اور روزِ ذم کا اختتام ہوا جس کے  
ایک جھٹکے سے داہیں جا گرد۔ اس کا چہرہ یکلت بری طرح سُخ ہو گیا  
تھا کہ کسی انسان کا چہرہ ہی نہ لگتا تھا۔ اس کے طلاق سے خوشخبرہ  
کی آوازیں لکھنگیں تو عمران نے یہ تھوڑا سا واپس موز لیا۔

”بتاؤ کہاں اور کتنے آدمی موجود ہیں“..... عمران نے  
غراتے ہوئے کہا تو روزِ ذم نے اس طرح بولتا شروع کر دیا جیسے  
ٹپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ گواں کی آواز رک رک کر نکل رہی  
تھی اور الفاظ بھی بے ربط تھے لیکن وہ سب پچھے بتا رہا تھا جو عمران  
نے اس سے پوچھا تھا۔

”اب بتاؤ کہ ہمیں کوارٹر میں داخل ہوئے کا راستہ کہاں ہے اور  
اس کی کیا تفصیل ہے“..... عمران نے پوچھا۔  
”راستہ صبح کو کھلتا ہے۔ اندر سے۔ باہر سے کوئی راستہ نہیں  
ہے۔ ہمیں کوارٹر اپنچارج موٹاٹے راستہ صبح کو کھولنا ہے تو رات کی

نے کہا تو گر انڈ ماسٹر نے اختیار ایچیں کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرو  
یقینت گزر سا گیا تھا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا کہہ رہے ہو  
تم“..... گر انڈ ماسٹر نے طلق کے مل جیتنے ہوئے کہا۔

”آپ ہمہ پاس آ جائیں۔ میں آپ کو اور بھی بہت کچھ  
دکھانا چاہتا ہوں“..... موبائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ ویری یہ۔ میں آ  
رہا ہوں“..... گر انڈ ماسٹر نے جیتنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے رسیدور کریڈل پر بچا اور مرا کر تیزی سے دروازے کی طرف  
بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک راہداری میں دوڑتا ہوا آگئے بڑھا  
چلا جا رہا تھا۔ وہاں موجود لوگ گر انڈ ماسٹر کو اس انداز میں دوڑتے

دیکھ کر بتے ہوئے کھڑے رہ کئے تھے لیکن گر انڈ ماسٹر کو کسی بات کا  
ہوش نہ تھا۔ اس کے دہن میں بلیک ہاؤس اور خاص طور پر مشین

ہاؤس کی جانبی کی بات گونج رہی تھی۔ وہ مشین ہاؤس جس کی وجہ  
سے یہ پورا چاؤ جنگل ہر لاماظ سے مکھوڑا کر دیا گیا تھا اور اسی کی وجہ  
سے پوری دنیا میں اس کی ساکھ تھی۔ اسی بات وہ بھی سمجھتا تھا کہ

اگر مشین ہاؤس تباہ کر دیا گیا ہے تو لا خالہ وہاں موجود تمام مشینی  
بھی تباہ ہو چکی ہو گی اور مشینوں کے تباہ ہوتے ہی پورا جنگل اور ان

ہو گیا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں واٹس ہوا  
چہاں چار بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں۔ ایک طرف بڑی ہی میز تھی  
خوناک دھماکوں کے ساتھ مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہیں۔ موبائل

گر انڈ ماسٹر اپنے آفس میں بھجا شراب پینے میں مصروف تھا  
کہ میز پر موجود انتر کام کی تھنی پر اٹھی تو گر انڈ ماسٹر نے چنک کر  
ہاتھ بڑھایا اور رسیدور اٹھایا۔

”لیں۔ گر انڈ ماسٹر ہوں رہا ہوں“..... گر انڈ ماسٹر نے اپنے  
مخصوص سچے میں کہا۔

”موبائل بول رہا ہوں گر انڈ ماسٹر“..... وہری طرف سے اس  
کے نمبر نو اور ہیڈ کوارٹر اپنے حارج موبائل کی متوجہ ہی آواز سنائی دی  
تو گر انڈ ماسٹر بے اختیار چونکے ۔۔۔۔۔

”کیا بات ہے۔ تم اتنے گراۓ ہوئے کیوں ہو“..... گر انڈ  
ماستر نے چونکہ کر پوچھا۔

”گر انڈ ماسٹر۔ بلیک ہاؤس اور مشین ہاؤس دلوں عمارتیں انہیں  
خوناک دھماکوں کے ساتھ مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہیں۔“ موبائل

"یہ مشین باؤس ہے گراٹھ ماسٹر۔ اس کے لیے میں آپ کو مشینوں کے پڑے بھی نظر آ رہے ہوں گے۔ یہ مکمل طور پر چاہے چکا ہے۔ اسکی تھی حالت بلیک ہاؤس کی کی ہے"..... موبائل نے ہاتھ پر ڈھکا کر سکرین آف کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور کس طرح کیا"..... گراٹھ ماسٹر نے میر پر بار بار کے مارتے ہوئے کہا۔ اس کا پچھہ تارہ تھا کہ وہ شدید شاک کی حالت میں ہے۔

"یہ سب پاکیشائی ایجنسیوں کا کیا دھرا ہے اور وہ اس وقت بھی ہیئت کو اور اس کے سامنے جنگل میں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر ایک بار پھر بھماکے ہونے لگے اور پھر ایک منظر سکرین پر اچھا آیا۔ یہ جنگل کا منظر تھا۔ موبائل نے مشین کا ایک بہن دبایا تو جھماڑیوں میں چھپے ہوئے افراد سکرین پر صاف دکھائی دیئے گئے۔

"یہ۔ یہ کون ہیں۔ یہ پاکیشائی ایجنسی ہیں"..... گراٹھ ماسٹر نے رک رک کر کہا تو موبائل نے ایک اور بہن پر لپیس کر دیا۔ سکرین پر جھماکا کا سا ہوا اور پھر جب سکرین پر وہی منظر دوبارہ اچھا تو جھماڑیوں میں چھپے ہوئے لوگ جو پہلے ایکریزین دکھائی دے رہے تھے اب وہ صاف اور واضح طور پر ایشیائی دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے پہرے ہی بدلتے تھے۔ البتا ان میں سے ایک غورت سوکس تذاویتی۔

جس پر مستطیل شکل کی ایک مشین موجود تھی جس پر آجھی سے زیادہ سکرین تھی۔ میر کی دوسرا طرف کری پر ایک اوچیز عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ موبائل نے تھا۔ ہیڈ کوارٹر انجمن۔ گراٹھ ماسٹر کے اندر داخل ہوتے ہی موبائل نے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے"..... گراٹھ ماسٹر نے میر کے قریب پہنچ جانے کے پا بوجوہ حق کے مل پہنچنے ہوئے کہا۔

"گراٹھ ماسٹر۔ میں نے اچانک خوفناک دھماکے سے"..... موبائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دھماکے۔ میر میں نے تو کوئی دھماکے نہیں سئے۔ کیوں"..... گراٹھ ماسٹر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس دوران وہ ایک کری پر پہنچ پکا تھا۔

"گراٹھ ماسٹر۔ آپ کا آفس ساؤنڈ یووف ہے"..... موبائل نے مودباد لجھ میں کہا تو گراٹھ ماسٹر نے ایٹاٹ میں سر ہلا دیا۔

"لمحک ہے۔ یہ نتاو دہاں ہوا کیا ہے"..... گراٹھ ماسٹر نے اس پار قدرے آہستہ لجھ میں کہا تو موبائل نے سامنے موجود مشین کے بہن پر لپیس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر جیسے ہی موبائل نے ہاتھ ہٹائے سکرین پر جعلتے ہوئے کے ایک بہت بڑے ڈھیر کا منظر دکھائی دیئے لگا۔ کیمرہ اس ڈھیر کے مختلف حصے دکھارہ تھا۔

”سیں گرانٹ ماسٹر۔۔۔“ موبائل نے ایٹھات میں سر بلاتے ہوئے کہا۔ اسے خود بھی اس جانشی پر بے صد رنگ پہنچا تھا اور وہ ان سے اس کا جبرتاک انظام لینا چاہتا تھا اس لئے گرانٹ ماسٹر نے جو پہنچ کیا تھا وہ اس کے دل کی آواز تھی۔  
”بہر جو دشمن موجود ہیں پہلے ان کا خاتمہ کرو“..... گرانٹ ماسٹر نے کہا۔

”ان کا خاتمہ یہاں اندر سے نہیں ہو سکتا کیونکہ آج سے چلے یہ سوچا ہی نہ جا سکا تھا کہ جگل میں کوئی اپنی بھی آنکھیں ہے اس نے ایسا کوئی انظام یہاں موجود نہیں ہے۔۔۔“ موبائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر انہیں کیسے ہلاک کیا جائے گا۔۔۔“ گرانٹ ماسٹر نے ہونت پھٹکتے ہوئے کہا۔

”اس کے لئے ہم عقیلی طرف سے پیش دے کھولوں کر اپنے آدمی بارہ بھیج کر ان کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ ہمارے آدمی پکڑ کا کٹ کر ان کی عقیلی طرف پھٹک کر ان پر میراں فائز کھول سکتے ہیں۔۔۔“ موبائل نے کہا۔

”نہیں۔ ہم انہیں اتنی آسان موت نہیں مرنے دیں گے۔“ انہوں نے اہمیں ہماری زندگی کا سب سے بڑا لفڑان پہنچایا ہے اس لئے انہیں آسان موت نہیں مارنا بلکہ ان کی موت انجامی جبرتاک ہو گی۔۔۔“ گرانٹ ماسٹر نے ایک بار پھر جوش میں میز پر لے کر مارتے

”ادھ۔ ادھ داقتی۔ لیکن یہ جگل میں کیسے داخل ہو گے۔“ گرانٹ ماسٹر نے اس پار جیجنگ کی بجائے اپنی تشویش بھرے لیجے میں کہا۔  
”میرا آئندیا ہے گرانٹ ماسٹر کہ یہ لوگ بیک دے کے ذریعے کسی طرح سمجھ سلامت بیک ہاؤس پہنچ اور پھر وہاں سے مشین ہاؤس پہنچے۔ دونوں ہاؤسز میں سب افراد کو ہلاک کرتے ہوئے انہوں نے وہاں واڑیں برمٹ کے اور کسی طرح جگل میں داخل ہو گے۔ مشین ہاؤس کی مشینی انہوں نے پہلے ہی تباہ کر دی تھی ورنہ یہ جگل میں ایک لمحہ بھی زندگی نہ رکھتے تھے۔ میں نے چینگ کی ہے۔ جگل میں ہارے دس پانچ سو پر موجود ہیں افراد بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور پھر انہوں نے دونوں ہاؤسز جاہ کئے ہیں اور خود اب ہیڈ کوارٹر کے سامنے چھپے ہوئے پہنچے ہیں ہاڑ کہ ہم حصے ہی صورت حال معلوم کرنے کے لئے راستہ کھول کر باہر جائیں یہ اندر داخل ہو کر کارروائی کر لیں۔۔۔“ موبائل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہے۔ اب میں سب پچھے بھی گیا ہوں۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایک بوڑھے کو یہاں رکھ کر میں نے اپنے بیویوں پر خود کلبازی ماری ہے۔ کاش میں نے مارطانہ حکومت کی بات نہ ملنی ہوتی لیکن ان لوگوں نے مجھے جو لفڑان پہنچایا ہے اس کا انظام صرف ان کی موت سے تکملہ نہیں ہو گا۔ اب اس بڑھتے ایشی کی کوئی بھی مرنا ہو گا۔۔۔“ گرانٹ ماسٹر نے پچھا کرتے ہوئے لیجے میں کہا۔

لیتا۔ کوئی بھتیار ان کے پاس نہیں رہتا چاہئے۔..... گراٹھ ماسٹر نے کہا۔

"لیں گراٹھ ماسٹر۔ کیا اس بڑھے ایشیائی کو بھی بے ہوش کر دیا جائے تاکہ اسے بھی آپ کے سامنے ہوش میں لا لایا جائے۔" موبائل نے کہا۔

"ہاں..... گراٹھ ماسٹر نے کہا اور جیزی سے ہڑکر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں داخل ہوا اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود ریک سے شراب کی ایک بڑی بوتل اٹھا کر اور اسے کھول کر من سے لگا لیا۔

"بہونہ۔ چاؤ گروپ سے ٹکار پھیٹ آ رہے تھے۔ نہیں۔" گراٹھ ماسٹر نے شراب کا لمبا گھونٹ لے کر بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر بوتل کو دوبارہ منہ سے لگا کر وہ شراب اس طرح پینے لگا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو۔

ہوئے کہا۔ "لیں گراٹھ ماسٹر۔ میری بھی بھی خواہش ہے۔ ایسے لوگوں کی موت واقعی عبرتاک ہوئی چاہئے۔" موبائل نے خوشامدانہ لمحے میں کہا۔

"سنو موبائل۔ اپنے آدمیوں کو بھیج کر ان پر بے ہوش کر دیتے والی گیس فائز کراؤ اور پھر انہیں وہاں سے اخفا کر بڑے تھے خانے میں لے جا کر زنجیروں میں جکڑ دو۔ پھر ان کے میک اپ واش کراؤ۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دو تاکہ میں انہیں اپنے ہاتھوں سے عبرتاک موت مار کر ان سے انتقام لے سکوں اور ہاں سنو۔ اس ایشیائی بڑھے کو بھی وہاں لے جا کر زنجیروں میں جکڑ دو۔ میں اسے یہ دلکھانا چاہتا ہوں کہ اسے چھڑانے کے لئے آنے والوں کا چاؤ گروپ نے کیا عبرتاک حشر کیا ہے۔" گراٹھ ماسٹر نے کھل کر ہوتے ہوئے کہا۔

"لیں گراٹھ ماسٹر۔ حکم کی فوری تعمیل ہو گی۔" موبائل نے بھی انشتہ ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ میرے وہاں آنے کے کسی کو ہوش نہیں آنا چاہئے۔" اس پات کا خاص طور پر خیال رکھنا اور ہاں یہ بھی سن لو کہ یہ لوگ ایجادی خطرناک اور تربیت یافتہ ہیں اس لئے ان سب کو زنجیروں میں جکڑ کر ان کے کزوں کے ہنپتے پریس کر کے جام کر دیا ورنہ یہ لوگ اچاکٹ کرے کھوں بھی سکتے ہیں اور ان کی مکمل چاہی بھی لے

”سرسلطان۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ وہ تو یہاں کسی خدمت کی

امانت ہے اور ابھی میں انہیں ناشد کرا کر بیہاں آ رہی ہوں۔“

بالکل صحیح تھے۔ لوگی نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”تو تمہیں یہاں وقوع پذیر ہونے والے تازہ حالات دو اوقات

کا کوئی علم نہیں ہے۔“ کارگ نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔

”بیخجو۔ کیسے حالات۔ میں کبھی نہیں۔ مکمل کر بات کرو۔“ لوگی

نے ایک کری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کارگ کے پیشے

کے بعد وہ خود بھی اس کے سامنے کری پر بیٹھ گئی۔

”مجھے بھی صحیح پڑھ جائے تمہارے چانے کے بعد۔ میں سونے

کی تیاری کر رہا تھا کہ میں روم کا سو بھاگ دوڑتا ہوا میرے

پاس آیا اور اس نے مجھے سارے حالات بتائے۔ اس نے خود اپنے

کافوں سے سب کچھ سنایا ہے اور اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا

ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے وہ اچارچ موبایش کا خاص آڈی ہے اور

اس کے ساتھ ہی مشین روم میں رہتا ہے۔“ کارگ نے کہا۔

”کیا بتایا ہے اس نے۔“ لوگی نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

”تمہارے اس بوڑھے ایشیائی کو رہا کرنے کے لئے اس کے

ملک سے ایک ٹھم جہاں پہنچا ہے۔ اس میں دو گھومنس اور آنحضرت

ہیں اور جگل میں جہاں کوئی آڈی بھی گرامنگ ماسٹر کی اجازت کے

بغیر دخل نہیں ہو سکتا دہاں یہ لوگ پہنچ گے ہیں۔ انہوں نے جیک

ہاؤس اور مشین ہاؤس دونوں کو یہاں سے تباہ کر دیا اور خود ہیڈ کوارٹر

لوگی سرسلطان کو ناشد کرا کر تائیتھے کے خالی برتن پکن میں رکھ کر

وپس اپنے کمرے میں پہنچیں تھیں کہر کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک

تو جوان اندر واصل ہوا تو لوگی اسے دیکھ کر بے اختیار پھوک پڑی۔

”کیا ہوا کارگ۔“ بھی صحیح تو میں تمہارے کمرے سے واپس

آئی ہوں۔“ لوگی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تمہارا وہ پوزھا ایشیائی مرنے

کے لئے بڑے تہہ خانے میں پہنچ چکا ہے۔“ کارگ نے کہا تو لوگی

بے اختیار اچھل پڑی۔

”پوزھا ایشیائی۔“ کیا مطلب۔ کس کی بات کر رہے ہو۔“ لوگی

نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے کارگ کی بات سمجھتی نہ آئی ہو۔

”اڑے۔ وہ پوزھا ایشیائی۔ کیا نام تباہی تمام نے۔“ سرسلطان۔

ہاں سرسلطان۔“ کارگ نے کہا تو لوگی بے اختیار اچھل پڑی۔

گیا ہے۔ میں نے سو بھاگ کی بات پر اختباڑیں لیا اور میں خود وہاں گیا اور اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ کر آیا ہوں اور عربتکار دیں بعد گراٹ ماہر وہاں پہنچ جائے گا اور پھر ان سب کی عربتکار موت کا آغاز ہو جائے گا۔۔۔ کارگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ سرسلطان کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ صرف ان کے سامنے ان کے لئے آئے والوں کو ہلاک کیا جائے گا۔۔۔ لوگی نے قدرے الہیان بھرے لبھے میں کہا۔

”گراٹ ماہر نے کہا تو یہی ہے یعنی میرا خیال ہے کہ اسے بھی آخر میں ہلاک کر دیا جائے گا کیونکہ موباشے نے اس کی زنجیروں کے کڑوں کے بین میں جام کر دیئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے رہا نہیں کیا جائے گا بلکہ ہلاک کر دیا جائے گا۔۔۔ کارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔ کاش میں سرسلطان کی کوئی مدد کر سکتی۔۔۔ لوگی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپاتے ہوئے رو دیتے والے لبھے میں کہا۔

”اے۔ اے۔ تمہیں کیا ہوا۔ تمہارا کیا لگتا ہے یہ بڑھا ایشیائی۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ تمہاری جان چھوٹ جائے گی اس کی خدمت کرنے سے۔۔۔ کارگ نے جیران ہوتے ہوئے کہا۔

کے سامنے آ کر جھاڑیوں میں چمپ کر چینہ گئے تاکہ چب ہیڈ کوارٹر کا راستہ سکھ لے تو وہ اندر آ کر سب کو ہلاک کر دیں اور اس بوزٹے ایشیائی کو رہا کر کہ واپس ساتھ لے جائیں یعنی چیف موباشے نے سب کچھ چیک کر لیا اور گراٹ ماہر کو پورٹ دی تو گراٹ ماہر خود موباشے کے پاس گیا۔ موباشے نے اسے سب کچھ شیخن کی سکرین پر دکھایا اور جھاڑیوں میں پھیپھی ہوئے دیکھائے ہیں۔ اس پر گراٹ ماہر تو یہی پاگل ہو گیا۔ موباشے نے اسے تجویز دی کہ ہیڈ کوارٹر کا عقیقی راستہ ہکوں کر دے اپنے آدمی بھیج کر دشمنوں کو ہلاک کر دیتا ہے یعنی گراٹ ماہر نے انکار کر دیا۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ان سب کو ایجادی جبرتک موت مارنا چاہتا ہے اس لئے اس نے موباشے کو حکم دیا کہ وہ ان سب کو ہلاک کرنے کی بجائے ہوش کر کے بڑے تہہ خانے میں زنجیروں سے بکڑ دے اور ہے یہ چھڑانے آئے ہیں اسے بھی وہاں پہنچا کر زنجیروں میں جکڑ دیا جائے تاکہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے آدمیوں کو عربتکار موت ہو سکے۔ چنانچہ موباشے نے حکم کی تعلیم کر دی ہے اور باہر موجود دو ہوروڑیں اور آٹھ مردوں کو بے ہوش کر کے اس نے تہ خانے میں لے جا کر زنجیروں میں بکڑ دیا ہے اور نہ صرف بکڑ ہی ہے بلکہ زنجیروں کے کڑوں کے ملن بھی جام کر دیئے ہیں تاکہ وہ کسی طرح بھی انہیں نہ کھوں گی۔ پھر تمہارے اس بوزٹے ایشیائی کو بھی وہاں لے جایا گیا اور اسے بھی زنجیروں میں جکڑ دا

لوگی نے منت بھرے لبھے میں کہا۔  
”تم وہاں جا کر کیا کرو گی“..... کارگ نے جرت ہمارے پاس  
میں کہا۔

”میں اپنی آنکھوں سے آخری بار اپنے باپ کو دیکھنا چاہتی  
ہوں۔ کارگ مجھ پر یہ احسان کر دو ورنہ میں ساری عمر ترپی رہوں  
گی“..... لوگی نے کارگ کے سامنے باخوبی جوڑتے ہوئے انہیں  
منت بھرے لبھے میں کہا۔

”لیکن تم وہاں کسی کے جا سکتی ہو۔ وہاں تو موبائل اور گرافٹ ماسٹر  
 موجود ہوں گے۔ وہ تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دیں گے“..... کارگ  
 نے کہا۔

”پکھو تو کرو پلیز“..... لوگی نے خد کرتے ہوئے کہا۔  
”ایک کام ہو سکتا ہے“..... کارگ نے چند لمحے خاموش رہنے  
 کے بعد کہا۔

”وہ کیا۔ جلدی تاذ“..... لوگی نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔  
”اس تہہ خانے کے اوپر گلبری ہے جس میں روشن داں ہے جو  
اس تہہ خانے میں کھلتے ہیں۔ یہ گلبری خالی پڑی رہتی ہے۔ میں  
تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں۔ تم تکسی بھی روشن داں کی جھری سے  
اپنے اشیائی باپ کو دیکھتی رہتا۔ بس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو  
سکتا اور یہ میں صرف دوست کی خاطر کر رہا ہوں“..... کارگ نے  
کہا۔

”تم نہیں بھج سکو گے۔ تم نہیں بھج سکے۔ کاش تم بھج سکے“.....  
لوگی نے اس ہمارا باقاعدہ روٹے ہوئے کہا۔

”ارے۔ چپ کر جاؤ۔ مجھے تاذ کیا ہوا ہے۔ میں تمہارا دوست  
ہوں۔ میں تمہیں روٹہ نہیں دیکھ سکتا“..... کارگ نے بڑی طرح  
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”میرا باپ پچھن میں ہی مر گیا تھا۔ وہ مجھے بے حد پیار کرتا  
تھا۔ اس کی موت کے بعد میری ماں نے دوسرا شادی کر لی اور  
میں گلی کو چوں میں آوارہ پھر تی ہوئی بیزی ہو گئی تو چاہا گروپ نے  
مجھے حاصل کر لیا۔ بیجان بھنگے مردوں کی تماں قسموں سے تو پالا پڑا  
ہے لیکن ہاپ مجھے پھر بھی نہیں مل سکا۔ سرسلطان کے روپ میں  
پہلی ہار مجھے میرا باپ دوبارہ ملا ہے اور اب وہ بھی ماں اجارہ ہے۔“  
لوگی نے روٹے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ بیجان تو  
وہی کچھ ہوتا ہے جو گرافٹ ماسٹر اور موبائل چاہتے ہیں۔ میں اور تم  
کیا کر سکتے ہیں اس لئے صبر کرو۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں  
ہے“..... کارگ نے کہا۔

”کیا تم میرا ایک کام کر سکتے ہو“..... لوگی نے اچانک پوچھ  
کر کہا۔

”کیا“..... کارگ نے پوچھ کر پوچھا۔  
”کیا تم مجھے اس ہرے تہہ خانے میں کسی طرح پہنچا سکتے ہو“.....

ایکار۔ وہ واپسِ مزی اور آ کر کری پر بیٹھ گئی۔ تقریباً اس مددگار دروازہ کھلا اور کارگ اندر واصل ہوا۔

"لیا ہوا..... لوگی نے بے چین سے لبھ میں پوچھا۔

"آؤ۔ وہاں کوئی نہیں ہے۔ میں دیکھ آیا ہوں اور گائٹ ماسٹر کسی بھی لمحے دہان پھٹک سکتا ہے۔۔۔ کارگ نے کہا اور واپسِ مزگیا تو لوگی اٹھ کر اس کے پیچے چل دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو راہدار یوں سے گزر کر بیرون ہوں کے سامنے پھٹک گئے۔

"اوپر چلی جاؤ اور سن۔ کوئی حرکت نہ کرنا دو دن تھمارے ساتھ ساتھ میں بھی مارا جاؤں گا۔۔۔ کارگ نے اسے تجھے کرتے ہوئے کہا۔

"میں پاکل تو نہیں ہوں۔ تم اٹیپن ان رکھو۔۔۔ لوگی نے مکراتے ہوئے کہا اور پھر بیرون ہیاں پھٹا گئی ہوئی وہ اوپر چھٹتی چلی گئی جبکہ کارگ واپسِ مزگیا تھا۔ بیرون ہیاں چڑھنے کے بعد وہ ایک گلبری میں بیچ گئی جس میں ہڑے ہڑے تین روشن دان تھے جو تھوڑے تھوڑے کھلے ہوئے تھے۔ لوگی نے ایک روشن دان کی جھری سے جھاٹک کر دیکھا اور پھر دوسراے اور پھر تیسراے روشن دان کے سامنے بیٹھ گئی۔ تیرے روشن دان سے اسے وہ دیوار بھی نظر آ ری تھی جن میں زنجیریں نصب تھیں اور ان زنجیروں سے دو عورتیں اور آٹھ مرد بکلاے ہوئے تھے اور یہ سب بے ہوش تھے۔ ان کے جسم پیچے کوڑھلے ہوئے تھے جبکہ سب سے آخر میں سلطان

"تمہارا بے حد شکر یہ کارگ۔ میں تمہارا بیو احسان زندگی بھرنے بھولوں گی۔۔۔ لوگی نے سرت سے کامنے ہوئے لبھ میں کہا۔

"نمیک ہے۔ تم سین رکو میں جا کر ٹیکری کی صورت حال دیکھ آؤں پھر تمہیں ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔ کارگ نے کہا اور کری سے اٹھ کر دی تیز تیز قدم اٹھانا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اگر انہوں نے سلطان کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تو میں ان سب کو ہلاک کر داںوں گی۔ اس کے بعد چاہے جنم کے نکلے ہی کیوں نہ کر دیے جائیں۔۔۔ لوگی نے کارگ کے کمرے سے چانے کے بعد بڑی بڑی ہوئے کہا۔ اس کے پیچے پر گھری سمجھی گئی تھی۔ پھر وہ اُنی اور تیزی سے پھٹی ہوئی اندروں کر کرے میں پھٹی گئی۔ اس نے وہاں موجود دیوار میں نصب الماری کھوئی۔ اس الماری کے پنچھے حصے میں ایک خفیہ خانہ موجود تھا۔ اس نے وہ خانہ کھولا تو اس کے اندر ایک مشین پسل اور اس کا میگرین موجود تھا۔ یہ اس نے کچھ عرصہ پہلے کارگ کے سامنے سے چھالا تھا۔

اس چوری سے اس وقت اس کا کوئی خاص مقصد نہ تھا۔ اس کے ذہن میں صرف یہ بات تھی کہ یہ مشین پسل کسی وقت اس کے کسی کام آ سکتا ہے اور آج اسے اس مشین پسل کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ اس نے مشین پسل اٹھایا اور اس میں میگرین ڈال لیا اور پھر اسے اپنی پیٹت کی پیٹت میں اندروں طرف رکھ لیا کہ اوپر سے شرٹ آ جانے کی وجہ سے اب وہ وہ نظر شا آ رہا تھا اور اس کا

گراٹھ ماسٹر اپنے آفس میں بیٹھا مسلسل شراب پی رہا تھا اور ساتھ ساتھ وہ بار بار اس طرح فون کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے فون کی ٹھنڈی نہ بیخچ پر جیسے ہوئی ہو۔

” یہ موبائلے آخر کر کیا رہا ہے۔ اتنا وقت گز رکھا ہے اور یہ ایک چھوٹا سا کام ہی نہیں کر سکا۔ ہمیشہ..... ” گراٹ ماسٹر نے پڑھ رہا تھا کہا اور اسی لمحے فون کی تھنچی بیٹھی تو اس نے اس طرح بچھت کر رسیور انھیا جیسے اسے خطرہ ہو کر اگر اس نے فوری رسیور ش انھیا تو تھنچی بتیں بند ہو جائے گی۔

”لیں۔ گراؤنڈ مارٹ سپلائیک“..... گراؤنڈ مارٹ نے پختہ ہوئے بچے میں کہا۔

”موباشے بول رہا ہوں گراغن ماسٹر“ ..... دوسرا طرف سے  
موباشے کی مودہ بات آواز سنائی دی۔

تھے۔ ان کے ہاتھ بھی زخمیوں میں جگڑے ہوئے تھے لیکن وہ کری پر میٹھے ہوئے تھے اور ان کی گورن بھی ڈھکلی ہوئی تھی اور سلطان کو کری پر میٹھا دیکھ کر لوگی کو کچھ دعا درسی کی ہوتی کہ یہ لوگ سلطان کو ہلاک نہیں کرتا چاہیے درست انہیں اس طرح کری پر نہ مٹھاتے لیکن اس کے باوجود اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر ان لوگوں نے سلطان کو ہلاک کیا تو وہ بھی نہ صرف موبائلے بلکہ گرانڈ ماش روپی گولیاں مار کر ہلاک کر دے گی اور پھر خود کو شکست کر لے گی اور وہ اس فیصلے پر عمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار بھی تھی۔

تعریف کرتے ہوئے کہا۔  
”مکریہ جناب۔ میں نے میک اپ واٹر مگوا کر ان سب کے  
میک اپ بھی واٹ کر دیے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو  
فون کیا ہے۔ آپ چیزیں حکم دیں۔“ موبائل نے موڈہانہ لمحے  
میں کہا۔

”تم نے مشین ہاؤس اور بلیک ہاؤس کو چیک کرنے کے لئے  
آدمی بھیجے ہیں یا نہیں۔“ گراٹ ماٹر نے پوچھا۔  
”میں نے آدمی بھجوائے تھے اور انہوں نے بھیجے وہیں سے  
رپورٹ بھی دے دی ہے۔“ موبائل نے کہا۔

”کیا رپورٹ دی ہے۔“ گراٹ ماٹر نے پوچھا۔  
”دوقلوں ہاؤس مکمل طور پر جاہ ہو چکے ہیں جناب اور ان میں  
 موجود کوئی آدمی بھی زندہ نہیں چکا۔ اس کے ساتھ ساتھ جگل میں  
 موجود ہمارے اس شقٹ کے قائم آدمیوں کو بھی ان دشمنوں نے  
 بلاک کر دیا ہے۔“ موبائل نے کہا۔

”ویری یعنی۔ اب میں اور زیادہ عبرتاک انحصار میں اپنی بلاک  
کروں گا۔ میں آ رہا ہوں۔“ گراٹ ماٹر نے اپنی غصیلے لمحے  
میں کہا اور رسپورٹ کریل پر فتح کر اس نے بیز پر پڑی ہوئی شراب  
کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگائی اور جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے  
اسے ایک طرف پڑی پاسکت میں اچھا دیا اور پھر وہ کری سے  
اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہیرونی دروازے کی طرف ہلاہ گیا۔

”کیا ہوا ہے۔ تم نے اتنی دیر کیوں لگا دی۔“ گراٹ ماٹر نے  
پہلے کی طرح چیختے ہوئے لمحے میں کہا۔

”آپ کے احکامات کی قسم کر دی گئی ہے جناب۔“ موبائل  
نے پہلے سے زیادہ موڈہانہ لمحے میں کہا۔  
”تفصیل بتاؤ۔“ گراٹ ماٹر نے اس پار قدرے اطمینان

بھرے لمحے میں کہا۔  
”میں نے پہلے کو اڑکا عینی سچی دے کھول کر چاؤ جانا بازوں کو  
باہر بھجا اور انہوں نے ان دشمن ایجنٹوں پر بے ہوش کر دینے والی  
ٹکسیں قاتر کر دی۔ پھر میں نے سامنے کا راستہ کھولا اور چاؤ جانا باز  
انہیں اٹھا کر ہیئت کوارٹر میں لے آئے۔ بڑے تھے خانے میں لا کر  
میں نے اپنے سامنے انہیں زنجروں میں جکڑا اور آپ کے حکم کے  
طبقاً میں نے خود اپنے سامنے کڑوں کو کھولنے والے میں پر لیں کر  
کے جام کر دیے۔ اس کے بعد اس بڑھتے الشیائی کو اس کے  
کرے میں بے ہوش کر کے بڑے تھے خانے میں لایا گیا اور اس  
کے پاٹھ بھی زنجروں میں جکڑ دیئے گئے لیکن میں نے اسے کھڑا  
کرنے کی بجائے کری پر اس لئے بخدا بیا کہ اس طرح جب آپ  
چاہیں گے اسے ہوش میں لے آیا جائے گا ورنہ وہ بوڑھا معمولی  
سے بھٹکے سے بھی یا تو بلاک ہو جاتا یا ہوش میں آ جاتا۔“ موبائل  
نے باقاعدہ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گلڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔“ گراٹ ماٹر نے موبائل کی

”انہیں ہر صورت میں جبرتاک موت مرنا ہو گا اور یہ لوگ چونکہ اس بڑھتے ہوئے کو پھر انے آئے تھے اور انہوں نے اس بڑھتے کی خاطر چاؤ گروپ کے سمت اپ کو اس انداز میں جاہ کیا ہے اس لئے اس بڑھتے کو بھی ہوش میں لے آؤ اور ان سب کے سامنے پہنچے اس بڑھتے کا نامہ کر دو تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ جس کی خاطر انہوں نے اتنا پکھ کیا ہے وہ کس طرح ان کے سامنے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔۔۔ گراٹھ ماشر نے چیختے ہوئے کہا۔

”ان سب کو بھی ہوش میں لانا ہے گراٹھ ماشر۔۔۔ موبائل نے موبدان لے چکے۔۔۔

”ہاں۔۔۔ سب کو ہوش میں لے آؤ اور ہاں۔۔۔ تم نے ان کے کمزوری کے بیٹن پر یس کر کے جام کر دیے ہیں یا نہیں۔۔۔ گراٹھ ماشر نے چوک کر پوچھا۔

”یہیں گراٹھ ماشر۔۔۔ آپ کے علم کی قیل کر دی گئی ہے۔۔۔ موبائل نے کہا۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ اب انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ میں ان سب سے چند ہاتھیں کر کے انہیں جبرتاک موت مارنے کا بندوبست کر دوں اور ہاں۔۔۔ جو گوش کو بلاڈ اور اسے کہتا کہ وہ اپنا جلا دوں والا کھاندرا لے آئے۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔ گراٹھ ماشر نے کہا تو موبائل نے عقب میں موجود مسلسل افراد میں سے ایک کو جو گوش کو لانے کے لئے بیچ دیا اور دوسرا کو انہیں ہوش میں لانے کی حکم

تحوڑی دیر بعد وہ ایک ہاں نما تھے خاتے میں داخل ہوا تو وہاں سامنے دیوار میں نسب کنڈوں سے شلک زنجیروں سے دو عورتیں اور آٹھ مرد بچڑے ہوئے تھے۔۔۔ ان کے صرف ہاتھ کنوں میں ڈال کر انہیں جکڑا گیا تھا جبکہ ان کے ہی آزاد تھے۔۔۔ ایک بڑھتے آدمی کو بھی کری پر بھاکر اس کے دو قوتوں ہاتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ دو قوتوں اور آٹھ مردوں کے جسم مجھے کی طرف ڈھکلے ہوئے تھے جبکہ کری پر بیٹھے ہوئے بڑھتے آدمی کا جسم بھی ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔۔۔ بڑھا اپنی اسی ٹھیکل میں تھا جس میں وہ یہاں لایا گیا تھا۔۔۔ البتہ وہ آٹھوں مرد اور ایک عورت ایشیائی پھردوں میں تھے جبکہ ایک عورت سوکی نہ تھی۔۔۔ سامنے دو کریساں رکھی ہوئی تھیں۔۔۔ ہاں میں اس وقت موبائل نے سمیت چار سلسلے افراد موجود تھے۔۔۔ ان سب نے چاؤ گروپ کی تھوسیں یو یونیفارم پہنی ہوئی تھیں اور جدید ترین مشینیں ان کے کانڈوں سے لفکی ہوئی تھیں جبکہ موبائل اس بس میں تھا جس میں پہلے گراٹھ ماشر کی اس سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ ان سب نے گراٹھ ماشر کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔۔۔

”ہونہے۔۔۔ تو یہ ہیں وہ ایجنسٹ ہنڈوں نے بیک پاؤں اور مشین ہاؤس کو جاہ کیا ہے اور چاؤ گروپ کے بے شمار افراد کو ہلاک کیا ہے۔۔۔

”گراٹھ ماشر نے کری پر بیٹھ کر ایجادی نفرت بھرے لے چکے میں کہا۔۔۔

”یہیں گراٹھ ماشر۔۔۔ یہ وہی لوگ ہیں۔۔۔ موبائل نے موبدان لے چکے میں کہا۔۔۔

غمان کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے انتیار سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اس طرح کھڑے ہوتے ہی اس کے بازوؤں میں دوڑنے والے درد کی لمبی لامبی ٹکمیں۔ اس نے جیت ہجری نظروں سے ادھر سرگھایا تو وہ یہ دیکھ کر جیوان رہ گیا کہ وہ ایک بڑے ہال ناتھ خانے میں موجود تھا۔ اس کے تمام ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ دیکھ کر ایک بار تو جیرت سے اچھل پڑا کہ سب سے آخر میں کری پر سلطان بھی موجود تھے لیکن ان کا جسم بھی ڈھیلا پڑا ہوا تھا اور ان کے دلوں ہاتھ بھی زنجروں سے بندھے ہوئے تھے۔ ان کے جسم میں بھی اب درکت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ غم ان یہ دیکھ کر بھی چرچک پڑا کہ اس کے تمام ساتھی اپنے اصل چہروں میں تھے۔ جس سے وہ سمجھ گیا کہ وہ بھی اپنا اصل ٹھکل میں ہو گا۔ اس

دے دیا تو ایک سلیک آدمی تیزی سے چلتا ہوا تھا خانے سے باہر پڑا گیا جبکہ دوسرا نے جیب میں پاٹھو ٹالا اور جیب سے ایک بوتل نکال کر وہ تیزی سے بے ہوش افراد کی طرف پڑھ گیا۔  
”تم بھی پینچھے چاؤ موبائی“..... گرانٹ ماشر نے موبائل سے  
خاطب ہو کر کہا جو بڑے موبائل انداز میں کھڑا تھا۔  
”لیں گراٹھ ماشر“..... موبائل نے کہا اور پھر وہ موبائل انداز میں ساتھ دالی کری پڑھ گیا۔ جیب سے بوتل نکالنے والے نے بوتل کا ڈھکن پٹایا اور ایک ایک کر کے اس نے ان بے ہوش افراد کی ہاتھ سے بوتل کا دباش لگایا اور پھر اسے بند کر کے جیب میں دال لیا۔ اسی لمحے تھے خانے کا دروازہ کھلا اور ایک بے قد اور بھیسے چیز جسم کا چاؤ اندر واپس ہوا۔ اس کے جسم پر چاؤ کی مخصوص یونیفارم تھی اور اس کے ہاتھ میں قدیم میں دور کے جلادوں جیسا کھانا دا تھا جس کے کنارے انجانی تیز تھے اور وہ روشنی میں چمک رہے تھے۔  
”حکم گراٹھ ماشر“..... جو گوش نے آگے بڑھ کر موبائل پہلے میں کہا۔

”میں کھڑے رہو۔ ہماری بھی یہی میں حکم دوں اس کی فوری قبول کرنا“..... گرانٹ ماشر نے کہا۔  
”لیں گراٹھ ماشر“..... جو گوش نے جواب دیا۔ گرانٹ ماشر اب سامنے موجود افراد کی طرف متوجہ ہو گیا تھا کیونکہ ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ رہے تھے۔

آنکھوں کے سامنے اس بڑھتے کے جنم کا ایک ایک لکڑا اوچھر دوں گا۔ اس کے بعد میکی شرم سب کا بھی ہو گا۔ تمہاری موت اجتنابی عمر تاک ہو گی۔ اجنبائی عمر تاک۔۔۔ ایک آدمی نے غصے سے بچنے ہوئے لپھ میں کہا۔

”تم کون ہو۔ پہلے اپنا تعارف تو کرو۔۔۔“ عمران نے ہوٹ چلاتے ہوئے کہا۔ دیے اس کے ساتھ ساتھ اس کی الگیاں کڑوں پر تیزی سے ریکھ چس اور گواں نے کڑوں کے بین تلاش کر لئے تھے لیکن وہ پرسیں نہ ہارہے تھے اور چند لمحوں بعد اس کی حساس الگیوں نے گھوسی کر لیا کہ ہڈوں کے مردوں کو پاتا چہہ ٹھوک کر چوڑا کر دیا گیا ہے اس نے اب کڑے کسی صورت نہیں کھل سکتے تھے۔ اس نے ان سے رہائی کی کوئی ترکیب سوچنا شروع کر دی۔

”میں گراٹ ماشر ہوں۔ چاؤ گروپ کا گراٹ ماشر اور یہ ہیلے کوارٹر انخارج موبائل ہے۔ جس نے تھیں باہر چیک کیا اور پھر ہیلے کوارٹر کا عقیقی راستہ کھول کر آدمی بھجوکر جھیسیں بے ہوش کر کے بیباں لایا گیا اور یہ سب اس لئے کیا گیا کہ میں جھیسیں آسان موت نہیں مارنا چاہتا تھا اور یہ چاؤ گروپ کا جلاad ہے جو گوش۔ تم اپنا نام بتاؤ۔۔۔“ گراٹ ماشر نے بڑے پر گور لپھ میں کہا۔

”بچھے علی عمران ایم ایشی۔۔۔ ذی ائشی (آکسن) کتھے ہیں اور یہ سب میرے ساتھی ہیں۔۔۔“ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کے مناظر کی طرح ایک لمحے میں گھوم گئے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنگل میں موجود تمام چاؤ گروپ کے افراد کا خاتمہ کر کے اور بلیک ہاؤس اور میشن ہاؤس کو تباہ کر کے ہیلے کوارٹر کے سامنے چھاؤیوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے تاکہ جیسے ہی ہیلے کوارٹر کا راستہ اندر سے کھولا چائے وہ اندر داخل ہو کر اپنا مشن کمل کر سکیں لیکن پھر اچانکہ ہی اس کے کافلوں میں سلک ٹلک کی آوازیں پڑیں اور اس سے پہلے کہ وہ سختی سے ان کے ذہن تاریک پڑتے چلے گئے اور اب عمران کو بیباں ہوٹ آیا تھا۔ دیے سلطان کو بیباں موجود کی کہ اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں بے ہوش کے عالم میں ہیلے کوارٹر میں لا لایا گیا ہے اور یہ بڑا ہاں غما تہہ خانہ چاؤ گروپ کے ہیلے کوارٹر کا بھی حصہ ہے۔ سامنے کریسوں پر دو اوچھر عمر آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ دو لوگوں نے سوٹ پہنے ہوئے تھے جبکہ ان کے عقب میں میشن گنوں سے سلچ تین افراد موجود تھے اور کریسوں کے ساتھ ایک لبے قد اور بھنسے کے سے جنم کا ماں کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں قدیم دور کے جادوں جیسا کھانڈا تھا اور ان چاروں نے چاؤ گروپ کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔

”تم ہوش میں آ گئے۔ تم نے بلیک ہاؤس اور میشن ہاؤس کو جا کیا اور چاؤ گروپ کے بے شمار افراد کو ہاٹا کیا۔ صرف اس لئے کہ تم اس بوڑھے کو زندہ لے جانا چاہئے تھے لیکن اب میں تمہاری

"تم بھج پر اپنی ڈگریوں کا رجب ڈال رہے ہو۔ یہ ڈگریاں  
بیہاں تھیاری کوئی مدد نہ کر سکیں گی۔" گراٹھ ماشر نے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

" عمران تم اور بیہاں" ..... اچاںکہ سرسلطان کی حرمت بھرنی  
آواز سنائی دی۔

"جی سرسلطان۔ ہم بیہاں تک جتنی گئے ہیں" ..... عمران نے کہا۔  
"جیں یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم سب تو زخمیوں میں جکڑے ہوئے  
ہو۔" ..... سرسلطان نے پریشان سے لبھے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ہم حق پر ہیں" ..... عمران نے  
کہا۔

"جو گوش" ..... اچاںکہ گراٹھ ماشر نے جھیک کر کہا۔  
"و حکم گراٹھ ماشر" ..... کھاشا کپلاے ہوئے جا نے موبدانہ  
لبھے میں کہا۔

"ہم یوزٹ کو کرسی سے جھیک کر فرش پر ڈالو اور پھر کھاڑے  
سے اس کے پہلے پیر کاٹو، پھر نا گئیں۔ اس طرح گروں تک کائنے  
چلے چاؤ" ..... گراٹھ ماشر نے بڑے سفا کا نہ لبھے میں کہا۔

"حکم کی قبول ہو گی گراٹھ ماشر" ..... جو گوش نے جواب دیا اور  
تیر چیز قدم اٹھاتا ہوا وہ سرسلطان کی طرف بڑھتے لگا۔

"نہیں۔ میں نے اس کے گروں کے ہنچ چڑے ٹھیں کے اس  
لئے میں اس کے باٹھ کھلوا دوں اور میرے آدمی اس کو فرش پر لا

دیں۔ پھر تم آسمانی سے گراٹھ ماشر کے حکم کی قبول کر سکو گے۔"  
موباشے نے انتہے ہوئے کہا اور پھر اس نے مزکر اپنے عقب میں  
کھڑے ہوئے تینوں مسلح افراد کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور وہ  
تینوں تیزی سے سرسلطان کی طرف بڑھتے گئے۔ عمران نے بے  
اختیار ہونٹ پکھی لئے۔ اس کے ذہن میں وہاکے سے ہونے لگ  
گئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ واقعی اس سفاقی کی مظاہرہ کریں  
گے لیکن وہ اس وقت واقعی ہے بس تھا۔ اس نے بے اختیار اپنے  
دوپون ہاتھوں کو آگے کی طرف پھٹکے دینے شروع کر دے لیکن  
کڑے مغبوطی سے دیوار میں لصہ تھے۔ اسی لمحے ایک مسلح آدمی  
نے پاتھر اٹھا کر سرسلطان کے دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد کر دیئے  
اور پھر انہیں بازو سے پکڑ کر ایک پھٹکے سے فرش کی طرف اچھاں  
دیا۔ سرسلطان چیختنے ہوئے فرش پر جا گئے۔ وہ پوزٹھے بھی تھے اور  
پھر وہ فیلڈ کے آدمی نے تھے اس لئے غاہر ہے وہ ان مسلح افراد کے  
مقابلے میں پچھو بھی نہ کر سکتے تھے۔ دوسرے لمحے ایک آدمی نے  
سرسلطان کے دونوں کامدھوں پر بیٹر رکھ کر دباؤ ڈال دیا تاکہ  
سرسلطان حرکت نہ کر سکیں جبکہ دوسرے آدمی نے ان کے پیٹ پر  
باؤں رکھ کر دباؤ ڈال دیا تھا۔ سرسلطان کے مٹکے چھین گل رہی  
تھیں۔

"ہا۔ ہا۔ اس کے جی کافو" ..... گراٹھ ماشر نے بڑے سفا کا ن  
امداز میں قچپہ لگاتے ہوئے کہا اور جو گوش نے فوراً کھاڑے کو فضا

کہ اور اس کے ساتھی میں انہوں نے دلوں پا تھے پر رکھ لے۔  
”سرسلطان۔ دروازہ اندر سے بند کر دیں۔۔۔ اچاک میران  
نے چیختے ہوئے کہا تو چیسے ساکت فضا میں بھونچال سا آ گیا۔  
عمران کے تمام ساتھی اس طرح چونکہ پڑے تھے چیسے کسی نے پھر  
کے جھسوں کو جادو کی چھڑی لکھ کر زندہ کر دیا ہو۔  
”عمران۔ عمران میئے وہ لوگی۔ لو۔ لوگی۔ عمران میئے۔۔۔ سرسلطان  
اہمی تک اس فرائس میں تھے۔  
”سرسلطان۔ دروازہ بند کر دیں درستہ یہ لوگ اندر آ جائیں گے۔  
عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ باں۔ باں۔ اچھا۔ اچھا۔۔۔ سرسلطان نے اس  
طرح چونکہ کہا ہے ائمہ بھی پہلی بار یہ احساس ہوا ہو کہ وہ کس  
پوئیشیں میں موجود ہیں۔ انہوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر  
دروازے کے اندر سے لاک کر دیا۔

”اب یہ میں گن اخاں میں اور میری زنجیریں دیوار میں جس  
کڑے سے شلک ہیں وہاں انداھا وھنڈ فارٹگ کر دیں۔ میں ذرا  
ہاتھ اونچا رکھیں۔۔۔ عمران نے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں کہا تو  
سرسلطان نے کسی پیارہ نام کے معمول کی طرح آگے بڑھ کر فرش پر  
پڑی ہوئی ایک ایک مشین گن اخاں لیکن ان کے ہاتھ اس طرح کاپ  
رہے تھے ہیسے وہ رعش کے مریض ہوں۔

”مگر ایک نجیں سرسلطان لیکن جلدی کریں اہمی تو باہر والے یہ

میں بلند کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی حالت، اتنی غیر ہو  
رہی تھی کہ اچاک مشین پسل کی ترڑاہت کے ساتھ ہی سرسلطان  
کے اوپر چھٹے ہوئے دلوں آدی، ور کھاڑبے کو سر سے بلند  
کرنے والا بوجوش تینوں چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ عمران اور اس  
کے ساتھیوں کی نظریں اوپر کو اچھیں تو انہوں نے اوپر موجود روشن  
دان سے گولیاں برآمد ہوتی دیکھیں۔ ان تینوں کے گرتے ہی ایک  
پار پھر گولیوں کی بارش ہوئی اور اس بارہ تیسرا سلیخ آدی، سوچا شے اور  
گراہنڈ ماسٹ ان گولیوں کا نشاد بے اور تینوں چیختے ہوئے یقچے جا  
گرے۔ گولیاں اہمی تک رس رہی تھیں۔ چند گلخون بعد گولیاں  
برہنہ ہو گئیں اور ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں لوگی ہوں ڈیٹ۔۔۔ میں لوگی ہوں۔۔۔ میں نے اپنے ڈینے کو  
پچانے کے لئے اپنی جان کی قربانی دے دی ہے۔۔۔ میں خود کشی کر  
رہی ہوں۔۔۔ مجھے یاد رکھنا ڈیٹ۔۔۔ میں تمہاری بیٹی ہوں ڈیٹ۔۔۔ نسوانی  
آواز میں کہا گیا تو فرش پر ساکت اور بے حس پڑے ہوئے سرسلطان  
اس طرح ترپ کراٹھے چیزے ان کے جسم میں موجود ہزاروں پر ٹک  
اچاک محل گئے ہوں لیکن بات ختم ہوتے ہی گولی چلنے کی آواز  
کے ساتھ ہی ایک گھنی تکھنی نسوانی یقچے سنائی دی اور پھر کسی جسم کے  
گلیری میں گرتے کا دھماکہ سنائی دیا۔

”لوگی۔ لوگی۔ میری بیٹی لوگی۔۔۔ سرسلطان ہو دروازے کی  
طرف دوڑتے ٹلے جا رہے تھے، نے یک لفڑی ٹھنک کر رکھتے ہوئے

ہے۔۔۔ سرسلطان نے پوچھ کر کہا۔

”ابھی اس کھاڑے سے اگر آپ کے ٹکڑے کر دیے جائے تو کیا یہ قانونی تھا۔ ہم یہاں اپنی چائیں بچانے کے لئے عالی اصول پر عمل ہیڑا ہیں سرسلطان۔ اب دیکھیں آپ کی جان بچانے کے لئے اس لڑکی لوگی نے اپنے ہی ساتھیوں کو ہلاک کر کے خود کشی کر لی ہے۔۔۔ عمران نے کہا جبکہ اس ووران عمران کے ساتھی وہاں موجود احتجاج کر اور دروازہ بھوکھل کر ہاہر نکل گئے تھے۔

”یہ لوگی کا اپنا فصل تھا اور لوگی پاکیشانی نہیں تھی۔ کاش لوگی خود کشی نہ کرتی۔ وہ بہت اچھی لڑکی تھی۔ اس نے بھی کی طرح میری خدمت کی ہے۔۔۔ سرسلطان نے انتہائی وکھنی بیجھ میں کہا۔

”لوگی نے صرف آپ کو نہیں بچایا بلکہ پوری سیکرت سروں پر اس کا احسان ہے ورنہ اس پار جو حالات پیش آئے ہیں انہوں نے ہم سب کو تکمیل طور پر بے بس کر دیا تھا۔۔۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے اثبات میں سر پلا دیا۔

سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ فائزگ ہم پر کی جا رہی ہے لیکن کسی بھی لمحے معاملات بگز کہتے ہیں۔۔۔ عمران نے انتہائی سمجھیدہ بیجھ میں کہا تو سرسلطان نے مشین گن کو دوتوں ہاتھوں سے منبوطي سے پکڑا اور پھر اس کا رخ اس کڑے کی طرف کر کے بس سے عمران کے پازوں میں زنجھریں موجود تھیں ہوتھ بیچھ کر رنگر ڈبایا۔ ان کے پاٹھ ایک بارہزے لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ کو سنجال لیا اور اس کے ساتھ ہی کڑے کے پر پٹھے اڑ گئے اور عمران کے پاٹھ ان کڑوں سے آزاد ہو گئے۔ البتہ اس کے دوتوں پازوں میں کڑوں کے ساتھ مسلک زنجھریں ابھی تک رہی تھیں۔ سرسلطان نے فائزگ بند کر دی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سرسلطان کے پاٹھ سے مشین گن لے کر اس کا رخ دیوار کی طرف کیا اور پھر مشین گن مسلک ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ بدل پڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہی عمران کے تمام ساتھی آزاد ہو گئے۔ البتہ اب صرف کڑے ان کی کامیابی میں موجود تھے۔ عمران نے کلامیوں کے ساتھ مسلک زنجھروں پر فائزگ کی تھی جبکہ سرسلطان چونکہ ایسا نہ کر سکتے تھے اس نے عمران نے اہمیں اور دیوار میں نصب کڑے پر فائزگ کرنے کے لئے کہا تھا۔

”اسکلو اور تیزی سے بچیں کر جو نظر آئے ازا دو۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ تو قتل عام ہے۔۔۔ یہ تو غیر قانونی

مسئلہ پیدا ہوتے ہی فون پر سلطان کا رونا، رونا شروع کر دیا  
اور ان کی تاں اس فقرے پر آ کر تو نبی کہ سلطان کو اک دہائی  
لایا جا رہا ہے۔ میں نے کہی بار انہیں کہا کہ سلطان دشمن کی تھے  
میں ہیں اور انہیں وہاں سے رہا کرنے میں بہر حال وقت لگ  
جائے گا لیکن شاید صدر صاحب سلطان کے بغیر ایک قدم بھی نہ  
چل سکتے تھے۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا تو عمران بے اختیار بُس پڑا۔  
”سلطان کی واقعی شخصیت ہی ایسی ہیں۔ ان کے تعلقات،

ان کا مدیر اش پن اور ان کا معاملات کو واٹش مندانہ انداز میں مل  
کرنا یہ سب کسی اور کے لئے کاروگ ہی نہیں ہے۔ بھی وجہ ہے کہ  
سلطان کو ریڈار کرنے کی بجائے ہر بار ان کی ملازمت میں توسعہ  
کر دی جاتی ہے۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے عمران صاحب لیکن اس پار سلطان  
کی زندہ وابستی اس لڑکی لوگی کی ہی مرحوم منت رہی ہے۔۔۔ بلیک  
زیر و نے ایجاد میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا ہے ورنہ حقیقت پوری  
سیکھت روؤں اپنے آپ کو مکمل طور پر بے بس محوس کر رہی تھی اور  
اگر دشمن سلطان کو ہلاک کر دیتے تو میں کم از کم اپنے آپ کو  
پوری زندگی معاف نہ کر پاتا۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

”مس جولیا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ لوگی اگر خود کشی نہ

عمران واٹش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیر و  
حسب عادت اخترنا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو۔ میری عدم موجودگی میں کوئی مسئلہ تو سامنے نہیں آیا۔۔۔  
عمران نے سلام دعا کے بعد بلیک زیر و سے پوچھا اور خود بھی اپنی  
خصوص کرنی پر بیٹھ گیا۔

”لیں۔ لیکن جب تک سلطان ملک سے باہر رہے ہیں میر  
پریشانی دو گئی تھی۔۔۔ بلیک زیر و نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا تھا۔۔۔ عمران نے پوچھ کر پوچھا۔

”سلطان کی عدم موجودگی میں میری بات چیت براد راست  
صدر سے ہوتی رہی ہے اور صدر صاحب نے فون کر کے میرا ناطقہ  
بند کر دیا تھا۔ سلطان کی عدم موجودگی سے یہی محوس ہوتا تھا  
جیسے ملک کا نظام اسی درستہ ہو گیا ہے۔ صدر صاحب چھوڑے سا

تھا۔ بلیک شارچھیم نے سرسلطان کو تھوڑا کیا اور مارطانہ حکومت سن لئی۔ اس نے سرسلطان کو اپنے پاس نہ رکھا کیونکہ وہ پاکیزہ گروپ سروں کی کارکردگی سے خوفزدہ تھی اس نے اس نے انہیں چاؤ گروپ کے حوالے کر دیا۔ اس بلیک شار اور حکومت مارطانہ کو بھی اس جرم کی سزا ملی چاہئے۔ بلیک زیرہ نے اپنائی سنجیدہ بجھ میں کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن ہمارا نارگست تو سرسلطان کی زندہ سلامت واپسی تھا وہ پورا ہو گیا۔ بلیک شار کے سیکھ بھی قسم وہ چھٹے ہیں لیکن اصل ہیئتکوارٹر فیگی ہے اور بغیر کسی مشن کے ان کے خلاف کام کرنا محض اتفاقی کارروائی ہی کہلاتے گا اور پاکیشیا سیکرت سروں کا کام فیض ہے کہ انتقام لیتی پڑھے۔ جہاں تک حکومت مارطانہ کا تعلق ہے تو ہمارے پاس سوائے اس بات کے اور ثبوت نہیں ہے کہ بلیک شار اور چاؤ گروپ کے مطابق سرسلطان کے انہوا کی ساری کارروائی کے پیچے حکومت مارطانہ تھی۔ البتہ حکومت مارطانہ کو اس انداز میں سزا دی جا سکتی ہے کہ اس کا مقصد پورا نہ ہو سکے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ پڑھا کر فون کا رسیدر اخالیا اور نیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”نی اے تو سیکریتی خارجہ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا طرف سے سرسلطان کے پی اے کی خصوص آواز سنائی دی۔

کرتی تو شاید زندہ رہتی کیونکہ جہاں سے اس کی لاش ملی ہے وہاں مختلف گروپ کا کوئی آدمی نہیں تھا۔ پورے ہیئتکوارٹر میں موجود افراد کے خاتر کے بعد جولیا، صدر اور توبیر کے ساتھ میزہ صیال چڑھ کر اس ٹیکلری میں تھی جہاں تہہ خانے کے روشن دلن لختے تھے۔ وہاں لوگی کی لاش پری تھی۔ بلیک زیرہ نے کہا۔

”جو لیا کی روپوت درست ہے لیکن یہ لوگ اس قدر سفاک اور ظالم واقع ہوئے تھے کہ لوگی کو سو فیصد بیقین تھا کہ اسے اس کی عبرتیک سزا ملتے گی اور اس عبرتیک سزا سے بچتے کے لئے اس نے خودکشی کر لی تھی۔ بہر حال وہ غنیمہ نرکی تھی۔ جس نے سرسلطان کی نہ صرف جان پچائی بلکہ اس نے اپنی جان بھی ایک حاضر سے سرسلطان پر نچاہو کر دی۔ اب نے اسے وہاں بنگل میں باقاعدہ دفن کیا اور سرسلطان جیسے مضبوط اعصاب کے ماں بھی اس کی قبر پر کافی دیر تک بیٹھے رہتے رہے تھے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے چاؤ گروپ کا تو مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے اور سرسلطان بھی اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ زندہ سلامت وابیں آگئے ہیں لیکن ہمارا اصل مجرم چاؤ گروپ تو نہ تھا۔ چاؤ گروپ نے تو سرسلطان کو صرف رکھا ہوا تھا۔ اصل مجرم تو بلیک شار نیزیم اور مارطانہ حکومت ہے جس نے اپنی مخصوص شرکا کے ساتھ گھنس معاہدے میں شامل ہونے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا

۔۔۔۔۔

"تم غریب رعایا کی اس توہین پر بُش رہے ہو۔ یہ تو روئے کا مقام ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بیک زیر و ایک بار پھر بُش پڑا۔

"آپ نے خود ہی تو سوال عرضداشت کی اجازت طلب کی تھی جو نہیں ملی پھر توہین کیسی"..... بیک زیر نے پہنچتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اگر یہ بات ہے تو اب رعایا بھی بھوک ہڑتاں کی طرح سرسلطان عالی مقام سے رابطہ ہڑتاں کرنے پر مجیدور ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے باحث میں پکڑا دوا ریسور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"رسلطان واقعی پہلے حد مصروف ہوں گے۔ ان کا پی اے بھی ہمارا بخا کہ سرسلطان اس طرح کام میں مصروف ہیں جیسے اپنی غیر حاضری میں جمع ہونے والا سارا کام آج ہی نمائش کے درپے ہو رہے ہوں لیکن آپ سرسلطان سے کیا کہنا چاہتے ہیں"..... بیک زیر نے کہا۔

"اپنی خصوصی باتیں تھیں۔ آخر پاکیشا بیکٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی اب عمومی باتیں کرنے سے تو رہا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بیک زیر و اس کے انداز پر ایک بار پھر بُش پڑا۔

"لو پھر ان سے مجیدگی سے فون پر بات کریں"..... بیک زیر نے کہا تو اس پار عمران بے اختیار کلکٹھلا کر بُش

"سرسلطان آج آفس آئے ہیں یا چھٹی پر ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ صاحب آج دفتر آئے ہیں اور باقاعدہ کام کر رہے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ کمال ہے۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ وہ دو چار ماہ کی چھٹی لے کر آرام کریں گے"..... عمران نے کہا۔

"سب کا سیکھی خیال تھا عمران صاحب لیکن صاحب تو اس طرح پہنچنے کام کر رہے ہیں جیسے اتنے عرصے کا رکا ہوا سارا کام وہ آج ہی کر کے اٹھیں گے۔ میں بات کرانا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیں"..... پھر لوگوں بعد سرسلطان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"تقریب تقریب پر تھیں، یعنی مدد نہادن علی عمران ائمہ ائمہ ایسی۔ ذی ائمہ ایسی (آئس) شرف اذن سوال چاہتا ہے۔ اگر اجازت مرحت فرمائی جائے تو سلطان عالی مقام کا اقبال بلند ہو گا۔"..... عمران نے قدیم دور کے بادشاہوں کے چوبداروں کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فی الحال میرے پاس وقت نہیں ہے۔ دو روز بعد بات ہو گی"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران اس طرح حیرت سے رسیدور کو دیکھنے لگا جیسے سارا قصور اسی اس کا ہو اور سامنے پیٹھا ہوا بیک زیر و بے اختیار کلکٹھلا کر بُش

"اتا عمر صد سرسلطان کے ساتھ کام کرتے کے باوجود تم ابھی تک ان کے مزاج آشنا نہیں ہو سئے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میں نے کوئی خلاط بات کی ہے"..... بیک زیریہ نے چونک کر کہا۔  
"سرسلطان نے کال تو ختم کرو دی ہے لیکن اب وہ کچھ دیر سبزی طرف سے دوسرا کال کا انتقال کریں گے اور جب میری طرف سے کال نہ جائے گی تو وہ بے جمیں ہو کر خود کال کریں گے۔"  
عمران نے کہا۔

"بہو سکتا ہے کہ بے حد صرف دنیت کی وجہ سے اس پار سرسلطان ایسا شکریں"..... بیک زیریہ نے کہا۔

"وہ لاکھ مصروف ہوں لیکن میں ان کے مزاج کو جانتا ہوں۔  
انہیں معلوم ہے کہ میں فضول باقی ضرور کرتا ہوں لیکن فضول کال میں نے انہیں سمجھی نہیں کی"..... عمران نے کہا۔

"آپ ان سے کیا پوچھتا ہے جیز"..... بیک زیریہ نے کہا۔  
"انہیں اپنے اخواہ ہوتے کے اصل مقصد کاظم ہو چکا ہے۔ میں معلوم کرتا چاہتا تھا کہ اب انہیں نے کیس معاہدے کے سطح پر حکومت مارطانہ کے بارے میں کیا قیصلہ کر رہے ہیں"..... عمران نے کہا  
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی تھیں اُنھیں اُنھیں اور عمران نے ہاتھ پر ہما کر رسیور اخالیا۔

"اویکٹو"..... عمران نے اویکٹو کے مخصوص لیے میں کہا۔  
"جو لیا بول رہی ہوں چیف"..... دوسری طرف ..... ہالا ہالا  
آواز سنائی دی تو عمران اور بیک زیریہ دونوں ہی بیک وقت کا کل پڑے کیونکہ لفظی بیجتے ہی ان دونوں کو یہی خیال آیا تھا کہ کال سرسلطان کی ہو گی۔

"یہ۔ کیوں کال کی ہے"..... عمران نے مخصوص لیے میں کہا۔  
"چیف۔ پوری بیکٹ سروں اس وقت میرے قیمت پر".....  
ہے اور ان سب کا مختصر خیال ہے کہ بیک شار اور حکومت مارطانہ کے خلاف بیکٹ سروں کی کارروائی ہوتی چاہئے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس سطھ میں کام کیا جائے"..... جو لیا نے درک کر اور  
قدارے سبھے ہوئے لیجے میں کہا۔

"اس سے پاکیشیا کو کیا فائدہ ہو گا"..... عمران کا لہجہ یکخت سرد ہو گیا۔

"چیف۔ انہوں نے سرسلطان کو اخواکر کے پاکیشیا کے خلاف اپنائی بھیا بک اقدام کیا ہے اور انہیں اس کی قرار واقعی سزا ملنی چاہئے تاکہ آنکھ دکسی ملک اور حظیم کو یہ جرأت نہ ہو سکے کہ وہ پاکیشیا کی طرف آگئے اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔"..... اس پار جو لیا تے پڑے پر جوش انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مارطانہ حکومت کے خلاف تمہارے پاس کیا چلان ہے"..... عمران نے سرد لیجے میں پوچھا۔

” عمران صاحب۔ ان کا رد عمل تو یہ بونا تھا لیکن آپ نہ اتائے کس مٹی کے بننے ہوئے ہیں کہ آپ پر کسی حشم کی جذباتی یا اتنی سرے سے اثر ہی نہیں کرتیں ”۔ بلکہ زیر و نے کہ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی ٹھنڈی ویک بار پھر نہ اپنی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیدور اخالیا۔

”اے کشٹو ”..... عمران نے چھوٹیں لجھے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے بیہاں ”..... دوسری طرف سے نرسلطان کی آواز سنائی دی تو سامنے بیٹھا ہوا بلکہ زیر و نے اختیار منکرا دیا۔

” عمران رابطہ ہر تال پر ہے جتاب ”..... عمران نے اس بار اپنے اصل لجھے میں ہات کرتے ہوئے کہا۔  
” رابطہ ہر تال۔ کیا مطلب۔ یہ رابطہ ہر تال کیا ہوتا ہے ”۔ نرسلطان نے جیرت بھرے لجھے میں کہا۔

” جس طرح بکوک ہر تال ہوتی ہے اس طرح رابطہ ہر تال بھی ہو سکتی ہے۔ جب رعایا کو سلطان عالی مقام کے دربار سے اذن سوال ہی نہ ملے گا تو پھر رابطہ ہر تال ہی ہو سکتی ہے ”..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نرسلطان بے اختیار پنس پڑے۔

” تم نے شاید زبانوں پر ڈاکٹریت کی ہوئی ہے اس لئے نے نے الفاظ ایجاد کرتے رہتے ہو۔ میں نے اس لئے فون بند کر دیا

” کوئی بھی پلان بنایا جا سکتا ہے چیف ”..... جو لیا نے قدرے پوچھا لے ہوئے لجھے میں کہا۔ غاہبر ہے اس کے ذمہ میں ابھی کوئی واضح پلان تو تھا اسی نہیں۔

” تم بھی سن لو اور سیکرت سروس کے تمام ممبران کو بھی بتا دو کہ پاکیشی کے عوام اس لئے تکیں نہیں دیتے کہ انہیں بے مقصد اور فضول کاموں میں خرچ کر دیا جائے۔ مارطانہ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ غلط کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم حکومت کے خلاف انتقامی کارروائیاں شروع کر دیں۔ ان کو جواب دینے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں اور ان طریقوں پر عمل کر کے مارطانہ حکومت کو یہ بارو کر لیا جا سکتا ہے کہ آئندہ وہ اس طرح کی احتقامہ حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں اور جہاں تک بلکہ شارکا تعلق ہے تو اس کے خالی سیکھوں کا تو پہلے ہی خاتمہ کیا جا پچکا ہے۔ البتہ ہیوکوارٹر کے خلاف اس وقت کام ہو سکتا ہے جب کوئی ایسا مشن سامنے آئے جس میں وہ پاکیشیا کے مقابلات کے خلاف کام کریں۔ محض انتقامی کارروائی پر پاکیشیا سیکرت سروس وقت ضائع نہیں کر سکتی ”..... عمران نے ابھائی سرد لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدور کریبل پر رکھ دیا۔

” جیرت ہے۔ سیکرت سروس اور اس کا چیف سب ایک اوق اندماز میں سوچتے ہیں ”..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلکہ زیر و نے اختیار پس پڑا۔

پر اڑ آئیں اور غلط اور غیر قانونی کام شروع کر دیں۔ بہر حال تم نے فون کیوں کیا تھا۔ یہ بتاؤ۔” سرسلطان نے کہا۔

”میں بھی سیکی بات آپ سے پوچھتا چاہتا تھا کہ آپ کی بخش خدا صحیح سلامت و اپیسی کے بعد گیس کے اس معاہدے کا کیا ہوا اور حکومت مارطانہ کا کیا رد عمل ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”میرے اخوا کے دوران مارطانہ کے پیچے سیکریٹری نے پاکیشی کے صدر سے فون پر بات کی اور انہیں کہا کہ اگر مارطانہ کی شرعاً ملک پر اسے گیس معاہدے میں شامل کر لیا جائے تو وہ میری رہائی میں مدد کر سکتے ہیں لیکن صدر صاحب نے انہیں صاف جواب دے دیا اور کہا کہ پاکیشی کے مذاہات کے مقابل ایک تو کیا ہیں سیکریٹری خارجہ بھی قربان کے جا سکتے ہیں۔ ان کی اس بات نے واقعی میرا سرفراز سے بلند کر دیا ہے۔ البته کل مارطانہ کے پیچے سیکریٹری نے مجھے براہ راست فون کیا اور میری منت کی کہ مارطانہ کو کسی بھی شرط پر اس گیس معاہدے میں شامل کر لیا جائے لیکن پوچکہ ایسا کرنا پاکیشی مستقبل کے مذاہات کے خلاف ہے اس لئے میں نے بھی اصولی طور پر انہیں صاف جواب دے دیا ہے اور میرے خیال میں یہی بات ان کے لئے کافی ہے۔“ سرسلطان نے جواب دیجے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ صدر صاحب کو آپ سے کوئی نہ رہوں نہیں تھی۔“ عمران نے داشت منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم کہ میں واقعی ہے حد صورف تھا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ وہ تو اس قدر طویل غیر صادر ضروری کی وجہ سے بے تحاشا کام اکٹھا ہو لیا ہے اور اسے جلد از جلد تمثالت ضروری ہے۔ میرا خیال تھا کہ تم دوبارہ فون نہیں کیا اس لئے پہلے میں نے تمہارے قیمت پر فون کیا پھر یہاں فون کیا تو یہاں کا توں آئیج تھا۔ اب رابط ہوا ہے۔“ سرسلطان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ بے چاری رعایا رابطہ بڑھا لیجیں کر سکتی۔ فون اس نے آئیج قما کے پوری سیکٹر سروں آپ کے اخوا کا انتقام لینے کے لئے انجامی پر جوش ہو رہی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ وہ مارطانہ حکومت پر نوٹ پریس ہاکر اسے سبق سکھایا جا سکے کہ سرسلطان کے اخوا کا کیا تینجہ نکل سکتا ہے لیکن میں نے بڑی مشکل سے انہیں یہ کہہ کر خستہ کیا ہے کہ جب سرسلطان کو اپنے اخوا کا کوئی غم نہیں ہے بلکہ ان کے خیال کے مطابق وہ مسلسل کام کرنے کے تحکم گئے تھے اس لئے حکومت مارطانہ نے انہیں آرام کرنے کا موقع دیا ہے اور اس کے لئے انہوں نے حکومت مارطانہ کا باقاعدہ شرپہ ادا کیا ہے تو تمہیں بھی خستہ ارہتا چاہے۔“ عمران کی زبان روایت ہو گئی۔

”حکومت مارطانہ نے اپنی شرعاً متواء نے کے لئے واقعی نظر انہوں نے غیر قانونی کام کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ نہم بھی ان کی سما

”کوئی آدمی کسی سیٹ پر نہ ابیاں روکتا ہے اور نہ ہی اس کی زندگی ملک و قوم کے مذاوات کے مقابل مقدم ہوتی ہے۔ میرے خیال میں اب تمہاری تسلی ہو گئی ہو گئی۔ اب اگر تم اجازت دو تو میں کام نہ نہ لوان“۔۔۔ سرسلطان نے کہا تو عمران ان کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”صرف ایکسو کو سفارش کر دیں کہ وہ مجھے بڑی مالیت کا چیک عنایت کر دے“۔ عمران نے بڑے منت بھرے بچے میں کہا۔

”تم نے وہاں سوائے آدمیوں کو مارنے کے اور کیا ہی کیا ہے جو تمہیں چیک دیا جائے اور ویسے بھی میں سفارش کا قائل ہی جیسے ہوں“۔ دوسری طرف سے سخت لمحے میں کہا گیا تو عمران نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ کر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا تو بیک زیر و بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کاظم ایم اے  
کی عمران سیریز کے ان فارغین کے لئے جو  
نیا ناول فوری حاصل کرنے چاہتے ہیں ایک نئی سیم

## ”گولڈن پیکچر“

تعمیلات مضموم کرنے کے لئے ابھی کافی تجھے